

قسمت کا کھیل

از قلم فروا مرزا

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

آیت مرزا ایک کالج میں بائیولوجی کی لیکچرار ہیں جو کالج کے لڑکے اور لڑکیوں کو پڑھاتی ہیں اپنی خوبصورتی کی وجہ سے پورے کالج میں بہت مشہور ہیں ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہیں

انکے بابا اور ماما کی کار حادثے کا شکار ہو گئی اور ان کی وفات ہو گئی
آیت مرزا آیت اپنی خالہ کے پاس رہی تھیں انہوں نے اس کی پرورش کی
ان کے بیٹے کی نظروں کی وجہ سے وہ ہوسٹل میں شفٹ ہو گئی گی
اس کے ساتھ اسکی دوستیں رہتی تھی
ایک دن ہوسٹل میں
آیت سوئی ہوئی تھی
جب اسکی دوست آ کے جگاتی ہے

کیا تکلیف ہے تمہیں وانی پتا تھا نہ کہ ابھی سوئی ہوں

تکلیف یہ ہے کہ باہر

HOD

آ کے بیٹھے ہیں

کیوں انکا ولیمہ ہے ادھر کیا

جو اس وقت ٹپک پڑے ہیں اور وارڈن نے اجازت دے دی؟

اٹھ نہ آ کے دیکھ لے

چلو اس مصیبت کو دیکھ لیں دن میں جو عزت ہوئی وہ ہضم نہیں ہوئی ہوگی

السلام علیکم --- کیا حال ہیں آپ کے؟ آپ اس وقت ادھر

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں! میں تو آپ سے معذرت کرنے آیا ہوں اور آپ کے ہاتھ کی چائے پینے

چائے ----- وہ بھی میرے ہاتھ کی

اتنی دیر میں وانیہ بولتی ہے

سر ہم پلاتے ہیں آپ کو چائے

نہیں وانی میں بناتی ہوں سپیشل چائے سر کے لیے

آیت چائے بنانے جاتی ہے اور وانی سر کے لیے دعا کرتی ہے
کہ وہ چائے پینے کے بعد زندہ رہیں

کیونکہ وہ سپیشل چائے پی چکی تھی
سپیشل چائے میں تیز نمک -- تیز چینی اور تیز پتی مطلب زہر

اتنی دیر میں آیت مشہور اور
سپیشل چائے لے کے آتی ہے

یہ لیں سر چائے-----

اور معافی کی ضرورت نہیں ہے
چائے پیئیں۔۔۔

HOD

صاحب چائے پیتے ہیں اور انکی آنکھیں گھوم جاتی ہیں
اتنی دیر میں آیت مرزا بولتی
ہیں

سر آپ نے جو مجھے کہا وہ میں مانتی تو وہ میرے اصولوں کے خلاف تھا

وہ کالج کا مسئلہ تھا۔۔۔۔۔

یہ چائے-----

میں آپکی نوکر نہیں جو آپ آئیں اور چائے کی ڈیمانڈ کریں اور میں بنا دوں

And sir I am ayyat mirza.

Not your any other junior

I am a stupid girl

You can go now
from here

آیت چائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولتی ہے-----

اب بدلہ تو مجھے بھی لینا ہے

بلکل آیت دُرتی نہیں ہے

آیت دو قدم آگے ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولی
ضرور لیں

اگر ابھی سب کے سامنے مجھ سے معافی مانگ لو تو کچھ نہیں کہوں گا

معافی مانگے میری جوتی

جو کرنا ہوا کر لینا

ابھی نکلیں ادھر سے آئندہ شکل نہ دکھانا

وانیہ آیت سے ناراض ہو جاتی ہے

آیت یہ کیا کیا تو نے
کچھ نہیں کیا جاسکتا تیرا
اپنا غصہ کنٹرول کرنا سیکھو

وانی

وانی

آیت اب اونچی آواز میں بولتی ہے۔۔۔ وانی تیرے ساتھ بکواس کر رہی ہوں

جو میں نے کیا بالکل ٹھیک کیا ہے

ٹینشن نہ لو

سونے دو

اور آج تیرے مجنوں کی کال نہیں آئی ابھی تک؟؟

نہی آئی۔ وانیہ اداس ہوتے ہوئے بولتی ہے

تو اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر پوچھتی ہے اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھتی ہے

کیا ہوا میری جان کو
ایسے کیوں دیکھ رہی ہو

وانی اتنا پیار نہ کیا کرو
جب تم چلی جاؤ گی تو پھر
مجھے پیار راس نہیں آتا

پہلے ماما بابا کا انتقال ہوا وہ چلے گئے۔ مجھے اکیلا چھوڑ دیا وانی انھوں نے
پھر خالہ نے پیار کیا
مجھے لگا

کہ اب وہ نہیں چھوڑیں گی مجھے

پر

پر

وانی انھوں نے بھی
انھوں نے بھی اپنے بیٹے پر یقین کیا
کیا میں اتنی گری ہوئی تھی
اب میں تجھے نہیں کھونا چاہتی
پلیسیسیسی نہ کیا کر پیار

آیت بات کرتے کرتے نیچے بیٹھ جاتی ہے

.وانیہ کو سمجھ نہیں آتی کہ وہ کس طرح سے آیت کو حوصلہ دے

وہ بس آیت کو دیکھتی رہتی ہے

تھوڑی دیر آیت ایسے ہی بیٹھتی ہے پھر ٹائم دیکھتی ہے

اور کالج جانے کے لیے تیار ہو جاتی ہے

کالج جاتے ہی اسے پتا چلتا ہے کہ
اس کی کلاسز کسی اور لیکچرار کو دے دی گئی ہیں

!! دکھ بھی سب کو ہوتے ہیں
!! کُچھ آشکِ دلوں پر گرتے ہیں
!! کُچھ مٹی میں مل جاتے ہیں
!! کُچھ لفظ ادا ہو جاتے ہیں
!! کُچھ ہُونٹوں میں سیل جاتے ہیں

!! مانا کے ادھورے رستے ہیں
!! پر خواب تو سب کے ہوتے ہیں
!! کُچھ کھو کر بھی پا لیتے ہیں
!! کُچھ پا کر بھی کھو دیتے ہیں
!! یہاں اپنی اپنی باری پر
..! سب ہنستے ہیں! سب روتے ہیں

کھانا کھانے کے بعد وانیہ آیت سے بولتی ہے

بولو کیا کہنا تھا

آیت پیار سے اسکا ہاتھ پکڑ کر بولتی ہے

مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم مجھ سے اتنا پیار کرتی ہو کہ میں جاؤں گی تو تم بھی

میرے ساتھ جاؤ گی

وانیہ آیت سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے اٹھ جاتی ہے او کہتی ہے

مر جاؤ تم----- اتنا بھی پیار نہیں ہے تم سے جو تمہارے ساتھ

چل پڑوں

-

-
-
-
غلطی تمہاری تھی اب بھگتو میں کیوں اپنی نوکری چھوڑوں

اسکی بات سن کر آیت ہوش میں آتی ہے اور پوچھتی ہے
پھر تم نے اپنی پیکنگ کیوں کی

آیت کی بات سن کر وانیہ جواب دیتی ہے

عمار لینے آئے گا رات کو انعم کے گھر جانا ہے اس لیے

ہاں بکو اب کیا تکلیف ہے۔

وانیہ جواب دیتی ہے

آیت معصومیت سے پوچھتی ہے

ہم انعم کے گھر کیوں جا رہے ہیں وہ بھی عمار کے ساتھ

وانیہ بہت آرام سے جواب دیتی ہے

انعم کی شادی ہے اس لیے

آیت ایک دم چیختی ہے -

- کیییییییییا؟ ہائے اللہ!!!! عمار کے ارمانوں کا قتل کر دیا انعم نے

وانی غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر بولتی ہے

آیت بندہ بنو اور خبردار جو تم نے اب ایسی کوئی بکواس کی
پہلے ہی عمار کہہ رہے تھے کہ تمہاری وجہ - سے بھابھی ان پر اور انعم پر شک کرتیں
ہیں

اور ادھر جا کے کوئی بھی

ماما نے کہا ہے کہ تم اب انکے پاس رہو گی جب تک ہوسٹل کا انتظام نہیں ہو جاتا

اتنی دیر میں وانیہ کے موبائل پر عمار کی کال آتی ہے

اور وہ اسے نیچے آنے کو کہتا

چلو مرو اب چلیں

اعجاز صاحب کی سات اولادیں تھیں جس میں سے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں
بیٹوں میں احمد، --- علی، --- فیاض، --- ندیم اور وسیم جب کہ بیٹیاں ان کی
دو صبا اور نسا تھیں

احمد صاحب کے دو بیٹے حید اور عید اور ان کی ایک بیٹی سارا تھیں

علی صاحب کے تین بیٹے تھے ارجم، --- احمر، --- راجم

فیاض صاحب کے دو بیٹے وقیب اور عقیب تھے

جبکہ ندیم صاحب کے ہاں ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا چاند اور تناوش

وسیم صاحب کے ہاں تین بیٹیاں راحمین --- مہرین --- اور --- نمرین

صبا کی ایک ہی بیٹی تھی وہ تھی آیت

جبکہ نبا کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی نوفل اور عمارہ

عید --- حید --- راحم --- ارحم --- احم --- وقیب --- عقیب سب کے
کمرے دوسرے پورشن پر تھے

جب کہ سارا --- تناوش --- مہرین راحمین اور نمرین ان کے کمرے فرسٹ فلور پر
تھے

ان سب کا ایک گروپ تھا اور اس میں عید نہیں تھا عید ان سب پر سختی کرتا تھا اور ان سب کو کام پر لگا کر رکھتا تھا

LRI / / / / / / / / / / / / / / / / /

آیات اور وانیہ تیار ہو کر نیچے عمار کے پاس آتی ہیں
اور گاڑی میں بیٹھتی ہیں

آیت عمار کو سلام کر کے گاڑی میں بیٹھتی ہے

السلام علیکم کیا حال ہیں آپ کے؟

وعلیکم السلام فسادن خبردار اگر تم نے کوئی بھی بات سبغہ کے سامنے کی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا اسے بدگمان کر کے جاتی ہو ہر دفعہ۔ عمار مصنوعی غصہ سے کہتا ہے

عمار کی بات سن کر آیت ہستی ہے
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

آیت کے ہنسنے پر عمار کو غصہ آتا ہے ہے اور بولتا ہے

شرم کرو لڑکی کیوں میرے گھر اجاڑنا ہے تم نے

آیت عمار کی بات کو سنجیدہ لیے بغیر بولتی ہے

عمار آپ کا انعم کے بارے میں کیا خیال ہے

اس بات پر عمار بولتا ہے آیت

Don't please

آیت عمار کی سنجیدگی دیکھ کر چپ کر جاتی ہے اور اوکے بولتی ہے

عمار اتنا تیار ہو کر کیوں آئے ہیں آپ کا ولیمہ ہے یا ڈیٹ

آیت کی بات سن کر عمار کو صدمہ ہوتا ہے

عمار سرد لہجے میں بولتا ہے

تم آسکریم کھلا رہی ہو تم نے اتنا بڑا معرکہ جو مارا ہے

عمار کی بات سن کر آیت ہستی ہے

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

اور کہتی ہے

عمار بھیا

راستے میں عمار اس کی بات کاٹ دیتا ہے اور بولتا ہے

خبردار جو تم نے مجھے بھیا کہا

عمار وانیہ کو بلاتا ہے اور کہتا ہے

وانیہ تمہیں یاد ہے مجھے کتنا شوق تھا کہ چڑیل مجھے بھائی کہے ہے پر جب جب یہ مجھے بھائی کہتی ہے مشکل میں پڑ جاتا ہوں

عمار دکان کے سامنے کار روکتا ہے اور کہتا ہے

نیچے اترو تم دونوں کو آلسکریم کھلاؤ پھر گھر چلیں

ابھی وہ آسکریم کھا رہے ہوتے ہیں تو آیت کی نظر اٹھتی ہے اور وہ سامنے دیکھتی ہے اس کے اوپر ایک بم پھٹ پڑتا ہے اور اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں

تین سالوں سے جس شخص سے وہ بچ رہی تھی وہ اس کے سامنے کھڑا تھا

آیت کے چہرے کی ہوائیاں اڑ جاتی ہیں

اور وہ وانیہ کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے

اتنی دیر میں وہ بندہ آیت کو معنی خیز مسکراہٹ دے کر چلا جاتا ہے

زویا نکاح کے لیے تیار ہو جاتی ہے

پر اسے دھچکاتے لگتا ہے جب اسے روحان کے کمرے کی طرف لے کے جاتے ہیں اسکی سانسیں بند ہونے لگتی ہیں

اور وہ بے یقینی سے اپنی ماں کی طرف دیکھتی ہے اور کہتی ہے
ماما آپ نے نکاح کا کہا تھا نہ تو پھر یہ سب کیا ہے

زویا جب نکاح کے لیے تیار ہو گئی تھی تو اب اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم اب
روحان کے ساتھ رہو گی

روحان جب کمرے میں داخل ہوتا ہے تو اس کی امید کے مطابق وہ سو رہی تھی

اس نے خود ہی اسکی میڈیسن دے کے بھیجیں تھی تاکہ وہ سو جائے

اور کم از کم آج کی رات اس سے کوئی سوال نہ پوچھے

پر اسے مزید حیرت تب ہوئی جب اس نے اپنا تکیہ اور ایک کمفرٹر صوفے پر دیکھا

روحان پہلے سونے لگتا ہے پر اسے صوفے پر نیند نہیں آتی

کافی دیر تک وہ سونے کی کوشش کرتا ہے

وہ پرسکون سی محفل کے نرم سے بستر پر اپنی تمام تر معصومیت لئے نیند کی
وادیوں میں گم تھی -----

جب کھڑکی کھلی تھی اور ہوا کا جھونکا سا اندر آیا تھا ----- اسکے بال اڑھ کر اسے
چہرے پر آئے تھے -----

لیکن وہ ہنوز نیند کی وادیوں کی سیر کرنے نکلی ہوئی تھی -----

وہ پہلے سے ایسی نہیں تھی نیند کی پکی ----- پہلے تو ذرا سی آہٹ پر ہی اٹھ
جاتی تھی -----

جب کہ اسکی سانسیں زویا کے چہرے پر ----- اپنی پرتپش نظریں
اسکے چہرے پر ٹکائے وہ دنیا کو فراموش کئے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا

جب نیند میں بھی اسکی پرتپش نظریں خود پر محسوس کرتے اسکی آنکھوں میں ہلکی
سی جنبش ہوئی تھی -----

اسے کلون کی وہ مہک اپنے آس پاس بہت پاس اپنی سانسوں میں محسوس ہوئی
تھی ----- آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن کھول نہیں پائی تھی

اب اسے وہی سانسیں اپنی گردن پر بھی محسوس ہوئی تھیں لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ کیسا سحر تھا جس میں وہ جکڑ چکی تھی

جب تھوڑی دیر بعد اسے کچھ بھی محسوس نا ہوا تو دوبارہ سے گہری نیند میں چلی گئی
تمھی ----- جسکا اسکے چہرے کے نارمل تاثرات سے پتا لگ رہا تھا -----

وہ دوبارہ اسکے قریب آیا تھا اور کان میں سرگوشی کی تھی۔-----

اپنی ہر زیادتی کا ہر تکلیف کا جو میری وجہ سے تمہیں ہوئی اسکا ازالہ کروں گا۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے روحان زویا کی آنکھوں پر باری باری لب رکھتا ہے

میں تمہیں چھو نہیں رہا بس دور سے محسوس کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ تاکہ تمہاری ذات ویسے ہی پاک رہے جیسے کہ اب تک تم نے رکھی ہے۔۔۔۔۔

میں تمہارا گنہگار ہوں --- تم جو سزا دوگی دل سے قبول ہوگی ---- لیکن دوری
----- تمہاری دوری میں برداشت نہیں کر سکتا تھا

اب تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے جن آنکھوں میں ندامت تھی پیار تھا -----

اب انہیں آنکھوں میں ایک جنون تھا -----

عشق کا جنون -----

اسکی آنکھیں سرخ انگارہ ہوئی تھی -----

اچانک وہ پھر سے نارمل ہوا تھا ----- جب اس وجود نے ایک جان لیوا
انگڑائی لی تھی --- اور کروٹ بدلی تھی ---- شاید اسے کسی کی موجودگی ناگوار گزری
تھی جسے وہ نیند میں محسوس کر رہی تھی -----

پل میں اسکی آنکھیں مسکرائی تھی ----- میرے سائیں کی ہر ادا ہی جان لیوا
ہے ----- افسففسف اب صبر نہیں ہوتا ----- ایک دن آئیگا جب
تم بھی ہوگی اور تمہاری یہ انگڑائی بھی لیکن میرے پہلو میں -----

تم ذرا سی تعریف نہیں کر سکتی تھیں-----وہ معصومیت سے بولی

تو یوں کہو نا کہ جھوٹ بولنا ہے

تمہارے کہنے کا مطلب ہے میں اچھی نہیں لگ رہی

اوں-----ہاں اچھی ہی لگ رہی ہو

آیت کے اس طرح بولنے پر وانیہ جل کے بولتی ہے

رہنے دو حلق میں پھنس پھنس کر الفاظ نکل رہے ہیں

آیت بولتی ہے۔۔۔ بچپن کی عادت ہے۔۔۔ جب بھی جھوٹ بولنا پڑے یہ ہی حالت ہوتی ہے

انکی گفتگو سے لطف اندوز ہوتی۔ رانیہ بولتی ہے

اب سچ جھوٹ کی بحث کو چھوڑیں اور چلیں مہمان آگئے ہیں

اس کی بات سن کر دونوں اپنے میک آپ کو فائل ٹچ دیتی ہیں
رانیہ اور وانیہ آپس میں بات کر رہے ہوتی ہیں وانیہ کو عماد چھیڑ کر بھاگ جاتا ہے

وانیہ۔۔۔۔ عماد کے پیچھے بھاگ رہی ہوتی ہے پر اسکی ٹکر عمار سے ٹو گفتگو عید سے ہو جاتی ہے

عید۔ آیت کو بروقت سنبھال لیتا ہے لیکن جیسے ہی اسے نسوانی وجود کی آواز آتی ہے وہ اسے چھوڑ دیتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے

معاف کیجیے گا باہر ایک لڑکی سے میری شرٹ پر کوک گر گئی جس کی وجہ سے میری شرٹ خراب ہو گئی تو بس میں واشروم آیا تھا

کوئی بات نہیں لیکن واشروم اس سائیڈ پر ہے آپ ادھر چلے جائیں

عید مرزا اس لڑکی کے بالوں میں الجھ کر رہ جاتا ہے اور اس کے حسین ترین لمبے خوبصورت گھنے بالوں کو دیکھتا رہتا ہے
اسے خود سمجھ نہیں آتا کہ اس لڑکی میں ایسی کیا کشش ہے

کسی نے کچھ کہا ہے آپکو

روحان بیچینی سے پوچھتا ہے

زویا کے رونے میں اور شدت آتی ہے

زویا۔۔۔۔ آپ کچھ بولیں نا

روحان زویا کو پانی پلاتا ہے

تب اسکا دھیان اسکے سرخ گال پر جاتا ہے جس پر کسی کے انگلیوں کے نشان ہوتے ہیں

پکا پرامس میں صرف اپنے روم میں سے بکس لینے گئی تھی

Dear wife today is your off.

You are on leave for one week

Don't take stress

کیوں

ایسے ہی آپ اب چپ کریں اور ہانیہ کو ہم پوچھتے ہیں

(اب وہ اپنی بیوی کو کیا سمجھاتا کہ شادی کے بعد چٹھیاں کیوں کی جاتی ہیں)

چلیں

وہ بعد میں مجھے ڈانٹیں گی

زویا اپنے آنسو روکتے ہوئے بولتی ہے

روحان بولتا ہے پہلے آپ چپ کریں

اور دوسری بات یہ کہ چاہے آپ کی غلطی ہو یہ نا ہو۔۔۔۔۔ انکی ہمت کیسے ہوئی ہاتھ اٹھانے کی

اب چلیں۔۔۔۔۔

میرے کپڑے نکال دیں میں شاور لے لوں

روحان شاور لے کے نکلتا ہے اور زویا کو شیشے میں دیکھتا ہوئے سوچتا ہے

کیا میں نے صحیح کیا زویا ابھی بہت چھوٹی ہیں

اگر انھیں یہ پتا چلا کہ سب میں نے کروایا ہے تو وہ بہت غصہ ہوں گی

رات کو تو میں بچ گیا اور میں حیران ہوں کہ وہ کیسے خاموش ہیں

یقیناً یہ سب ماما نے کیا ہو گا

وہ دل ہی دل میں ماما کو تھینکس بولتا ہے اور مسکراتا ہے

اس کو بلاتا ہے

یہاں بیٹھنا ہے ---- روحان اپنی مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے بولتا ہے

کیوں ---- زویا پوچھتی ہے

آپکو میک اپ کرنا آتا ہے ---- روحان اس امید سے سوال پوچھتا ہے کہ شاید اسے ہاں میں جواب مل جائے ہر اسے نہ میں ہی جواب ملتا ہے

نہیں --- زویا ایک لفظی جواب دیتی ہے

روحان اب حکمیہ لہجے میں بولتا ہے

تو بیٹھیں ادھر۔۔

جی۔۔۔۔۔ زویا کا دل چاہتا ہے کہ وہ روئے اور دل کھول کر روئے

اسکی آنکھوں میں آنسو آتے دیکھ کر۔ اسے بے چینی ہوتی ہے

پر وہ خاموشی سے اس کے چہرے پر ہلکا سا میک اپ کرتا ہے تاکہ اسکے چہرے سے تھپڑ کے نشان چھپ جائیں۔۔۔۔۔

وہ اپنے آنسوؤں کو اپنی آنکھوں میں لئے کھڑی ہوتی ہے پر روحان اسے ہی دیکھے جاتا ہے ہے اور خاموشی سے اس کا صبر آزماتا ہے اور زویا دل ہی دل میں میں روحان کو گالیوں سے نوازتی ہے وہ صرف روحان کی ممانی کے جانے کا انتظار کرتی ہے

لیکن اب وہ مزید پر نظریں برداشت نہیں کر پاتی اور کھڑی ہو جاتی ہے دروازہ کھولتی ہے

جس کا مطلب سمجھتے ہوئے روحان مسکراتا ہوا دروازہ سے باہر نکلتا ہے

اور زویا اپنے آنسوؤں کو بہا کر خود کو نارمل کرتی ہے خود کو ایک نظر آئیے میں دیکھتے ہوئے غصے سے بولتی ہے ----- وہاں یہی کام کرتا ہو گا

ابھی وہ یہی کہتی ہے کہ باہر سے سے روحان اندر جھانکتے ہوئے بولتا ہے

No, you are thinking wrong..... I am not a beautician mine loveand mine experience for you

روحانیہ سب کہتے ہوئے پھر زویا کے قریب آ جاتا ہے

زویا اکتا کر سوچتی ہے-----

اللہ انگریز ہی متھے لگنا سی اردو یا پنجابی وچ گل نہیں ہوندی

روحان اسے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے دیکھ کر بولتا

ہے-----

زویا کی بدتمیزی پر روحان کو بہت غصہ آتا ہے لیکن مہمانوں کا خیال کر کے اور اس کا غصہ دیکھ کر سنجیدہ ہو جاتا ہے

زویا بولتی ہے شوہر -----

- یہ شوہر بھی زیادہ دیر تک شوہر نہیں رہے گا

زویا کی اس بات پر روحان کو بہت غصہ آتا ہے

اور بلا ساختہ ہی اس کا زویا پر ہاتھ اٹھ جاتا ہے

زویا آپکی ماما کا لفظ سن کر بولتی ہے۔

وہ میری ماما نہیں ہے۔۔۔۔۔

نہیں ہیں میری ماما۔۔۔۔۔۔۔

وہ صرف آپکی ماما ہیں۔۔۔۔۔۔۔

مجھے نفرت ہو گئی ہے ان سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب میرا ساتھ دینی کی باری تب انھوں نے تمہارا ساتھ دیا

کوئی ایسی خامی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

مجھ میں۔۔۔۔۔

نہ ہی۔۔۔۔۔

میرے کردار میں۔۔۔۔۔۔۔

_____ لیکن جب ان سارے القابات پر پوری اترتی ہوں

تو سب سے زیادہ اس کو چبھ رہی ہوں جس نے مجھے اس مقام تک پہنچایا ہے

تمہاری۔ وجہ سے صرف

روحان کو زویا کے الفاظ تکلیف دیتے ہیں

زویا بس ---- چپ کریں

مزید الفاظ نہیں۔۔۔۔۔

روحان زویا کو چھوڑ کر دروازہ بند کرتا ہے

اور زویا روتے ہوئے نیچے بیٹھ جاتی ہے

- زویا کے کانوں میں اس کی ماں کی آواز آتی ہے -----

زویا وہ تمہارا بہت خیال رکھے گا -----

- وہ بہت اچھا ہے -----

یہ سب سوچ کر اس کی آنکھوں میں آنسو اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھرتی ہے

اور اسکے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگتا ہے

پر زویا اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے بولتی ہے

منہ دکھائی دینے کے لیے ---- بہت بہت شکریہ --

پر میرے پاس آپکے کے لیے ایسا کوئی تحفہ نہیں ہے ---- زویا یہ کہتے ہوئے
کمرے سے باہر جانے لگتی ہے

زویا کی بات سن کر روحان کو ہوش آتا ہے کہ اس نے غصے میں کس پر ہاتھ اٹھایا
ہے

وہ باہر جاتی زویا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہے جو اس کا روائی پر تیار نہیں ہوتی اور اسکے
سینے سے ٹکراتی ہے

روحان زویا کے کان کے قریب ہو کے بولتا ہے -----

Am really really sorry my dear wife

پر زویا نہ ہی اسکا جواب دیتی ہے نہ ہی اسکی قربت پر احتجاج کرتی ہے اور اسکی بانہوں میں گر جاتی ہے روحان زویا کی حالت دیکھ کر پریشان ہو۔ جاتا ہے

روحان اسے بانہوں میں لیے بیڈ پر لیٹاتا ہے
اور اسکے پاؤں کو ہیل سے آزاد کرتا ہے --- زویا پر جھکتے ہوئے اسکے سانس روکتا ہے

اور جب وہ ہوش میں آتی ہے تب روحان اسے پانی پلاتا ہے اور سرد لہجے میں کہتا ہے

جو کیا مجبوری میں کیا -----

اور

نہ ہی آپ آئندہ مجھے تم کہہ کر پکاریں گی -----
اور نہ ہی بدتمیزی کریں گی مجھ سے سمجھ آئی ----- روحان زویا کی آنکھوں
میں دیکھ کر بولتا ہے

زویا کا سر خود بخود

ہاں میں ہلتا ہے کیونکہ اسے روحان کی قربت سے عجیب سا خوف محسوس ہوتا ہے

روحان مزید جھکتے ہوئے بولتا ہے

Use your words zoya-----

آئندہ آپ سے بدتمیزی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ زویا بمشکل ہی اتنا بول پاتی ہے

روحان اب آنکھوں میں غصے کی جگہ محبت لیے مزید بولتا ہے

آپکو بدتمیز میں نے بنایا ہے

اور تمیز بھی میں ہی سکھاؤں گا

وہ یہ کہتے ہوئے زویا کی پیشانی پر لب رکھتا ہے

جبکہ زویا اس سب پر سختی سے ایک طرف دیکھ رہی ہوتی ہے

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر بولتا ہے

آپ سو جائیں اب

آپ نیچے نہیں آئیں گی

یہ کہہ کر وہ نیچے چلا جاتا ہے

زویا - کے رکے آنسو بہنا شروع ہو جاتے ہیں

اور وہ اپنی پیشانی کو اور اپنے ہونٹوں کو ہاتھ کی پشت سے مسلتی ہے جیسے وہ اسکا لمس مٹانا چاہتی ہو

روحان ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے اونچی آواز میں سب کو سلام کرتا ہیں

!! اسلام علیکم

_____ ماما جانی

ناشتہ دیں۔۔۔۔۔

وہ اونچی آواز میں بولتا ہوئے کھانا مانگتا ہے۔۔۔

اور سرد نظروں سے ہانیہ کو دیکھتا ہے

ٹرے میں دو کپ چائے کے رکھتا ہے اور ساتھ پراٹھے رکھتا ہے اور اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے

کمرے - یں داخل ہوتے ہی وہ زویا کو آواز دیتا ہے

زویا - - - - آجائیں ناشتہ کر لیں

زویا چپ کر بیٹھ جاتی ہے اور کوئی بھی جواب نہیں دیتی

روحان شرارت سے بولتا ہے -

آیت کو لگتا ہے کہ روم میٹ تنگ نہیں کرے گی پر اسکی یہ غلط فہمی جلد ہی دور کر دیتی ہے کیونکہ وہ تو بولنے کی مشین ہوتی ہے

آیت روم کی سیٹنگ کرنے کے بعد ایک بلب توڑتی ہے تاکہ وہ صبح کے لئے تیار ہو سکے

لیکن زواریہ یہاں پر شور مچا دیتی ہے اور کہتی ہے -----

صاحبہ آپ یہ کیا کرنے لگی ہیں

آیت پہلے تو زواریہ کی بات سن کر حیران ہوتی ہے پھر بعد میں غصے سے بولتی ہے

خودکشی کرنے لگی ہوں -----
تھوڑا سا اس کی طرف بڑھا کر بولتی ہے

کیا تم نے کرنی ہے تو بتاؤ ----- آؤ تم پہلے مار دیتی ہوں پھر خود مر
جاؤں گی

وہ بولتی ہے اللہ اللہ میں کیوں خودکشی کرنے لگی لگی میں نے تو ابھی دنیا بھی
نہیں دیکھی

آیت آگے سے بولتی ہے ----

بحر حال جلدی ڈھونڈیں انہیں نہیں وہ اس ہفتے کے اندر یہاں چاہیے۔۔۔۔۔

جی دا جان -----

جیسے آپکا حکم -----

اب میں چلتا ہوں

عید یہ کہتے ہی وہاں سے نکل جاتا ہے



آہستہ آہستہ اپنی روزمرہ زندگی میں مصروف ہو جاتی ہے

اسکی زندگی میں بہت سکورن اور اطمینان ہوتا ہے

پر اسے خبر نہیں ہوتی کہ اسکی زندگی کا سکون بہت جلد ختم ہونے والا ہے

آیت کو ایک دن کالج میں بتایا جاتا ہے کہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے

جب وہ وہاں جاتی ہے تو اسے وہاں نوفل نظر آتا ہے جسے دیکھ کر وہ اس سے ملے
بنا ہی واپس آ جاتی ہے

رات کو جب آیت سونے لگتی ہے تو اسے انجان نمبر سے کال آتی ہے اور وہ سلام
کرتی ہے

اسلام علیکم-----

نوفل۔۔۔ وعلیکم السلام میری جان

آیت غصے سے بولتی ہے

یہ کیا بکواس ہے نوفل۔۔۔۔

نوفل غصے سے بولتا۔ ہے

بکواس نہیں ہے کچھ تصویریں تمہیں ابھی ابھی موصول ہوئی ہیں انہیں دیکھو

اور پھر کچھ بولنا

آیت تصویریں دیکھتے ہوئی غصے سے پاگل ہو جاتی ہے

اور بولتی ہے کہ -----

یہ کیا بد تمیزی ہے نوافل ان سب کا مطلب

ان سب کا مطلب تم اچھے سے جانتی ہو ----
مجھے غلط کرنے پر مجبور نہ کرو

آیت غصے سے بولتی ہے -----

تو صحیح کیا ہے اس میں اور -----

- اور وانیہ وانیہ کہاں سے آگئی ان سب میں

تم تک پہنچنے کا یہ ہی راستہ ہے -----

ویسے ہے وہ بھی پیسی -----

نوفل مسکراتے ہوئے بولتا ہے

بکواس نہیں کرو اس کے بارے میں --- آیت وانیہ کی بات پر تڑپ اٹھتی ہے

آیت کی بات پر ضبط کر کے وہ پوچھتا ہے

تم آؤ گی یا پھر -----

آیت غصے سے --- نہیں

-----ورنہ-----

- وہ بھی خوبصورتی میں کم نہیں ہے

-- آگے تمھاری مرضی یہ یاد رکھنا کہ اسکا بھائی اور منگیترا کبھی بھی اسے قبول نہیں

کریں گے وہ بھی تمھاری وجہ سے

آیت اب منت پر اتر آتی ہے----- نہ کرو ایسا۔

منت میں سے ایک منت جا چکا آیت حسین۔ بہت غرور تمھانہ -----10

اپنی خوبصورتی پر

ایک رات ہی تو مانگی تھی

پر تم تو مولانی بنی ہوئی تھی

اور تو اور میرے ہی بابا اور ماما کو میری شکایت لگا دی اتنی ہمت تھی تجھ میں تو
بھاگھی کیوں

ہاں----

اب بھگتو

آیت صاحبہ آجائے نیچے

یا پھر ادھر حکم دوں

اب ہاں یا نہ میں جواب دو فوری طور پر

نوفف----

ہاں یا نہ

پلیسیٹیز نہ --- آیت ملتیہ آواز میں بولتی ہے

میسیپی میں۔ تمہاری ہر بات مانوگی اور تم سے اور خالہ سے معافی بھی مانگ لوں
گی پر یہ نہیں کر سکتی میں

ہاں یہ ناں-آیت-----اب کی بار وہ غصے سے دھاڑا

ٹھیک ہے نہ دو جواب

ساتھ ہی وہ دوسرے ساتھی کو اشارہ کر کے بولتا ہے

کمر یار فون اٹھائے اسے
نہیں۔۔۔ آیت بولتی ہے

آآآآ آ رہی ہوں

Good girl

آ جاؤ نیچے انتظار

اس کی بات سننے سے پہلے وہ کال کاٹ دیتی ہے

آیت عمار کو کا کرتی ہے لیکن وہ کال نہیں اٹھاتا آیت غصے سے بولتی ہے :

ڈیم اٹ ---- فون اٹھاؤ

لیکن جب وہ کال نہیں اٹھاتا تو وہ ہاسٹل کے کمرے سے باہر نکلتی ہے

زوارہ آیت کو جاتے ہوئے دیکھ کر بولتی ہے

مس کدھر جا رہی ہیں وارڈن اس وقت آپ کو باہر جانے کی اجازت نہیں دے گی

آیت زوارہ کو گھورتے ہوئے باہر نکل جاتی ہے لیکن ہاسٹل سے باہر نکلتے وقت اس کا وجود کانپتا ہے پر وہ وانیہ کے لئے کوئی بھی مشکل کھڑی نہیں کر سکتی تھی

نوفل آیت کو دیکھ کر مسکراتا ہے اور کہتا ہے

Hi-----

welcome welcome dear cousin----

come--- please ----come

آیت نوفل کی بات کا جواب دیے بنا گاڑی کا دروازہ کھول کر پیچھے بیٹھنے لگتی ہے

نوافل اس کا راستہ روک کر کہتا ہے

او میڈم میں تمہارا میرا ڈرائیور نہیں ہوں

بلکہ

آج آیت مرزا ----

میری ---

یعنی کے

نوافل احمد کی بیڈ پائٹر ہیں اگر تمہارے لفظوں میں بیان کروں تو رکھیسیبیسیبیل

آیت اس کی بات کاٹ کر کہتی ہے۔۔۔۔۔

یہاں تماشا نہ کرو اور چلو ادھر سے

لَا يَخْلُقُ إِلَّا مَا يَشَاءُ ۚ يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ فَتُثَوِّبُ السَّحَابَ الْمُبِشَّ ۖ

بڑی جلدی ہے میرے ساتھ جانے کی۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ آیت کی طرف بڑھتا ہے

پر آیت جلدی سے دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے

آیت مرزا کبھی بھی کمزور نہیں رہی تھی
وہ اپنے احساسات و جذبات اپنے اندر رکھنے کی عادی تھی اسے کمزور لوگوں سے
نفرت تھی جب وہ آنے والے وقت کے بارے میں سوچ رہی تھی تو اس کے
رونگے کھڑے ہو رہے تھے

اق

آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ ایک گھر کے سامنے کار روکتا ہے
اترے میڈم آج ہم آپ کی اس خوبصورتی کو چار چاند لگا دے گیں

یہ کہتے ہوئے وہ اس کی طرف اپنا بڑھاتا ہے
پر آیت اس کے ارادے کو بھانپتے ہوئے اسکا ہاتھ جھٹک دیتی ہے

نوفل کا ہاتھ سٹیرنگ سے لگتا ہے --
جس کی وجہ سے اسکے ہاتھ سے خون کی چند بوندیں نکلتیں ہیں

ارے ***** تجھے دیکھنے کے لیے تو لایا نہیں ہوں

نوفل اسکی مزاحمت کی پروا کیے بغیر اس پر جھکتا ہے

رات کے ایک بجے سنسان سڑک پر گاڑی میں صرف آیت کی آواز تھی

اسکو آزاد کرتے ہوئے اسکا چہرہ ہاتھ میں دبوچ کر کہتا ہے دیکھ تھوڑی دیر کے لیے
سکون سے مجھے اپنا کام کرنے دے مجھے اپنی قربت دے دے

--

--
تجھے بھی پتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لایا ہوں اتنی بچی تو تو ہے نہیں کہ تجھے سمجھ
نہ آئے

اگر سکون سے رہے گی تو کیسے کو بھی پتا نہیں چلے گا اور۔ اگر شور کیا تو میرا کچھ
نہیں جائے گا

بڑے باپ کی بگڑی ہوئی اولاد ہوں اور لڑکا ہوں

تیرا کچھ بھی نہیں رہے گا

یہ کہتے ہوئے وہ ڈیش بورڈ سے پانی نکال کر اس میں نشے کی دوائی ملاتا ہے اور
آیت کو زبردستی پلاتا ہے

وہ گاڑی سے باہر۔ نکلتا اور آیت کی طرف کا دروازہ کھول کر اسے باہر نکالتا ہوا اندر ایک کمرے میں کے جاتا ہے

آیت پہلے ہی ڈرگ اڈکٹ ہوتی ہے تو اس پر نشہ آور دوائی زیادہ اثر نہیں کرتیں

جسکی وجہ سے آیت کی مزاحمت کے نتیجے میں نوافل کی طرف سے آیت کو کافی
چوٹیں لگتیں ہیں

کافی گھنٹوں بعد وہ آیت پر سے جھکا اٹھتے ہوئے بولتا ہے

نوفل آیت کے کان میں بولتا ہے۔۔۔۔۔

، تمہاری خوبصورتی *

، تمہارا جمال *

، تمہارا حسن *

، جوانی کا نشہ

، دولت کا گھمنڈ

، تمہاری قابلیت کے چرچے *

تمہارا یہ خوبصورت بدن *

سب کچھ ختم ہو گیا آیت -----

آیت مرزا آج نوفل کی رکھیل بن گئی -----

آیت تم اب کسی کی بیوی نہیں بن سکو گی -----

کسی کی بہو نہیں بن پاؤ گی-----

تم اس معاشرے میں صرف رکھیل کے نام سے جانی جاؤ گی جس کا کام صرف
مردوں کی زینت بننا ہوتا ہے

آیت تم میری رکھیل ہو

بار بار اسکے منہ سے رکھیل کے الفاظ سن کر آیت کو خود کے زندہ ہونے پر شرمندگی
ہوتی ہے

اور وہ نوافل کو دوبارہ اپنے اوپر جھکتے ہوئے دیکھ کر ملتجیہ انداز میں بولتی ہے

ننٹنوو و ففففففل بس

اوہ آیت صاحبہ تھک گئی ہیں یہ بول تو ایسے رہی ہو جیسے تمہیں تیری مرضی سے لایا
ہو نہر کھیلیں اعتراض نہیں کرتی

آیت کی طرف سے جواب نہ آنے پر وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھتا ہے

جس میں اب مزید کسی درد کو برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اور وہ اپنے تمام
تر ہوش

و حواس سے بیگانہ ہو جاتی ہے

نوفل اسے دیکھ کر مسکراتا ہے اور بولتا ہے

سالی میں بس اتنی ہی برداشت تھی



روحان زویا کا کالج میں داخلہ کرواتا ہے اور اسے 1 سال سے خود پڑھاتا

ہے جب وہ اسے پڑھا رہا تھا تو زویا کا دوپٹہ کب سر سے گر کر بازوؤں پر آگیا اسے
خبر ہی نہیں ہوئی

روحان کے اچانک قریب آنے پر زویا سٹیٹا جاتی ہے اور اسکی آنکھیں حیرت سے
پھیل جاتی ہیں

جب اس کی سانس بند ہونے لگتی ہے تو تھوڑی دیر کے لیے
وہ اسکی سانسوں کو آزاد کرتا ہے
اور اسکے مکمل طور پر ہوش آنے سے پہلے دوبارہ اسکی سانسوں کو جکڑ لیتا ہے

زویا اسکو کندھے سے پیچھے کرنا چاہتی ہے پر وہ پیچھے نہیں ہوتا

اسکی شدتوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے

پر وہ زویا کی حالت پر رحم کر کے اس سے پیچھے ہٹ جاتا اور سرد لہجے میں کہتا ہے

آج کے لیے بس اتنا کافی ہے۔۔۔

Ok mine sweet wife close your books and go
on bed I Love you so much ZOYA

روحان آخری لفظ منہ میں ہی بولتا ہے

زویا ابھی تک اپنے الجھے سانسوں میں پھنسی ہوئی تھی

زویا کے تعلقات روحان کے ساتھ سخت ہوتے جا رہے تھے
وہ نہ تو روحان کے ہوتے ہوئے کمرے میں ہوتی اور نہ ہی اس سے پہلے جیسا
بات کرتی تھی

زویا کے کالج میں ہال فبک ٹیسٹ چل رہے تھے

جس کی وجہ سے وہ دیر تک جاگتی تھی
اسکے پڑھنے تک روحان بھی ہسپتال سے واپس آ جاتا تھا

،، ہم تو پڑھائی ہو رہی ہے گڈ"

رات کے کھانے کے بعد روحان اپنے کمرے میں آیا تو زویا کو کتابوں میں گم دیکھا وہ
بیڈ پر اپنے نوٹس پھیلائے پڑھائی میں لگن تھی۔۔۔۔۔
آج روحان ہسپتال سے کافی لیٹ آیا تو زویا بیڈ روم میں ہی بیٹھی تھی

جی

زویا روحان کے لئے بیڈ خالی کرتی نوٹس اور بکس سمیٹ کر صوفے پر جانے لگی

"وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے یہی بیٹھ کر پڑھو"

روحان اس کا ارادہ بھانپ کر اس کے ہاتھ سے بکس اور نوٹس لے کر دوبارہ بیڈ

پر رکھتا ہوا بولا اور خود بیڈ پر اس کے برابر میں لیٹ جاتا ہے

زویا بیڈ پر ہی روحان سے فاصلہ قائم کرتی ہوئی بیٹھی اور روحان کی طرف ہاتھ بڑھا کر

اپنا دوپٹہ بیڈ سے اٹھانا چاہتا ہی روحان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور

دوسرے ہاتھ سے دوپٹہ لے کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولتا ہے

ریلیکس بیوی۔۔۔ اپنے سر کو بگاڑھیں

روحان زویا کو دیکھ کر بولا اسکے ہاتھ پر سے اپنا ہاتھ ہٹایا زویا دوبارہ اپنے نوٹس میں سر جھکائے پڑھنے لگی مگر اب اس کا دھیان پڑھائی کے ساتھ ساتھ روحان پر بھی تھا وہ بار بار اپنے برابر میں لیٹے ہوئے روحان پر نظر ڈال کر اپنا پڑھنے لگی۔۔۔

روحان خود بھی اس کی بک اٹھائے دیکھنے لگا

"کبھی کلاس میں کسی سے دیکھ کر لکھا ہے مطلب نقل کی ہے"

روحان بک میں دیکھتا ہوا یقیناً زویا سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ زویا نے گھور کر اس کو دیکھا

آپ کو شکل سے میں نالائق لگتی ہے"

زویا برا مانتی ہوئی اس سے پوچھنے لگی

،،نالائق سے کیا مراد ہے"

نقل کرنا بھی ایک مہارت کا کام ہے ہر کسی میں نقل کرنے کے گڈز تھوڑی
ہوتے ہیں

روحان زویا کی بکس رکھتا ہوا اب اس کو دیکھ کر بولنے لگا زویا کو اسکے خیالات سن کر
افسوس ہوا۔۔

"اور اس مہارت کے کام سے آپ یقیناً واقف ہوں گے"
زویا طنزیہ لہجے میں کہنے لگی

"تمہارا شوہر ہر کام میں مہارت رکھتا ہے آزما کے دیکھ لینا"
روحان اس کو دیکھ کر معنی خیزی سے بولا زویا نے ایک بار پھر اپنی نظریں نوٹس میں
جھکالی

،،، مجھے کیا ضرورت پڑی ہے آپ کو آزمانے کی "
 آپکا کام صرف مجھے ڈرانا اور میرا جینا حرام کرنا ہے
 "

زویا اپنے نوٹس میں دیکھ کر افسوس کرتی ہوئی بولی جبکہ روحان اس کی بات سن کر
 اپنی مسکراہٹ چھپا گیا

مجھے کیا ملے گا بھلا ننھی سی جان کو ڈرا کر اور ہلکان کر کے۔۔۔۔ میں نے تو تم "
 سے ہمدردی کرتے ہوئے پوچھا اگر پڑھا نہیں جا رہا تو نقل کرنے کی ایک دو ٹوکس
 " سمجھا دیتا ہو

روحان شرارتی انداز میں اس سے گویا ہوا زویا نے تعجب سے روحان کو دیکھا وہ یقیناً دنیا کا پہلا شوہر اور استاد ہوگا جو اپنی بیوی کو نقل کرنے کے گُر سے اگا ہی دے رہا تھا

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے ٹرس سیکھنے کی۔۔۔۔۔"

زویا مغرورانہ انداز اختیار کرتی ہوئی بولی

"ڈیس گڈ،، چلو پھر دیکھ لیتے ہیں کتنی تیاری ہے تمہاری"

روحان زویا کے آگے سے نوٹس اٹھاتے ہوئے بولا

کون سے خوشی میں --- میں خود پڑھتی ہوں

"اسطرح تو مت دیکھیں ورنہ مجھ سے ب پڑھا نہیں جائے گا"
زویا روحان کے دیکھنے کے انداز سے کنفیوز ہوتی ہوئی بولی

"اسطرح دیکھ رہا ہوں میں"

روحان اپنی مسکراہٹ چھپاتا حیرانگی سے پوچھنے لگا

یہی جو آپ مجھے اسطرح گھور رہے ہیں بلکہ کنفیوز کر رہے ہیں۔۔۔ اسطرح تو میں"
"یاد کیا ہوا سب سبق بھول جاوگی
زویا اس کو دیکھ کر شکوہ کرنے لگی

"یہ بولو تمہاری خود کی کوئی تیاری نہیں ہے نکمی اسٹوڈینٹ ہو تم"
روحان اس کو چڑاتا ہوا بولا

کوئی نکمی اسٹوڈینٹ نہیں ہوں میں،،۔ بہت اچھی ہو میں کیمسٹری میں"

"آپ کو صبح اکیڈمی جانا ہو گا میں صوفے پر جاکر ریویشن کر لیتی ہوں"

زویا نے اس کے ہاتھ سے نوٹس لیتے ہوئے کہا

کل میں نے ایک بات کہی تھی بیوی۔۔

"آج رات تم سو سکوں گی یہ تم بھول جاؤ

روحان اس کے ہاتھ سے دوبارہ نوٹس لیتے ہوئے کہنے لگا

"روحان مجھے اپنا دوپٹہ چاہیے پلیز تھوڑا سا ہٹیں"

زویا جھجھکتی ہوئی روحان سے بولنے لگی

"کس لئے چاہیے دوپٹہ"

وہ گہری نظروں سے ایک بار پھر اس کا بھرپور جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا

"اورٹھنا ہے مجھے"

زویا نظریں نیچی کر کے اس سے کہنے لگی

"کیوں یہاں پر کمرے میں اور کون موجود ہے جو تمہیں دوپٹہ اورٹھنا ہے"

روحان غور سے اس کا چہرہ دیکھتا ہوا پوچھنے لگا، زویا کی جھکی نظریں دیکھ کر اس کا

دل شرارت پر آمادہ تھا

"کیوں کمرے میں آپ موجود نہیں ہیں کیا"

زویا نے بولنے کے ساتھ خود ہاتھ بڑھا کر اپنا دوپٹہ لینا چاہا تبھی روحان نے اس کی کلائی پکڑی

"میں کون ہوں تمہارا"

روحان زویا کی نازک کلائی تھامے، اسکو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے پوچھنے لگا

"ہاتھ چھوڑ لے نیند آرہی ہے مجھے"

زویا نے بولنے کے ساتھ ہلکی سی مزاحمت کی جس پر روحان نے اس کی کلائی پر گرفت اور تنگ کردی

"پہلے میرے سوال کا جواب دو میں کون ہو تمہارا"

زویا کے ہاتھ پر گرفت سخت رکھنے کے باوجود وہ لہجے میں نرمی لاتا ہوا پوچھا

نام نہاد شوہر

زویا کو پچھتاوا ہوا دوپٹہ مانگ کر اس نے اچھی مصیبت خود اپنے گلے میں ڈالی

"شوہر کا مطلب جانتی - ہو"

روحان بہت پیار سے لہجے میں نرمی لائے اس کی لٹوں سے کھیلتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا

"روحان،، اب آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں"

زویا نے مزاحمت ترک کر دی پر ابکی بار وہ غصے سے بولی

"یہ بھی الزام ہے تنگ میں نہیں تم مجھے کرنے لگی ہو اب"

روحان نے اس پر ترس کھا کر اس کی کلائی چھوڑتے ہوئے کہا

دوپٹے کو میرے سامنے کمرے میں اوڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ہاں کمرے " سے باہر احتیاط اچھی چیز ہے،، چلو اب کمرے کی لائٹ بند کرو روحان اس کو آرڈر دیتا ہوا بولا۔۔۔

زویا کمرے کی لائٹ بند کر کے نائٹ بلب جلاتی واپس بیڈ پر آئی تاکہ اپنا تکیہ لے کر صوفے پر جاسکے وہ تکیہ اٹھا کر صوفے پر لیٹنے ہی والی تھی کہ روحان کی آواز پر اس کے قدم تھم گئے

"بیوی۔۔ واپس آکر بیڈ پر لیٹیں

زویا نے بیچاگی سے اس کی طرف دیکھا تو روحان اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ زویا سست قدم اٹھاتی۔۔۔۔۔ بیڈ پر آئی اور لیٹ گئی مگر سال پہلے کی طرح تکیہ بیچ میں رکھنا نہیں بھولی

"ویسے یہ تکیہ بیچ میں رکھنے کی کیا تک ہے ذرا بتانا"
روحان زیرو بلب کی روشنی میں اس کا روشن چہرہ دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

"تاکہ آپ مجھے سکون سے سونے دیں"
زویا جھلا کر بولی وہ آج پھر اپنی باتوں سے اسے زچ کر رہا تھا

اووو تو تمہارا مطلب ہے رات میں اگر میں تم پر حملہ آور ہو جاؤ تو یہ تمہارا حفاظتی
"ہتھیار ہے"

روحان زویا کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا شرارت اسکی آنکھوں میں ناچتی ہوئی زویا کو صاف دکھائی دی

"اگر آپ نے اب مجھے تنگ کیا تو میں آپکی ماما سے جاکر بولوں گی روحان"

زویا نے اپنی طرف سے اسے ڈرانا چاہا

"کیا بولو گی ماما کو جاکر،، آپکا بیٹا تنگ کر رہا ہے مجھے"

اور میری ماما کیا ہوتا ہے زویا۔۔۔۔۔ میری ماما سے پہلے وہ آپکی ماما ہیں۔۔۔۔۔ آپ انکی اولاد ہیں۔۔۔۔۔ ایک سال سے اب تک آپ نے ان سے ایک بار بھی صحیح سے بات کی۔۔۔۔۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں تمہیں اتنا ناپسند ہوں کہ تم میرا دیکھنا میرا تمہیں چھونا گورا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ میں نے آپکو تھپڑ مارا اور اس دن سے آج تک آپ سے معافی مانگ رہا ہوں

روحان زویا سے بات کرنے لگا

بہت برے ہیں آپ، مجھے معلوم ہے آپ مجھے یہاں پر سونے ہی نہیں دے " گئیں۔۔۔ اور آپ برے ہیں یہ نہیں آسکا مجھے نہیں معلوم۔۔۔۔۔ پر میں کل بھی ان سے نفرت کرتی تھی اور آج بھی کرتی ہوں آج تک میں نے آپکو برا نہیں کہا اپنی ہر بات آپ سے شیئر کرتی ہوں۔۔۔ ہر جو آپ چاہتے ہیں وہ ابھی ممکن نہیں میں اپنے آپکو اور اپنے دل کو نہیں سمجھا سکتی۔۔۔۔۔ زویا واقعی تنگ آکر اپنا تکیہ اٹھا کر صوفے پر چلی گئی

روحان سونے کی کوشش کرنے لگا

از قلم فروا مرزا

PDF NOVEL BANK

قسمت کا کھیل

کیونکہ روحان کی زندگی بہت زیادہ مصروف تھی وہ صبح اٹھ کر اکیڈمی جاتا اور انٹر کی کلاسز کو بائیولوجی اور فزکس پڑھاتا۔
پھر ہسپتال میں نائٹ ڈیوٹی کرتا



آیت کی زندگی میں اصل عذاب اب شروع ہوا تھا

جب وہ ہوش میں آئی تو نفل اسکے سامنے ہی بیٹھا ہوا تھا اسے ہوش میں آتا دیکھ کر وہ بولتا ہے

میڈم

good morning

اب اٹھ جاؤ اور اپنے ہوسٹل کی راہ کو اٹھ کر
بس ایک رات نہ سہ پائی تم تو

آیت ٹائم دیکھتی ہے تو صبح کے 7 بج رہے ہوتے ہیں

آیت اٹھ کر اپنا حلیہ ٹھیک کرتی ہے اور ہوسٹل جا کر شاور لیتی ہے

تیار ہو کر کالج جاتی ہے
وہاں کلاسز بھی وہ بے دھیانی میں لیتی ہے

اور کالج سے واپسی پر وہ ہوسٹل آکر بے تحاشہ روتی ہے اور اپنے ہوش کھو جاتی
ہے

زوارہ اس کے کپڑے نکالتی ہے اور اپنی ڈاکٹر کو کال کر بلاتی ہے کہ اسکی دوست کی طبیعت خراب ہے اگر وہ فارغ ہے تو ہوسٹل آ جائے

کیونکہ وہ اس حالت میں نہیں ہے کہ وہ ہسپتال آ سکے

زوارہ جب عائشہ کو کال کرتی ہے تو اسکے پاس عید ہوتا ہے

تو عید مرزا سے وہ اجازت لے کر ہوسٹل جاتی ہے

کیونکہ ہوسٹل اور ہسپتال ایک ساتھ ہوتے ہیں ہیں

آیت کی حالت دیکھ کر عائشہ کو صحیح معنوں میں افسوس ہوتا ہے
جب عائشہ آیت کی ڈریسنگ کر رہی ہوتی ہے تو اتفاقاً اسی دن ہوسٹل میں ملنے آ
جاتی ہے

عائشہ زواریہ سے بول رہی ہوتی ہے کہ

کیا یہ شادی شدہ ہیں یا پھر

زواریہ کے بولنے سے پہلے وانیہ بولتی ہے کہ میری بھابھی ہیں یہ
بھابھی لفظ سن کر عائشہ کو دھچکا لگتا ہے کہ کوئی بھی شوہر ایسی ہرکت کیسے کر سکتا
ہے

شوہر ----- عائشہ وانیہ کی طرف دیکھ کر بولتی ہے

ڈاکٹر ---- پلیز آپ اپنا کام کریں اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم کہ ان کے درمیان میں کیا ہوا ہے

عائشہ -- آیت کی ڈریسنگ مکمل کرتے ہوئے بولتی ہیں جب یہ ہوش میں آئیں تو براہ مہربانی انکو ہسپتال لائے گا ان کے کچھ ٹیسٹ کرنے ہیں

وہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے-----

Ayyat key tests ki
Report kesy aye gi

جب آیت ہوش میں آتی ہے تو وانیاس کے سامنے براجمان ہوتی ہے

آیت اسے دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کرتی ہے
وانیہ کھڑے ہوتے ہوئے آیت کو اٹھنے سے منع کرتے ہوئے بولتی ہے
نہ اٹھے آیت بی بی۔ آخر آپ اتنا بڑا معرکہ جو سر انجام دے کر
آئی ہیں

آیت وانیہ کی نظروں میں نفرت اور اپنے لیے حقارت محسوس کرتی ہے اور اسے کچھ
بولے بنا منہ موڑ لیتی ہے

وانیہ اس کا چہرہ اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولتی ہے

جب یہ معرکہ سر انجام دے لیا ہے تو اب اس کے انعام کی منتظر بھی رہنا

آیت و انبیاء کی بات سن کر ملتجائیے انداز میں بولتی ہے

آیت کی بات پر وانیہ شدید غصہ کرتی ہے

Its reality, look at yourself ayyat.

تم تو ایسی نہیں تھی۔۔۔۔۔

- تمہیں تو لڑکوں سے نفرت تھی۔

کیا اس شخص کے لیے تم نے میرے بھائی ----- عمار کو ٹھکرا دیا -----
کیا یہ گل کھلانے تھے

آیت کو خاموش دیکھ کر وانیا مزید بھڑک اٹھتی ہے اور کمرے کی خاموشی میں وانیا
کی اونچی آواز گونجتی ہ

Give me Answer Ayyyat

جس پر زواریہ تو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے

اور آیت اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بولتی ہے

جب تمہیں سب پتا

ہے -----؟ ----- تمہیں

مجھ پر یقین نہیں وانیہ۔۔

۔۔۔ تو تم مجھ سے یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتی کہ میں اپنی رات کس کے ساتھ گزار
کر آئی ہوں یا مزید راتیں اپنی گزاروں گی۔۔۔۔۔

جہاں تک بات ہے عمار کی وہ شادی شدہ ہے اور اپنی زندگی میں خوش ہے اور وہ
میرے بھائی کی طرح ہے۔۔۔۔۔ اب تمہیں تمہاری ساری باتوں کا جواب مل گیا ہو تو
اب تم جا سکتی ہو۔

وانیہ کو آیت کی سکونیت پر حیرانی ہوتی ہے اور وہ بولتی ہے

It's not your concern

Zawaria.

Mind on your business.....

اسی کہہ کر وہ اپنے کپڑے لے کر چلی جاتی ہے



عائشہ کو آتے دیکھ کر عید اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھتا

ہے۔۔۔

کیا ہوا! کوئی سریس اشو تھا؟

ہمممممم

ریپ کیس۔۔۔

اس کی روم میٹ نے کہا کہ وہ اپنی مرضی سے گئی تھی پر اس کی جسمانی حالت وہ تو کچھ اور ہی کہتی ہے۔۔۔۔۔۔ تم کیا کہنے آئے تھے؟

عیدِ عائشہ کی طرف دیکھتا ہے جس کے چہرے پر اب سکون ہے اور کہتا ہے۔

ہاں یا ر-----

داجان نے مجھ پر بڑی سختی کی ہوئی ہے کہ ان کی نواسی کو

----- ڈھونڈوں

مجھے اس کا پرانا بائو ڈیٹا تو مل گیا۔ پر اس کی تصویر کہیں سے بھی نہیں ملی۔۔۔۔۔

وہ ہوسٹل رہتی ہے۔۔۔۔۔

میں کلج گیا تھا ان کے پر انہوں نے ڈیٹیل دینے سے منع کر دیا۔۔۔۔۔

از قلم فروا مرزا

PDF NOVEL BANK

قسمت کا کھیل

عائشہ اس کی بات سن کر اس کی طرف پریشانی سے دیکھتی ہے اور ڈرتے ہوئے
اس کا نام پوچھتی ہے۔

عید بتاتا ہے۔۔۔۔۔

Ayyat Mirza.-----

اس کے نام بتانے پر عائشہ بولتی ہے

Ayyat Mirza lecturar in..... Clg.....

. *Age* 24 years

, Heaving no parents,

Live in.....hostel

ہاں یہ ہی ساری ڈیٹیل ہے پر تمہیں کیسے پتا۔

عید اسکے پاس اتنی معلومات دیکھ کر پوچھتا ہے

کیا شوہر-----

نا ممکن۔۔ عائشہ اگر اسکا شوہر ہوتا تو وہ ہو سٹل نہ ہوتی اسکا شوہر کوئی بیغیرت تو

نہیں ہو گا-----

۔ جو وہ اسے اس طرح چھوڑ جاتا-----

عید گہری سوچ سے بولا

ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔۔ اب کیا کریں۔۔۔۔۔ عائشہ نے بھی عید کی بات سے اتفاق
کیا

اسکے ہو سٹل چلیں کیا؟۔ عید نے استفسار کیا

نہیں شام کو وہ ہسپتال آئے گی تب تک انتظار کرو۔ اور۔ ابھی ہسپتال چلو

عید کہتے ہوئے گاڑی چلاتا ہے اور ہسپتال روانی ہو جاتا ہے



روحان اکیڈمی جانے کے لیے تیار ہو رہا ہوتا۔ جب وہ زویا کو منہ پھلائے بیٹھے دیکھ کر کہتا ہے

"بیوی کیا ہوا ہے منہ پھلائے کیوں بیٹھی ہو"
زویا اسکو جواب نہیں دیتی

اور روحان کو سمجھ نہیں آتا کہ وہ اس کے ساتھ ایسا رویہ کیوں رکھے ہوئے ہے

ایسے منہ کیوں بنا کے بیٹھی ہو نہ تمہاری کوئی نند..... ساس نہ سر"

.....

پھر بھی ہر وقت منہ بنا کے بیٹھی رہتی ہو کبھی ہنس بھی لیا کرو" اسکی بات سن کر
زویا منہ بگاڑتے ہوئے بولتی ہے

"آپکی ماما کے ہوتے ہوئے مجھے کبھی بھی ساس کی کمی محسوس نہیں ہوئی"

زویا کے الفاظ سن کر روحان کا قہقہہ گونجتا ہے

"اب کیا کہا ہے میری ماما نے میری بیوی کو"

زویا بولتی ہے۔

بتا دیں ہو سکتا ہے میں آپکو صحیح مشورہ دے دوں

کیا یار سیدھا سیدھا مجھے مران بنادیا"

کیا ثابت کروں کہ-----

میں بہت خوش ہوں-----

ہر وقت ہاتھوں پر مہندی لگا کے رکھا کروں-----

نئے جوڑے پہنا کروں۔ میک اپ

.....کیا کروں

روحان اگر میں خوش ہوں تو ہوں-----

ورنہ میں نہیں ہوں

میں جاؤں-----

am getting late

واپس آکر بات کروں گا

روحان اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بولتا ہے

""""زویا بولتی ہے-----"""" فی امان اللہ



عائشہ میں باہر نہیں جاؤں گا-----""

جو پوچھنا ہے میرے سامنے پوچھو-----

میں پیچھے بیٹھا ہوں اور مجھے ہر طرح کی معلومات سننی ہے

عید عائشہ کو حکمیہ لجے میں کہتا ہے

او کے ---- بیٹھو۔۔۔ "عائشہ اسے بولتی ہے اور آیت کو اندر آنے کی اجازت دیتی"
ہے

اسلام علیکم۔۔۔۔۔ آیت اندر داخل ہوتے ہوئے سلام کرتی ہے "

سلام کی آواز پر بلا ساختہ عید کی نظر اٹھتی ہے اور واپس پلٹنا بھول جاتی ہے یہ
اس دن کی طرح تو نہیں لگ رہی تھی روئی آنکھیں زخمی ہونٹ پھولے گال۔۔۔۔۔

ان کا جل سے بھری خوبصورت آنکھیں۔۔۔ گلابی ہونٹ اور دودھیا رنگت کی حسین
شہزادی سے میل نہیں کھاتی تھیں

و علیکم السلام۔۔۔۔۔

آئیے بیٹھیں آیت مرزا۔۔۔

کیسی ہیں آپ اب۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔۔ آیت مختصراً جواب دیتی ہے

کچھ سوال اور ٹیسٹ کرنے تھے آپ کے۔۔۔۔۔ کل اور آج صبح آپکی ایسی
حالت نہیں تھی

کہ آپ سے میں کسی بھی قسم کے سوال کرتی

تو شروع کریں۔۔۔ عائشہ اسے پرسکون رکھنا چاہ رہی تھی
آپکی دوست نے بولا کہ

آپ شادی شدہ ہیں اور آپ کی حالت کے ذمہ دار آپکے شوہر ہیں۔۔
آیت نظریں جھکائے بولتی ہے

Am unmarried
He was not mine husband
He was mine cousin

اوہ اوہم
تو کیوں اسکی نوبت آئی کہ آپ خود انکے پاس گئی
عائشہ جھجکتے ہوئے پوچھتی ہے

کچھ سچویشن ہی ایسی تھی دراصل

آیت سب بتاتے ہوئے خود کو بہت مضبوط رکھتی ہے جبکہ عید تو نفل کا نام سن کر آگ بگولہ ہو جاتا ہے

ہمممم

آپ جانتی ہوں گی کہ میں کن ٹیسٹ کی بات کر رہی تھی ----- اب عائشہ زرا تحمل سے پوچھتی ہے

آیت بولتی ہے

جانتی ہوں ابھی اسکی ضرورت نہیں-----

عائشہ آیت کو سمجھاتے ہوئے بولتی ہے
دیکھو ضرورت ہے----

تم اسے پال نہیں پاؤ گی----

آیت اس بات پر چونکتی ہے اور بولتی ہے

ایک بات کلیر کر دیں-----

کس کے کہنے پر آپ یہ کام کر رہی ہیں کیونکہ-----

مجھے نہیں لگتا کہ میں آپکی کوئی پرانی سہیلی ہوں

اس سے پہلے کہ عائشہ جواب دیتی عید اٹھ کر انکی طرف آتا ہے اور بولتا ہے

--- میرے کہنے پر اس طرح بات کر رہی ہیں یہ

اس شخص کو پہچاننے میں آیت کو ایک سیکنڈ بھی نہیں لگتا آیت اس سے پوچھتی ہے

آپ کیا میری پھوپھی کے بیٹے ہیں

آیت کے سوال پر عید جواب دیتا ہوا اسکے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ جاتا ہے

چھو بھی نہیں مامی کا بیٹا ہوں۔۔۔۔۔

دیکھو آیت تمہیں لینے آئیں گے ہم کل او کے۔۔۔۔

پچھلے ایک ماہ سے میں تمہارے پیچھے خوار ہو رہا ہوں

چھو پھوپاس گیا تو انہوں نے بتایا کہ تم اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کر گئی ہو۔۔۔۔۔

تو تمہارے کالج گیا وہاں سے پتہ کروایا

تو تم ادھر بھی نہیں ملی۔۔۔۔

تمہیں میں نے انعم کی شادی پر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

پر مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ -----
تم ہی ہوگی جسکی مجھے تلاش ہے

آیت بخدا میں نوافل کو زندہ نہیں چھوڑوں گا

آیت اسے چپ دیکھ کر بولتی ہے

ہو گیا

تو جناب یہ کہ مجھے نہیں انا

کیوں -----

کیا خود کو اس طرح پھر کسی بھیڑیے کی حوس کا نشانہ بناؤ گی -----

آیت کے جواب پر عید اس سے پوچھتا ہے

عید کے سوال پر تمللا اٹھتی ہے

میرے ساتھ بکواس نہیں مسٹر میں اکیلا رہنا پسند کرتی ہوں اور نہیں آؤں گی

تم سے پوچھا نہیں ہے تمہیں بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔

عاشی اسکا مکمل معائنہ کرو۔۔۔۔۔۔۔

- اگر کچھ ہو تو۔۔۔۔۔

ختم کر دینا۔۔۔۔۔

اسے ہیوی میڈیسن دو تاکہ کل شام تک اسکے زخم بھر سکیں

اور اسے ابھی کل تک ایڈمٹ کرو ہو سپتال میں۔۔۔۔۔ انڈر سٹینڈ۔ عائشہ

وعلیکم السلام۔۔۔ تمہیں یہ بتانے کے لئے فون کیا کہ جب تک آیت کا پتہ نہ کروا
کو اور اسے اپنے ساتھ گھر نہ لاؤ تو تمہیں بھی گھر آنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے

جی سمجھ گیا دا جان۔۔۔ جو حکم آپکا۔ عید سعادت مندی سے جواب دیتا ہے

اور فون کاٹ دیتا ہے

آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔۔۔۔۔ اب بھی جانے سے انکاری ہو
آیت کا سر نہ میں حرکت کرتا ہے

جس پر عید کے لب خود بخود مسکراتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔
دھیان رکھنا اپنا بھی اور اسکا بھی

عید گاڑی میں آکر بیٹھتا ہے اور آیت پر اسے بہت حیرانی ہوتی ہے کہ یہ لڑکی
کسی کے لیے اتنی بڑی قربانی کیسے دے سکتی ہے۔۔۔۔۔

I want to marry her

[illegible]

اسلام علیکم دا جان-----وہ گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کرتے ہوئے دا جان
کی طرف بڑھتا ہے
وعلیکم السلام -- برخودار میری شرط یاد ہے کیا

جی دا جان یاد ہے۔۔۔۔۔۔

ماں۔ ماں جی۔۔۔۔۔ میرے سامنے والا کمرہ تو سیٹ کروا دیں پلیز

وہ دا جان سے بات کرتا ہوا اپنی ماں سے کہتا ہے

خیرت کون آ رہا ہے۔۔۔ اسکی چچی پوچھتی ہیں

آپکی ہونے والی بہو۔ چھوٹی امی۔۔۔۔۔۔

۔ ابکی بار عید کی جگہ حدید بات کا جواب دیتا ہے

اسکے جواب پر دا جان کا غصہ سوا نیزے پر چھڑ جاتا ہے اور وہ اپنا جوتا اتر کر حدید۔

کی طرف پھینکتے ہیں

آؤ بیغرت انسان کوئی بہو نہیں آئے گی۔۔۔ سب سے پہلے عید کی اور آیت کی

شادی ہوگی جسکے بعد تم لوگوں کی باری آئے گی

پانی پیتے عید کو تو شادی کا نام سنتے ہی کھانسی شروع ہو جاتی ہے

اس بات پر۔ حیدر جواب دیتا ہے دا جان میں نے بھی تو انکی ہی بات کی تھی
 دا جان غصے سے بولتے ہیں۔۔۔۔۔ بس بر خوردار۔ زیادہ بکواس نہیں کرو میرے
 ساتھ

حیدر سب کو بتا دو کہ پیر سے ٹریننگ دوبارہ شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ میں
 پرمانٹ گھر آ۔ رہا ہوں اور دا جان۔ آیت کل رات ہمارے ساتھ ہمارے گھر ہوں
 کی انشاء اللہ

حیدر تو ٹریننگ کا نام سن کر بے ہوش ہونے والا ہوتا ہے
 دھیان سے انسپیکٹر حیدر کہیں بے ہوش نہ ہو جائے گا

اللہ حافظ دا جان۔



زویا جب کالج سے گھر آتی ہے تو گھر میں کافی رشتہ دار ہوتے ہیں روحان کے
ننھیال والے بھی

جب وہ کمرے میں جانے لگتی ہے تو اس کی بہن بتاتی ہے کہ اسکے کمرے کا
سامان ساتھ والے گھر میں شفٹ کر دیا گیا ہے وہ اب وہاں رہے گی
کیوں ---- زویا یہ سن کر رونے والے ہو جاتی ہے

ابھی کیوں جو چھوڑو اور جا کر روحان کو دیکھو اسکا بہت برا اکسیڈنٹ ہوا ہے

کیا --- کیسے وہ چیختے ہوئے پوچھتی ہے
ہمیں تو کچھ نہیں بتایا اسکے سٹوڈنٹس چھوڑ کے گئے ہیں اسے
تم جا کر پوچھ لو میں کھانا لاتی ہوں تم کھلا دینا

اچھا طریقہ ہے دوسروں کی ہمدردی بٹورنے کا ----- پر میری
طرف سے کسی بھی قسم کی امید مت رکھنا کہ میں کچھ کروں گی -----
مجھے کل بھی تم سے نفرت اور آئندہ بھی رہے گی -----
اس لیے خوا مخواہ کے چونچلے مجھ سے نہیں ہوں گے۔۔۔ سمجھے ماسٹر صاحب یہ
پھر نہیں -----

زویا روحان کے سامنے بیٹھتے ہوئے اونچی آواز میں بولتی ہے

زویا۔۔۔۔۔۔ وہ بے یقینی سے اپنی بیوی کو دیکھتا ہے

کچھ غلط کہا کیا میں نے۔۔۔۔

کیا یہ سب ڈرامہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

بہت غلط کہا آپ نے -----

بیوی -----

میں نے ہر طرح کی کوشش کی -----

آپ کو خوش رکھوں کوئی تکلیف نہ مل آنے دوں پر آپ نے یہ صلہ دے دیا

میں غلط تھا کہ میری ماما کی بیٹی ان جیسی ہوگی۔ -----

زویا اسکی بات کاٹ کر بولتی ہے۔۔۔

ہاں نہیں ہوں ان جیسی کیا کر لو گے -----

ایک کام کرو نا تم اپنی اس محبوبہ سے شادی کر لو اور مجھے طلا۔۔۔۔؟

وہ اٹھ کر اسکی بازو کو دبوچتے ہے۔۔۔۔۔

کیا کیا تھا میں نے پہلی رات کہ تم ہمیشہ میری ہی رہو گی اور شادی تو میں کروں

_____گ

آج تک تمہیں اپنے نزدیک بھی نہیں آنے دیا۔۔۔۔۔۔

پر۔۔۔۔۔۔

میرے خیال میں آج تم سے تمہاری یونیفارم نہیں چیلنج ہو رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

.....آؤ آج سے تمہاری مدد میں کر دوں

روحان پلیر مجھے۔۔۔۔۔ میں زیادہ بول گئی پلیر۔۔۔۔۔
اسکی آنکھوں میں سختی دیکھ کر تو زویا کی جان نکل جاتی ہے

ایم ریلی سوری میں ناک کرنا بھول گئی تھی۔۔۔۔

ایشال سر جھکا کر بولتی ہے کیونکہ روحان اب بھی اسی حالت میں زویا پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا

اسکی بات سن کر روحان بے تاثر لہجے میں بولتا ہے

eshal you may go now----- me
and zoya both are not free -----we
are busy now.

وہ روحان کی بات سن کر غصے سے دروازہ بند کرتی ہوئی چلی جاتی ہے

زویا اب پریشانی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئی بولتی ہے۔

روحان پتہ نہیں اب وہ کیا کہے گی۔۔۔۔۔

اور باہر جا کے کیا بتائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ہمارے درمیان ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔۔

کیسا بیگم۔۔۔۔۔ روحان اسکے چہرے کو اپنی محبت بھری آنکھوں میں بسائے ہوئے
دیکھتا ہے اور اسکے بالوں کو کلپ سے آزاد کرتا ہے

اسکے سوال پر زویا کو تو مانو آگ لگ جاتی ہے

ایسا سے مراد جو وہ ابھی دیکھ کے گئی ہے۔۔۔

لیکن بدلے میں گرفت سخت ہوتی گئی

ہونٹوں پر بھی-----

کمر پر بھی-----

اور بالوں میں بھی-----

اُس کے شدت بھرے لمس سے آزادی ملی-----

تو زویا کا سر ڈھلک کر اُس کے کندھے پر گرا

جس سے روحان کے منہ سے آہ کی آواز نکلی

زویا ایک دم سیدھی ہوئی اور غصے سے پوچھا ---

.....آخر تم چاہتے کیا ہو

اتو اُس نے اُس کی طرف جھک کر لبوں پر انگلی رکھی

وہ ایک دم سے کانپ گئی

اور اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے سر نفی میں ہلایا

لیکن وہ باز نہ آیا

بلکہ مزید جھکنے لگا

یہاں تک کے ہونٹ سے ہونٹ ٹچ کیے

زویا نے دونوں ہاتھوں سے اُسے دھکا دے کر خود کو کسی بڑی مصیبت سے بچایا
وہ پیچھے گرتے ہوئے ہنسا اور کہا

بیوی-----

آپکو تو بیمار شوہر کی تیمارداری بھی نہیں کرنا آتی

بیماری نہیں ڈرامہ ہے یہ-----

..... صرف آپکی وجہ سے میں آپکے ساتھ بندھی ہوں

..... آپکا منصوبہ تھا یہ

زویا کی بات سن کر روحان بہت سکون سے بولتا ہے

یہ تو نصیب کا کھیل ہے-----

کس کی کہاں شادی ہوگی -----
کون کس کے نکاح میں ہوگا-----
محبت تو ہو جاتی ہے زویا-----
-- یہ فطری عمل ہے ہم سب کو کسی نہ کسی کے ساتھ محبت کے رشتے میں
منسلک ہوتے ہیں -----
پر اس کا یہ مطلب نہیں کہ نصیب بھی اس کے ساتھ ہی ہو نصیب کا کھیل
کبھی الٹا بھی ہو جایا کرتا ہے ----- بیوی-----
کچھ سمجھی ---
اب کپڑے چنچ کریں میں مزید محنت نہیں کر سکتا----- واقعی درد ہوتی
ہے.....
..... اود پھر کھانا لائیں میرے لیے
..... صبح آپ غصے میں چائے بنانا بھول گئی تھیں

وہ روحان کی باتیں سن کر شرمندہ ہو جاتی ہے
وہ کپڑے چنچ کر کے کھانا کا کے اس کے سامنے رکھتی ہے تو وہ سوالیہ نظروں سے
اسے دیکھتا ہے کہ اب کھلا دے
وہ تنگ آکر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے منہ میں برہڑاتی ہے

باقی واہیات حرکتیں کروا لو بس خود کھانا نہیں کھانے ہوتا

زویا ---

-- اگر آپ اپنے لیے مزید پریشانی کھڑی نہیں کرنا چاہتی تو چپ چاپ کھانا کھلائے



عید آیت کو لے کر گھر جاتا ہے
جہاں پر اسکا پرتپاک استقبال کیا جاتا ہے
وہ اسکے اکسیڈنٹ کا بتاتا ہے جسکی وجہ سے اس کو کمرے میں آرام کرنے کے
لیے کمرے میں بھیجا جاتا ہے

وہ سوئی ہوئی ہوتی ہے تو اسے کسی کے زور سے بولنے کی آواز آتی ہے
وہ اٹھ کر دیکھتی ہے
تو عید کسی لڑکے کو بیلٹ سے مار رہا ہوتا ہے

بھائی معاف کر دیں آئندہ میں ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ عید۔ عید
سے معافی مانگتا ہے

عید کی نظر آیت کی طرف اٹھتی ہے اور وہ زور سے آخری ضرب حید کے بازو پر لگاتا ہے

حادی ----- آجکل کی محبت ایسی ہے کہ ملاقات کے بعد دونوں کو غسل ضرور لینا پڑتا ہے -----

آئندہ تم مجھے کسی کے ساتھ نظر آئے -----
یا پھر کبھی اس موبائل میں کچھ بھی غلط دیکھا تو جان لے لوں گا تمہاری میں

وہ یہ باتیں کر کے کمرے میں چلا جاتا ہے اور دوبارہ نکل کر بولتا ہے
رات کو اور صبح کو سب لڑکے اور لڑکیاں مجھے باہر گارڈن میں نظر آئیں
تم بھی انسپکٹر ----- سمجھے سب

وہ سب ینگ جینیئریشن کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے

سب عید کی نظروں کو سمجھتے ہوئے بولتے ہیں

یس سر



رات کو جب زویا اس کی پٹی کھولتی ہوئی دیکھتی ہے تو اس کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں

کیونکہ اسکا سینہ بری طرح متاثر ہوا ہوتا ہے

، سیاہ لباس "

بھوری آنکھیں

، ترتیب سے بنے ہوئے بال ،

شرٹ کے کھلے ہوئے بٹن

اور کالی شرٹ سے نظر آتا اسکا چوڑا سفید اور زخمی سینہ

وہ ہونٹ

اور وہ ناک

اور وہ داڑھی ،

مہک،

..... اسے خود یقین نہیں آتا تھا، خدا نے اسے مجھ سے زمین پر ملایا

روحان زویا کو حیدر کی مدد کے لیے بلاتا ہے

Zoya.....

Come here..... Give him secissor and
bandage

زویا نہ میں سر ہلاتی ہے

پر روحان اسے دوبارہ بولتا ہے

Move zoya

زویا کے منہ سے الفاظ نہیں نکلتے پر وہ خاموشی سے اس کے کہے پر عمل کرتی
ہے اور حیدر کے ساتھ مل کر اسکی پیٹی کرواتا ہے

حیدر کے جانے کے بعد وہ زویا کو شرٹ پہنانے کو بولتا ہے
اور اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بولتا ہے

کیا ہوا بیوی-----

آپ تو نفرت کرتی ہیں--

پھر یہ سب کچھ کیوں اور یہ آنسو روکیں

زویا روحان کی باتیں سن کر شرمندہ ہوتی ہے اور بولتی ہے

Really sorry

روحان زویا کی شرمندگی اور پریشانی

کم کرنے کے لیے بولتا ہے

اب کیا فائدہ----- اب تو آپ نے میرا دل توڑ دیا

زویا اسکی طرف حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولتی ہے

.....آپکا بھی دل ہے

روحان مصنوعی غصہ سے کہتا ہے

نہیں میں چابی پر چلتا ہوں نہ ہی بیٹری پر

جائیں بیوی----- میں ناراض ہوں

زویا روحان کے لہجے میں بولتی ہے

تو سرکار --- بتا دیں کہ آپکو کیسے منانا ہے ویسے ہم منالیں گے آپکو
روحان زویا سے بولتا ہے

آپ نہیں مناپائیں گی زویا --- اس لیے رہنے دیں اور میرا موبائل دیں دے

وہ موبائل ہاتھ میں پکڑتی ہوئی بولتی ہے

نہیں آپ بتائیں --- پکا وعدہ میں منالوں گی

وہ معنی خیز مسکراہٹ سے اسے دیکھتا ہے اور بولتا ہے

وعدہ کیا ہے نا آپ نے ----- اور اب جو میں بولوں گا وہ کرنا ہو گا آپکو

زویا بولتی ہے

تو کونسا بولا نہیں کروں گی ---

جو بولیں گے وہ کروں گی ---

ڈرتی نہیں ہوں

روحان اب کی بار مسکراہٹ دبا کر چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے بولتا ہے

So come here.....

زویا اس کے پاس آکر بیٹھتی ہے

.....لو آگئی

روحان خود کو سنجیدہ کر کے دیکھتا ہے

now kiss me...

زویا چلاتی ہوئی اٹھتی ہے

.....کیا

وہ اپنے ہونٹوں پر اسکی انگلی رکھ کر بولتا ہے

kiss here.....

زویا رونی آواز میں بولتی ہے

..... مجھ سے نہیں ہوگا

روحان شرارتی انداز میں بولتا ہے

..... پھر مان جاؤ ڈرتی ہو

زویا اسے دیکھتے ہوئے بولتی ہے

ہاں --- ڈرتی ہوں

روحان اسے کھینچ کر مزید اپنے
پاس کرتا ہے اور بولتا ہے

اوہ تو بیوی آپ کو ڈر لگتا ہے۔۔۔۔
پر مجھے نہیں لگتا مجھے تو میرا حق چاہیے۔۔۔۔۔
اسکے جھکنے پر دروازے پر دستک ہوتی ہے جو روحان کو گستاخی سے روکتی ہے اور
زویا شکر کا کلمہ ادا کرتا ہوئی دروازہ کھولتی ہے

اور آنے والے کو دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ دور جاتی ہے

حیدر کو آتے دیکھ کر روحان بولتا ہے

اونے سالے-----

تجھے کوئی کام نہیں ہے کیا----

- ہر وقت فری دہتے ہو

کوئی شرم ہوتی ہے۔۔ کوئی حیا ہوتی ہے

اسکی بات کاٹ کر حیدر بولتا ہے

ہر مجھے کیا پتہ وہ کیا ہوتی ہے

اسکے کہنے پر کمرے میں تینوں کا قہقہہ گونجتا ہے



آیت کو مرزا ہاؤس آئے ہوئے ایک ماہ ہو جاتا ہے

وہ صبح سویرے اٹھ کر کالج جانے کے لیے تیار ہو جاتی ہے اور نیچے کھانے کے لیے ٹیبل پر پہنچتی ہے اور سب کو سلام کر کے کر کے بیٹھ جاتی ہے

دا جان اسے صبح سویرے تیار دیکھ کر بولتے ہیں

"کہیں جانا ہے میری شہزادی نے"

جس پر آیت بولتی ہے

"جی دا جان۔۔۔ کالج جانا ہے۔۔ بہت آرام کر لیا۔۔۔ واپسی پر ہسپتال جانا ہے"

دا جان اسکی بات سنتے ہوئے کہتے ہیں

ٹھیک ہے ہسپتال ابھی چلی جاؤ تم کالج"

"نہیں جاؤ گی نہ آج نہ کل

آیت ملتجیہ لہجے میں بولتی ہے

"پر دا جان میں پڑھانا چاہتی ہوں"

جس پر دا جان رعبدار آواز میں بولتے ہیں

"آیت جو کہہ دیا وہ کرو جسے بولو گی وہ ساتھ چل پڑے گا"

ابکی بار آیت سعادت مندی دکھاتی ہے

"جی دا جان"

وہ حدید کے ساتھ ہسپتال جاتی ہے
کیونکہ عید اس وقت کالج میں ہوتا ہے
وہ اکیڈمی پڑھانے کے بعد فوراً ادھر سے ہی کالج چلا جاتا ہے
وہ ڈاکٹر کے روم میں داخل ہوتی ہوئی سلام کرتی ہے

"اسلام علیکم ڈاکٹر"

عائشہ اسکی طرف توجہ سے دیکھتی ہوئے بولتی ہے

"واعلیکم السلام"

"آؤ آیت کیسی ہو"

آیت ڈاکٹر کا جواب دیتے ہوئے بولتی ہے

"Fine"

"موبائل پر میں نے آپ کو بتایا تھا کہ کیوں آئی ہوں پلیز شروع کریں"

عائشہ اسے پیشہ وارانہ مشورہ دیتے ہوئے بولتی ہے

پھر سوچ لو آیت دوسروں کو کیا جواب دوگی۔۔۔۔۔ حالت کیا ہو جاتی ایک۔۔۔۔۔"

"عورت کی۔۔۔۔۔ جانتی ہو نا"

"ٹھیک ہوں ہادی چلو"

وہ گھر جا کر آرام کرنے روم میں چلی جاتی ہے

اسکی آنکھ بار بار عید کی کالز آنے پر آنکھ کھلتی ہے وہ سوئی ہوئی ہی کال اٹھاتی ہے تو عید اس پر برس پڑتا ہے

..... تمہارا دماغ خراب ہے "

..... اس سب اس معصوم کا کیا قصور تھا۔

- کیوں اسے دنیا میں لانے سے قبل اسکی سانسیں بند کروا دیں۔۔۔
"- آخر تمہیں حق کس نے دیا تھا۔۔ تم یہ کیسے کر سکتی ہو

آیت اسکی بات سنتے ہوئے بڑے تحمل سے جواب دیتی ہے

ہاں میرا دماغ خراب ہے اسے میں ابورٹ کروا کے آئی۔۔۔"

اس معصوم کا قصور یہ تھا کہ وہ نا جائز تھا۔۔۔

.....جائز نہیں

اگر وہ اس دنیا میں آجاتا تو کیا تم اسے اپنا نام دیتے۔۔۔ سب کھلونے سے کھیلتے

ہیں اور اسے توڑ کے پھینک دیتے ہیں اسے سنبھال کے کوئی بھی نہیں

رکھتا۔۔۔۔۔

اور اسے ختم کروانے کا یا پھر زندہ رکھنے کا حق میرا تھا عید مرزا نہ کہ تمہارا۔۔۔ میں

اس گھر میں صرف مجبوری کی وجہ سے ہوں۔۔۔۔

- ورنہ تمہاری شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔۔۔۔۔ تمہارا جو کام تمہا تم نے کر دیا
 ---- سب میرے مسئلوں سے دور رہو۔۔ میں جیوں یا مروں تمہارا اس سے کوئی
 تعلق نہیں۔"۔۔۔ یہ کہہ کر وہ فون بند کر دیتی ہے
 وہ پیچھے کھڑے شخص سے انجان ہوتی ہے اور وہ دوبارہ منہ پر کمرل کر کے سو جاتی
 ہے



روحان پچھلے دو گھنٹوں سے اپنے بابا کو سمجھانے میں مصروف تھا
 اور اب بھی وہ اپنے بابا سے ہی بحث کر رہا تھا
 بابا میں

"یہ مذاق نہیں ہے میں سچ میں ماموں جان کی طرف جا کر رہنا چاہتا ہوں"

وہ غصے سے روحان کی طرف دیکھتے ہوئے بولتے ہیں
"اگر تم گئے تو ساری زندگی بھر نہ آنا"

بابا جان "روحان صدمے سے اپنے باپ کی طرف دیکھتا ہے"
اسے ہمارا حکم سمجھو یا جو تمہارے من میں آئے وہ کرو "وہ بھی اسے اسکا جواب
دیتے ہیں

ان کے پاس میری پراپرٹی ہے بابا جانی۔"

کیا جو تمہارے پاس ہے وہ کم ہے تمہیں باہر سے پڑھایا باہر بھیجا"
کالج میں نوکری دلوائی

تمہارے کہنے پر چھوٹی سی لڑکی کی تم سے شادی کروا دی

جس بچی نے آج تک صبر نہیں کیا تھا
وہ خاموشی سے 3 سالوں کے ساتھ بانجھ ہونے کا طعنہ سنتی آرہی ہے
گھر ہے
کماتے ہو
بیوی ہے
پوری فیملی ہے
"پھر تمہیں کیا تکلیف ہوئی"

"بابا جانی یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ زویا نے ایسی کوئی بات نہیں بتائی"

میں کچھ نہیں جانتا یہ سب مجھے بس اتنا پتا ہے کہ وہ شخص تمہیں کسی قابل
"نہیں چھوڑے گا اور تم ان کے ساتھ گے تو زویا اکیلے کیسے رہے گی"

"بابا جانی زویا میرے ساتھ جائے گی"

نہ نہ زویا کے ساتھ جو اب تک میں نے کیا وہ ٹھیک کیا یا غلط مگر میں اسے "تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا اگر تم نے چاہا تو اسے طلاق دو انسانی رشتہ چھوڑو اور جا کر اپنی محبوبہ سے شادی کر لو جو تمہارے پیچھے مری جا رہی ہے مگر میری بیٹی "نہیں جائے گی ہ

"اے بابا جان آپ سب کیسے کر سکتے ہیں میری زندگی میں جیسی چاہوں کروں"

تمہیں جو کرنا ہے وہ کرو اور اس گھر سے قدم رکھنے کے بعد ایک اور لوگوں سے تعلق نہ رکھنا میری اکیڈمی دکان اور کالج آف انفارمیشن جو تمہیں م میرے ذریعے ملی "ہیں اب جا سکتے ہو ادھر سے

اور روحاں وہاں سے کمرے میں چلا جاتا ہے جہاں زویا صوفے پر گھٹنوں پر بازو لیپٹے آنکھوں میں میں ڈھیر سارے آنسو اور شکوے لے کر بیٹھی ہوتی ہے اور روحان کو آتے ہوئے دیکھ کر اسے پانی دیتے ہوئے پوچھتی ہے

”کیا فیصلہ کر کے آئے ہیں روحان“

وہ پانی کا گلاس رکھ کر اسے ہاتھ سے پکڑتا ہوا اپنے قریب بٹھاتا ہوا پوچھتا ہے

آپ کیا چاہتی ہیں کہ کیسا فیصلہ دوں بیوی“

تین سالوں میں زویا پہلی بار روحان کے حصار کو توڑنے کی کوشش نہیں کرتیں

اور اسکی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑ کر اسکے سینے پر اپنا سر ٹکا دیتی ہے اور بولتی ہے

میں کچھ نہیں جانتی روحان ""
مجھے اس مہک سے دور نہیں ہونا
مجھے یہ حصار تاحیات چاہیے
مجھے جب کوئی ڈانٹے تو آپ کا ساتھ چاہیے
مجھے جب ماما ماریں تو آپ کا پیار چاہیے
میں آپ سے دور رہ نہیں سکتی
میں نے آج تک جتنا بھی نفرت کا اظہار کیا وہ میری محبت تھی -----
روحان آپ جانتے ہیں نا ----
آپ --- آپ بابا کے کہنے پر طلاق نہیں دیں گے نہ

نہ ہی انکل کے گھر جائیں گے

آپ نہ جائیں

آپ جو بولیں گے میں وہ کروں گی --- اس بار ڈروں گی بھی نہیں ----- نہ

""جائیں پلیز----- پلیز میں آپ کے بنا نہیں رہ پاؤں گی

روحان زویا کو قریب کرتے ہوئے بولتا ہے ""مجھے جانا ہے زویا

اور ہر حال میں جانا ہے انھوں نے میرے ماں باپ نے آپ کے ساتھ اچھا

نہیں کیا

مجھے میرے باپ کا بدلہ لینا ہے ہے

سو لینا ہے

مجھے وہاں جانا

""ہے اور اس سے شادی بھی کرنی ہے
زویا روحان کی باتیں سنتے اسے حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولتی ہے
""تو کیا آپ مجھے طلاق ""

روحان زویا کی بات کو کاٹتے ہوئے بولتا ہے
نہیں بیوی دو سال پہلے بھی بولا تھا کہ آپ بیوہ ہو سکتی ہیں کبھی طلاقن ""
نہیں ہو سکتی
روحان آپکو چھوڑنے کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتا۔۔ میں مر جاؤں گا ایسے
کرنے سے پہلے
نہیں چھوڑ سکتا آپکو میری جان
مجبوری ہے مجھے معاف کر دیں پلیز آپ کے ساتھ رابطہ رکھوں گا۔ میں

آپ بابا اور باقی سب کو یہ ہی بولیں گی کہ آپ کو میں نے چھوڑ دیا ہے
"اور آپ اپنی دوستوں سے بھی یہ ہی بولیں گی اوکے بیوی
زویا کی آنکھوں سے ابکی بار آنسو نکلتے ہیں اور وہ کہتی ہے
"میں مر جاؤں گی آپکے بنا روحان۔۔۔ ایسا ظلم نہ کریں میں مر جاؤں گی"
روحان اسکی حالت دیکھتے ہوئے اسے اپنے حصار سے باہر نکالتا ہے اور اسے بیڈ پر
لیٹاتا ہے اور خود کمرے کا دروازہ بند کرتا ہے

واپس آ کے زویا کے سر پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتا ہے

"اب آپ میری سنیں گی زویا"

-- وہ اسی کے برابر لیٹتے ہوئے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے بولتا ہے

آپ آج تک ماں کیوں بنی ----

وہ ہم دونوں جانتے ہیں ----

پر اگر آپ مجھ سے دور نہیں ہونا تو آپکو یہ کام کرنا پڑے گا آپکو حاملہ ہونا پڑے گا ----

ہا پھر اپنی عدت پوری کرنا ہوگی ----

میں حیدر کو اب بتا دوں گا

وہ آپکی عدت پوری ہونے کے بعد آپکو اپنے ساتھ ہسپتال لائیں گے -- آپ وہاں

کام سیکھیں گی اور میرے ساتھ بھی رہیں گی -- میرے خیال میں آپ کے پاس

ایک ہفتہ کافی ہے سوچنے کے لیے

اسکے بعد میرا فیصلہ چلے گا۔۔۔۔

”ابھی آنکھیں بند کریں اور سو جائیں۔۔۔ بھوک ویسے بھی نہیں ہونی آپکو



عید مرزا جب گھر آتا ہے تو اسکا استقبال داجان کی غصیلی آواز ہوتا ہے

عید ادھر آؤ

عید حیران ہوتا ہے کہ اتنا غصہ اس پر۔۔۔ پر وہ داجان کے بلانے پر ان کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے سلام کرتا ہے

اسلام علیکم۔۔۔۔ داجان۔۔ کیسے ہیں

دا جان اسکے سکون اور اطمینان سے بھرے چہرے کو دیکھتے ہیں اور غصے سے کہتے ہیں

میرا دل تو کر رہا ہے کہ جو حال تم نے حادی کا کیا تھا اس سے بدتر حال تمہارا کر دوں اور تمہاری جان اپنے ان ہاتھوں سے لے لوں تم ہمارا غرور تمھے اور تم نے کیا کیا اب تم وہ کرو گے جو ہمارا حکم ہو گا
عید انکی باتیں سن کر بولتا ہے
پر مجھے میرا قصور تو بتا دیں کہ کیا غلطی ہوئی ہے ہم۔ سے



زویا کو سلا کے خود وہ سونے کے لیے لیٹا ہی تھا کہ اس کے دروازے پر دستک
ہونے لگتی ہے

روحان اٹھ کر دروازہ کھولتا ہے

تو حیدر بنا اس کی چوٹ کی پرواہ کیے اس پر ملکوں کی برسات کر دیتا ہے اور بولتا ہے

بدتمیز انسان----- تو ہمیں چھوڑ کر جائے گا تو----- تیری ہمت کیسے "

ہوئی یہ سب کہنے کی ابو سے-----

روحان اپنے آپ کو حیدر سے چھڑاتے ہوئے اسے پکارتا ہے-----

روحان کی جان ہے تم دونوں میں اور گھر والوں میں----- پر مجھے وہاں جانا

ہے----- اب میری بات سن-----

-دوسرے والا۔۔۔۔۔ ماں بننے والی کوئی عمر نہیں ہے اسکی اور آئندہ یہ بات
منہ سے بھی نہ نکالی آئی سمجھ روحان

روحان حیدر کو مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔۔۔۔۔

آگئی۔۔۔

تو کب لائحہ عمل دے رہے ہو پلین کو۔۔۔۔۔

حیدر روحان سے پوچھتا ہے

صبح سے شروع ہو جائے گا میں صبح ادھر سے جاؤں گا اور اگلے ہفتے تک نکاح کا

پروگرام بناؤں گا بعد میں۔۔۔۔۔

روحان --- اللہ حافظ

حیدر ---- اللہ حافظ

حیدر کے جانے کے بعد روحان اپنی شرٹ کے سامنے کے بٹن کھولتے ہوئے اور معصوم سی زویا کو سوتے ہوئے دیکھتا ہے تو بلاوجہ ہی زویا کی جانب بڑھنے لگتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے دیکھتا رہتا ہے اور سوچتا ہے

Biwi ...

Am so lucky that you are in mine wife. You are mine life..... You are mine love, mine life, mine dreams,mine everything.....

.. You filled mine empty life with your anger
love and you first gift. I'm so so so
happy..... But get know I'm really sorry.
Am sorry ZOYA Jan.

روحان زویا کے چہرے سے اس کے آوارہ بالوں کو ہٹاتا ہے اور اس کی پیشانی پر
شدت سے اپنی مہر ثبت کرتا ہے

زویا اپنے چہرے پر روحان کا لمس محسوس کر کے اپنی آنکھیں کھولتی ہے

اور روحان کو اپنے اوپر جھکا دیکھ کر گھبراتی ہے وہ کچھ بولنے کے لیے اپنے لب
کھولتی ہے

پر اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی روحان اس کے عنابی ہونٹوں کو اپنی قید میں لے لیتا ہے ۔

زویا اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنے کی کمزور سی کوشش کرتی ہے پر روحان کی شدتوں میں اضافہ ہوتا جاتا ہے تب زویا اپنا سارا زور لگا کر اس دھکیل دیتی ہے جس پر روحان کی درد سے ہلکی سی آہ کی آواز سنائی دیتی ہے ۔۔

-----آہ-----

- زویا سیدھے ہوتے ہوئے روحان کو دیکھتی ہے جس کے زخم سے خون کی کافی بوندیں نکلنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اسے پکارتی ہوئی اس کے پاس آتی ہے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولتی ہے

روحان----- آپ ٹھیک ہیں ----- زیادہ درد تو نہیں ہو رہا حیدر کو بلاؤں کچھ تو بولیں

I'm ok biwi am alright.

ایک تو قسم سے حیدر کو کیوں بلانا ہے مانا کہ ہم ہینڈسم ہیں اور لوگ صرف بہانے دیکھتے ہیں ہمیں چھونے کے-----

اپنے کندھے پر زویا کا مضبوطی سے رکھا ہوا ہاتھ دیکھ کر بولتا ہے

تو زویا کو احساس ہوتا ہے کہ وہ آنجانے میں اس کے قریب آکر کھڑی تھی وہ ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولتی ہے-----

سوری میں فرسٹ ایڈ باکس لاتی ہوں----- زویا اس کی بینڈج کروا کے اب اسے سلا کر خود اس کا ہاتھ پکڑ کر سو جاتی ہے گویا اسے اس کے پچھڑنے کا خوف ہو



دا جان جو آپ کا حکم ہو

مجھے بتائیں تو کہ آپکے عادی نے کیا ہے --- تب آپ سزا دیں --
عید کی بات سن کر دا جان غصے سے کھڑے ہوتے ہیں اور عید پر انکا ہاتھ اٹھ جاتا ہے

جو آج آیت کی حالت ہے نہ وہ تمہاری وجہ سے ہے عید۔۔۔۔ میں نے آیت کی
ساری باتیں سنی ہیں۔۔۔ تم اس قدر گر جاؤ گے ہم نے ایسا سوچا بھی نہیں
تھا۔۔۔۔ کہ میرا خون اتنا گھٹیا نکلے گا

آپ نے دا جان مجھے مارا۔۔۔۔ عید صدمے سے دا جان کو دیکھتا ہے

ہاں اگر تم نے میرا کہانہ مانا تو میں تمہارا اور اپنا خون کر دوں گا چند دن بعد تمہارا
نکاح ہے آیت کے ساتھ تیار رہنا اگر انکار کرو گے تو مرا منہ دیکھو گے

عید ان کی باتیں سن کر غصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے بولتا ہے



روحان کی آنکھ مسلسل ہونے والی فون رنگ ہر کھلتی ہے
وہ فون پر عید کا لنگ دیکھ کر مسکراتا ہے اور فون اٹھاتا ہے اور اس کے سماعتوں
میں عید کی آواز آتی ہے

حان میری جان !!!!!-----
بیوی کے پہلو سے اٹھ جا اور ادھر مر آ----- ہم بھی تیرے اپنے ہی لگتے ہیں
بے غیرت انسان

روحان عید کی بات سن کر مسکراتے ہوئے بولتا ہے

بیوی بھی کبھی کبھی موقع دیتیں ہیں پہلو میں بیٹھنے کا-----

تجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے-----

خیر اگلے آدھے گھنٹے میں تیرے پاس پہنچتا ہوں

عید روحان کی بات کاٹتے ہوئے بولتا ہے

.....آتے ہوئے مٹھائی بھی لے آنا اور پیسے بھی

روحان عید سے پوچھتا ہے

کیوں بے ----- تو مرنے والا ہے

عید اپنا غصہ ضبط کر کے بولتا ہے

نہیں نہیں۔۔۔۔۔ اس جمعہ کو میرا نکاح ہے۔۔۔۔۔

تو اور بھابھی ساتھ ہوں گے میرے۔۔۔۔۔

اور آتے ہوئے بھابھی کو ساتھ لے آئیں۔۔۔۔۔

تیری بھابھی کی شاپنگ کرنی ہے

عید کی بات سن کر روحان کا قہقہہ گونجتا ہے

[illegible]

بھابھی کی شاپنگ کروائے گا

[illegible]

پر تو فکر کیوں کرتا ہے یہ تجربہ تیرے جگری پاس ہے۔۔۔ فکر نہ کر میں بس آیا

عید اسے جلدی آنے کا کہتا ہے

اوکے لگتا ہے بڑا خوش ہے جو تیرے دانت نکل رہے ہیں۔۔۔ جلدی آ جا یا ر

روحان عید کو جواب دیتا ہے

ہاں ہوں خوش آ رہا ہوں اللہ حافظ۔۔۔۔ اوومہ

دل میں تیری ہی تصویر بسی ہے

پر ہمیں یہ بتانا نہیں آتا

ہماری سانسوں کی رفتار سے جان لو
ہمہیں احساسوں کو چھپانا نہیں آتا
کبھی دل کی دھڑکنوں کو محسوس کرو
محبت کو لفظوں میں جتنا نہیں آتا
تم مل جاؤ کہیں تو تمہیں ہی دیکھتا رہوں
طوفان بھی آجائے تو نظریں جھکانا نہیں آتا
ایسا کیا لکھیں جس سے محبت اور نکھر جائے
!!!!...چند لفظوں میں، لکھنا محبت کا افسانہ نہیں آتا

روحان عید کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے
جی جناب جی۔۔۔۔۔ معذرت۔ ہونے والے دولہا صاحب

عید نے بیزاگی سے روحان کو دیکھتے ہوئے چائے کی طرف اشارہ کرتا ہے

روحان ابکی بار سنجیدگی سے اپنے سے چند سال بڑے دوست جو دیکھتا ہے

جو اپنے صاف شفاف گوری رنگت پر۔۔۔۔۔ کلف لگے سفید قمیض شلوار میں
ملبوس کف کو کہنیوں تک موڑے ہوئے قمیض کے اوپری دو بٹن کھولے ہوئے
بائیں ہاتھ میں گھڑی پہنے اپنے چہرے پر سنجیگی سموے وہ ہر لڑکی کے دل میں
اتر سکتا تھا

اس کی آنکھیں اسکی آنکھیں تو روحان کو بھی اپنا دیوانہ بنا دیتی تھی

مسلسل روحان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر عید اس کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے

بولتا ہے۔۔۔۔۔

تو کیا مجھے کنواری لڑکیوں کی طرح گھور رہا ہے
کچھ شرم کر کے بیغیرت انسان

روحان عید کی بات کا جواب دیتا ہے

عید مرزا کنواری لڑکی کی نظر میں اور شادی شدہ عورت کی نظر میں کیا فرق ہوتا ہے

عید اس وقت روحان کی غیر سنجیدہ باتوں میں بالکل بھی دلچسپی لینا گوارا نہیں کرتا
اور اکتا کر بولتا ہے

حان

روحان بالکل بھی سنجیدہ نہیں ہوتا اور بولتا ہے

جی حان کی جان ----- بتائیں کیا ہوا ہے کیوں آپکے منہ 12 بج
رہے ہیں

روحان کے کہنے پر عید۔ اسے سب بتاتا ہے

اوہ تو یہ بات ہے -----
کوئی بات نہیں -----

شاپنگ میں کروا دیتا ہوں۔۔۔۔

گھر وغیرہ بھی ڈیکوریٹ کروا لوں گا۔ اور زویا بھی آ جائے گی تو پریشان نہ ہو۔۔۔۔
- تو بس بھابھی کا انتظار کرتا کہ تو ان سے روبرو ہو کر پوچھ سکے کہ واقع ہی انہوں

نے کوئی ایسی بات کی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔

- یا پھر دا جان کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

روحان کی بات سن کر عید روحان سے کہتا ہے

گھر کو سجانے کی ضرورت نہیں ہے بس صاف کروانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری کونسا
پہلی شادی ہے جو ان سب چونچلوں کی ضرورت ہو اور دا جان کو غلط فہمی ہوئی ہو
یا نہ ہوئی ہو اپنے چہرے پر ہے پڑا تمھیں نہیں بول سکتا میں

روحان عید کی بات سن کر اسے گھوری سے نوازتا ہے

دیکھ یار چاہے تیری پہلی شادی نہ ہو پر انکی تو پہلی ہے نا کچھ ارمان ہوں گے وہ
بھی پورے کرنے ہیں تجھے آخر کو وہ تیرا پیار ہے ----- اور تو ان سے کوئی بھی
غلط بات نہیں کرے گا

عید کسی گہری سوچ میں ہوتا ہے

پیار----- واقعی پیار ہے وہ میرا

روحان اسکا دھیان بٹانے کے لیے بولتا ہے

چل اب چیزیں لے تین دن رہ گئے ہیں صرف صرف چلو



روحان رات کو لیٹ آتا ہے اور آتے ہی زویا کو کچھ پیکٹ پکڑ آتا ہے ہے اور اسے بولتا ہے

یہ میری ڈریس پریس کروا دینا اور اپنی بھی -----

صبح عید کا نکاح ہے اور ہمیں ادھر جانا ہے اور تم سارا ٹائم بھا بھی کے ساتھ رہوں گی کسی طرح کی کوئی بھی شکایت نہیں ہونی چاہیے ان کا خیال رکھوں گی لیکن ابھی عید کے گھر جانا ہے وہاں ڈیکوریشن وغیرہ کروانے ہے اور بھا بھی کی چیزیں سیٹ کرنی ہے میں دس منٹ تک آتا ہوں

زویہ تیار ہوتی ہے اور وہ ان کے ساتھ عید کے س گھر جانے کے لیے تیار ہو جاتی ہے وہاں بس میڈز کو کام پر لگانا ہوتا ہے

عید آتا ہے ہے تو وہ دونوں کو مخاطب کرتا ہے

سب کچھ ہو گیا پر-----

لیکن ایک مسئلہ رہ گیا ہے-----

اور وہ مسئلہ ہے بیوٹیشن کا بس مجھے یہ بتاؤ کہ تمہاری شادی پر بھابھی کو کس نے تیار کیا تھا

روحان بولتا ہے

عید اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولتا ہے

یار وہ مجھے بھی پتہ ہے کہ بیوٹیشن تیار کرے گی

اس بات پر روحان زویا کو دیکھتے ہوئے عید سے مخاطب ہوتا ہے

مجھے سمجھ نہیں آتی جب تیرے سامنے تیرا جگری دوست کھڑا ہے۔۔۔۔۔ تو پھر

تیری بھابی کو بیوٹیشن کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی۔۔۔۔۔۔۔

ولیمے والے دن میں نے خود اپنی زوجہ محترمہ زویہ صاحبہ کو تیار کیا تھا تھا

تجھے کیا میری قابلیت پر شک ہے
تو فکر نہ کر میں نے بیوٹیشن کا انتظام کر لیا ہے اور گھر کا کام سب کچھ اوکے
ہے اب ہم بس نکلیں گے اور کل صبح تیرے گھر پر موجود ہوں گے

عید روحان کے گلے لگتے ہوئے بولتا ہے

تیرا بڑا شکریہ یار یار شکریہ یہ یہ یہ

روحان ڈرامہ کرتے ہوئے بولتا ہے

ابھی تم نے شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تجھے پتا ہے نہ نہ کہ مجھے شرم
نہیں آتی آتی تو پھر یہ ناکام کوشش نہ کر کر اور شکریہ پاس رکھ لیں میری بھابھی
کو دے دیں

اللہ حافظ اللہ حافظ

□□□□□□□□

آیت 67 دنوں سے ہوتی گھر میں تیاریوں کو دیکھ کر حیران تھی ----- گھر سجا ہوا
تھا ----- پر گھر کے سارے افراد بشمول خواتین آیت سے ناراض تھے
----- آیت اپنی طبیعت کے باعث بے چین ہو کر سب سے پوچھتی
ہے ----- لیکن کسی سے بھی جواب نہیں ملا

جمعہ کے دن اس کے سامنے سرخ رنگ کا ایک جوڑا رکھ دیا جاتا ہے اور اسے تیار ہو کر نیچے آنے کو کہتے ہیں

اور وہ منہ بنا کر بیٹھ جاتی ہے
جب دا جان آتے ہیں اور آیت سے بولتے ہیں

آیت تم نے کہا تھا کہ میرے فیصلے اب سے آپ کے سپرد ہے۔۔۔۔۔ تو آج
تمہیں میرے فیصلے پر کیوں اعتراض ہے
اگر کوئی اعتراض ہے بھی تو۔۔۔۔۔ مجھے نہیں سنا۔۔۔۔۔ میں تمہیں حکم
دیتا ہوں ہو کہ تیار ہو کر نیچے آ جاؤ۔۔۔۔۔

دا جان آیت کی سنے بنا ہی کمرے سے نکل جاتے ہیں

آیت جب تیار ہو کر نیچے آجاتی ہے تو آیت پر پر غضب کا روپ آتا ہے اسے دیکھ کر عید بے ساختہ کھڑا ہوتا ہے اور اس کا استقبال کرتا ہے

اور پھر روحان اور عید کے گھر والوں کی موجودگی میں آیت اور عید کے نکاح کی رسم شروع کی جاتی ہے

جب قاری صاحب صاحب آیت سے سے تین دفعہ پوچھتے ہیں

آیت مرزا ولد حسین مرزا کیا آپ کو کو عید مرزا ولد رضا مرزا سکھ رائج الوقت پندرہ لاکھ روپے کیا آپ کو قبول ہے ؟؟؟؟؟

آیت مرزا تین بار قبول ہے بولتی ہے

پھر قاری صاحب عید مرزا سے پوچھتے ہیں

عید مرزا ولد رضا مرزا آپکو آیت مرزا ولد حسین مرزا سکھ رائج الوقت پندرہ لاکھ روپے
کیا آپکو قبول ہے ؟؟؟؟؟؟

؟ ادیب مرزا قبول ہے بولتا ہے

اور نکاح کی رسم مکمل ہوتی ہے سب عید کو مبارک باد دینے کے لیے کھڑے
ہوتے ہیں لیکن عید ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیتا ہے

اور قاری صاحب کے جانے کے بعد بعد وہ روحان کو بلا کر بولتا ہے کہ رخصتی
کروائی جائے

روحان دا جان کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے

دا جان کی طرف سے کی گئی کوتاہیوں کی طرف سے میں معذرت خواہ ہوں پر وہ اسی
وقت رخصتی چاہتا ہے

دا جان بولتے ہیں

کوئی بات نہیں ہم رخصتی کے لیے تیار ہیں

تب ہی آیت کو قرآن کے سائے تلے رخصت کیا جاتا ہے

آیت مرزا اب تم جیویا مرو تم اپنے گھر رہو گی ----- آج سے تمہارا گھر
سے ناطہ ختم ہے ----- سارے رشتے ختم ہیں ---- کل تک تم اس گھر کی
بیٹی تھی

پر آج سے بہو ہو ہو

جاؤ آباد رہو

آیت دا جان کے روتے ہوئے گلے لگتی ہے اور بہت آہستہ آواز میں بولتی ہے
آپ نے بہت زیادہ غلط کیا دا جان ----- بہت زیادہ غلط کیا میرے ساتھ
بھی اور عید کے ساتھ بھی

اس سب میں ہی رخصتی ہوتی ہے اور وہ عید کے ہمراہ اپنے گھر پہنچتی
زویا آیت کو کمرے میں بٹھا کر نیچے آتی ہے تو آیت پہلے تو کمرے کو دیکھ کر حیران
ہوتی ہے

وہ بہت اچھے طریقے سے سجا ہوا تھا

وہ پرسکون ہو کر بیٹھ جاتی ہے

لیکن جیسے ہی حید روحان اور زویہ کو فارغ کر کے کمرے میں آتا ہے تو وہ آیت
کو محو خواب دیکھ کر کر غصے میں اسکو اٹھاتا ہے جس پر وہ سمٹ کر بیٹھ جاتی
ہے تب عید اسے دیکھتے ہوئے تنزیہ لہجے میں بولتا ہے

کیا یہاں تم شوق سے بیاہ کے لای گئی ہو جو اس طرح بیٹھ گئی ہو۔۔۔۔۔

اٹھ کے یہ کپڑے تبدیل کرو اپنے اور میرے بھی نکالو ----- اور ہاں میرے
واپس آنے تک بیڈ بالکل صاف ہو اور کمرہ بھی

عید باہر جانے لگتا ہے تب اسے اپنے تعاقب سے آواز آتی ہے

لیکن میں نے آج تک یہ کام نہیں کیے نا ہی مجھے آتے ہیں تو میں کیسے کروں گی
..... یہ سب وہ بھی پہلی ہی رات

عید سگریٹ جلا کر اس کے کش لیتے ہوئے اس کے پاس آتا ہے اور اسکی بازو
سے اسے بھینچتے ہوئے اسے کھڑا کر کے دیوار کے ساتھ لگاتے ہوئے اسکی کی
خوبصورت سی آنکھوں میں دیکھتا ہے

آیت سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگتی ہے پر وہ اپنی بازو پر گرفت کی وجہ سے ہل بھی نہیں پاتی عید اسے ایک تنقیدی نظر اسے دیکھتا ہے اور اسے اپنی باہنوں میں اٹھا کے بیڈ پر لے جاتا ہے۔۔

جھٹکے سے اسے بیڈ پہ پینکھتا ہے اور اپنی قمیض اتارتا۔۔

عید کی اس حرکت پہ آیت کا حلق خشک ہوتا ہے اور وہ ڈرتے ڈرتے عید سے کہتی ہے

یہ کیا کر رہے ہو عید تم۔۔۔۔۔ پلیز سٹاپ دز نو سنس

آیت کی بات کی پرواہ کیے بغیر عید اسکا دوپٹہ ہٹا کر اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ کے اسکی اس کی تمام تر مزاحمت اور کوششوں کے باوجود وہ اس کی شہ رگ پر جھکتا ہے

آیت کے آنسوؤں کی پرواہ کیے بغیر وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا ہے اور تب تک انکو آزاد نہیں کرتا جب تک اسکی سانس بند نہیں ہو جاتی

جب آیت کو اسکے ہونٹوں پر خون محسوس ہوتا ہے تو اسکے رونے میں مزید اضافہ ہوتا ہے

تب اس پر عیدِ رحم کھاتے ہوئے اسے بختشتا ہے اور اس پر سے اٹھتا ہے اور اسے بھی سیدھا کرتے ہوئے بولتا ہے

کیوں تکلیف ہو رہی ہے کیا ---- مجھے بھی ہوئی تھی جب دا جان نے پورے گھر والوں کے سامنے میرے منہ پر تھپڑ رسید کیا تھا

آخر تم نے ایسا کیوں کیا ---- کیوں کیا ایسا --- میں تو تمہاری مدد کر رہا تھا نا ---
تم نے مجھے ہی میری نظروں میں گرا دیا
مجھے ہی سب کے سامنے اپنا مجرم بنا دیا

جب مجرم بنا ہی دیا گیا ہے مجھے ----- تو جرم کرنے دو نا مجھے بھی
اب جرم کیسا یہ تو میرا حق ہوا نا --- میرا تو نکاح ہوا ہے نا تم جیسی عورت کے
ساتھ

جانتی ہو نکاح کسے کہتے ہیں
تم جانتی ہو نکاح انسانوں کا طریقہ ہے - جانور بغیر نکاح کے رہتے ہیں اور رہ سکتے
ہیں -

پر تمہیں کیا آیت مرزا تم تو پہلے بھی کسی کے بستر کی زینت بن چکی ہو اور تم نے
اسکا زمے دار کسے ٹھہرایا

ہاں

مجھے

تو ٹھیک ہے آج

تم میرا بھی وحشی پن دیکھ لو

عید میں مر جاؤں گی پلیز۔۔۔۔۔ میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔۔۔ مجھے میرے ناکے
گئے گناہوں کی سزا مت دو

پر اس وقت عید پر صرف اسکا غصہ سوار ہوتا ہے اور وہ آیت پر دوبارہ جھک جاتا
ہے

زویا اور روحان گھر جانے کے لیے نکلتے ہیں پر روحان گھر جانے کی بجائے گاڑی
ایک ہوٹل کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور زویا کے استفسار پر مسکراتے ہوئے بولتا
ہے

...بیوی میری جان آپ کے لیے سرپرائز ہے

وہ ایک عالیشان ہوٹل کے سامنے گاڑی روکتا ہے اور اسے اپنے ہمراہ لیے ایک
کمرے میں جاتا ہے جو سرخ رنگ کے گلابوں سے سجا ہوتا ہے زویا اسے دیکھ کر
بہت خوش ہوتی ہے اور وہ روحان کا شکریہ ادا کرتی ہے

--روحان

روحان ---- آپ بیمار ہیں --

ہاتھوں کو اسکے سر پر رکھتی وہ فکر سے بولتی ہے --

نہیں بیوی -- بس تمھک گیا ہوں "

تھوڑی دیر سکون چاہتا ہوں آج میں نے نے عادی کی آنکھوں میں بہت کچھ دیکھا
تھا -- آپ بھی آجائیں

زویا خاموشی سے چلتی اسکے نزدیک آگئی تھی وہ بیڈ پر اسکے بہت نزدیک بیٹھی وہ
اسکے چہرے کو ہاتھوں میں لئے اسکی صبح پیشانی پر لب رکھ رہی تھی --
بلکل اسی طرح جس طرح روحان نے ایک دفعہ اسکی بیماری میں اسے پیار کیا تھا
-- اور وہ بہت سکون محسوس کرتی تھی --

روحان آنکھیں کھولے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اس وقت وہ اسے معصوم لڑکی نہیں اپنی بیوی لگ رہی تھی جو اس وقت اسکے بہت قریب بیٹھی اس کی فکر کر رہی تھی۔۔

اور جس پر وہ تمام حق رکھتا تھا اس سوچ کے آتے ہی باقی ساری سوچیں کہیں بہت پیچھے رہ گئیں تھیں۔۔ مدہوشی کے عالم میں ہاتھ بڑھا کر اسے خود سے قریب کرتے وہ باقی سب کچھ بھول رہا تھا۔۔

روحان کیا کر رہے ہیں۔ آپ"

اسکی پھنسی پھنسی سی آواز اسکے سماعت میں گونجی۔۔

شش۔۔ بیوی پلیز۔۔ تھوڑی دیر بس۔۔ پلیز۔۔"

اپنی شدت میں وہ اسے فراموش کر گیا تھا۔۔

- بے خودی جو عمل اس سے سرزد ہوا تھا وہ ہوش میں اس پر یقیناً پچھتانے والا تھا۔۔ اور جو اس نے بدلہ لینے کے لیے پلان بنایا تھا وہ اس نے کچھ سوچنے کے بعد ملتوی کر دیا تھا

....کہنے والے کہتے ہیں

کس کی خاطر لکھتے ہو؟

....کون ہے وہ ماہتاب سا چہرہ

..جس کو چاند سے تشبیہ دے کر

....رات میں چاندنی بنتے ہو

...کون ہے وہ جس کی آنکھوں میں

ہر پل کھولے رہتے ہو.....؟

....کون ہے وہ جس کی باتوں میں

الجھے الجھے رہتے ہو؟

...کہنے والے تو کہتے ہیں

...ہوگی کوئی پری وِش تمہاری

...جس کو خوب سراہتے ہو

...اتنا اُس کو چاہتے ہو

چاہت ہے یا....؟

پاگل پن ہے...؟

..یا پھر یہ سب

....بس اک فن ہے

..اتنا کون بھلا کرتا ہے

کون کسی پہ یوں مرتا ہے ؟

....کہنے والے کب یہ جانیں

....نور ہے وہ بس نور ہے وہ

...کہنے والے یہ کیا جانیں

....میرا تو غرور ہے وہ

...اُسکی خاطر لکھنے کو

....حرف حرف جو بتتا ہوں

....نکھرے سنورے جاتے ہیں

....خود حیران ہوں یار میں خود پہ

.... یہ لفظ کہاں سے آتے ہیں

!!....جو شاعر مجھے بناتے ہیں



صبح اسکی آنکھ کھلتے ہی محصور کن خوشبو نے اسکا استقبال کرتی ہے

- بھاری ہوتے سر کو انگلیوں سے مسلتے ہوئے اس نے آس پاس دیکھا تو اپنے سینے سے لگی زویا پر نظر پڑھتے ہی اسکا دماغ بھک سے اڑا۔۔
اسکا نرم نازک وجود نرمی سے کچھ دور کرتے وہ سر تھام کر اٹھ بیٹھا۔۔

روحان اب خود سے کلام کرتا ہے

یہ کیا کر دیا میں نے۔۔"

ایک ایک کر کے سارا منظر واضح ہوتا چلا گیا۔۔

میں تو بس کچھ دیر آپکے وجود کی نرمی محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔ یہ کیا ہو گیا ہو گیا زویا

اسے اپنا سر درد سے پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

اس نے بے بسی سے زویا کی جانب دیکھا۔۔

اسکے مزید کچھ سوچنے سمجھنے سے پہلے ہی وہ آنکھیں کھولتی اٹھنے لگی تھی۔۔

کچھ محسوس کرتے اس نے اسکی جانب دیکھا۔

۔ اسکی آنکھوں میں اجنبیت تھی۔

- خوف تھا۔۔

حقارت تھی۔۔۔۔

دُرتھا۔۔۔۔

آنسو تھے۔۔۔

غم تھا۔۔۔۔

شکوہ تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سب کچھ تھا بس

محبت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

جو وہ ان آنکھوں میں دیکھنے کا عادی تھا۔۔

روحان زویا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتا ہے

بیوی میری جان۔۔

وہ خود کو دیکھتی کبھی اسے دیکھتی مسلسل نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔

مطلب اسے یاد تھا۔۔

اسکی آنکھوں میں اپنی ذات کا سوالیہ نشان دیکھتے وہ شرمندگی کے گڑھے میں دھنسا جا رہا تھا۔۔

بیوی۔۔ میری جان میری بات تو سنیں آپ۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر اسے تھامنا چاہا۔۔ وہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی تھی اور
کمرے کے دوسرے کونے میں جا کے کوٹھری ہو گئی تھی

زویا۔۔ پلیز میری بات سن لیں ایک بار۔۔ بیوی بس ایک بار۔۔"

روحان اب خود کو ملامت کر رہا تھا

وہ مسلسل نفی میں گردن ہلاتی پیچھے ہٹ رہی تھی۔۔

ایک بار میری بات سن لیں زویا"

-

"

- روحان اس کو اپنی بازوؤں کے حصار میں لیتا ہے

روحان کک کیا کر۔۔"

اسکی سسکی اسکے سماعت میں گونجی۔۔

ایک بار پھر پوری شدت سے اسکی پیشانی پر لب رکھے۔۔۔۔۔

- اور اسے خود سے لگا کر وہ آہستہ الفاظ میں بولتا ہے

-

پچھلے تین سالوں سے آپ میرے سامنے تھیں میری جان۔۔ میرے ساتھ "تھیں۔۔۔۔۔"

آپکا ہنسنا

آپکا بولنا۔۔۔۔۔

روٹھنا

- آپ کی ہر ادا۔۔۔۔۔ ہر عمل آپ کی جانب متوجہ کرتا تھا۔۔۔۔۔

میں نے ضبط کی ہر ممکن کی کوشش کی زویا۔۔۔۔۔

ہر ممکن کوشش کی کہ آپ کی معصومیت سلامت رکھوں۔۔ ان سالوں میں کتنی

ہی بار میرے ضبط کا پیمانہ لبریز ہوا۔۔ کتنی بار میں نے خود پر پھرے

بیٹھائے

میرا خدا گواہ ہے کل رات جو کچھ ہوا وہ لا شعوری میں ہوا۔۔۔۔۔

زویا میں نے ارادتاً نہیں کیا بیوی-----

آپ سے شادی میں نے صرف آپکو اپنے پاس رکھنے کی خواہش میں کی تھی۔۔۔۔۔
میں آپ کا شوہر ہوں۔۔۔۔۔

آپ چوبیس گھنٹے میری دسترس میں قریب رہتی تھی۔۔۔۔۔
 کئی بار آپ بے اختیاری میں خود میرے نزدیک آتی۔۔۔۔۔
 میرے جذبات ابھارنے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔۔۔۔

- میں نرمی سے آپکو دور کرتا خود پر پہرا بیٹھالیتا تھا۔۔ کل مجھے پائریشیا تھا۔۔۔۔۔

۔۔ جسم تھکن سے چور ہو رہا تھا میں سکون چاہتا تھا۔۔۔۔۔

- وہ سکون مجھے میری بیوی میری زویا کی ذات میں ملا ہے -----

کیا میں غلط تھا۔۔۔۔۔

میں نے آج تک یہ ہی سنا ہے جس سے محبت ہو وہ چاہے دکھ

_____ دے

چھوڑ جائے۔۔۔۔۔

بات نہ کرے۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی انسان کو اس کا برا نہیں سوچنا چاہیے۔۔۔۔۔

محبت تو محبت ہوتی ہے۔۔۔۔۔

- سودے بازی نہیں۔۔۔۔۔

ضروری نہیں انسان جس سے محبت کرے۔۔۔۔۔

اسے حاصل کرے کچھ محبتیں لا حاصل بھی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

کیا میں نے ٹھیک کہا ہے۔۔۔

زویا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ میں جو بھی کر لوں سب ٹھیک نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔۔

پر پلیز مجھے معاف کر دیں

روحان یہ سب کہہ کر سخت آواز میں بولتا ہے
اٹھ جائیں اب ہمیں گھر بھی جانا ہے۔۔۔ ایک بات یاد رکھیے گا بیوی۔۔۔۔۔
جب زندگی میں کوئی آپ کے لیے دروازہ بند کر رہا ہو۔۔۔
تو اسے یاد دلائے گا۔۔۔۔۔
کہ۔۔۔۔۔

کنڈی دونوں طرف سے ہوتی ہے۔۔۔۔۔
دروازہ دوسری طرف سے بھی بند کیا جاسکتا ہے۔۔۔
اپنے اندرونی زخم خود رفو کرنے کی عادت بنائیں،۔۔۔
کوئی بھی دوسرا ہاتھ صرف درد بڑھائے گا۔

روحان اپنی رو میں سب کچھ کہہ رہا ہوتا ہے وہ زویا کی خاموشی کو اسکی ناراضی سمجھتا ہے پر جب وہ زمیں سے اٹھتا ہے تو زویا زمین پر گر جاتی ہے جس پر روحان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں اور وہ زویا کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہے



آہٹوں پہ چوکننا کیوں نہ ہوں-----

میں اُس کے آنے پہ حیراں کیوں نہ ہوں---

جس نے پلٹ کر پوچھا نہ کبھی حال دل ---

میں اُس کے حال پوچھنے پہ پریشاں کیوں نہ ہوں---

جس شخص کو ملتی نہ تھی فرصت کبھی بات کی---

آج اُس کی مسلسل گفتگو پہ بدگماں کیوں نہ ہوں۔۔۔

مشکل سوال جان کر چھوڑ گیا تھا ساتھ۔۔۔

اب سوچ رہا ہوں اُسکے لیے آساں کیوں نہ ہوں۔۔۔۔

اس کو بھاتی نہیں تھی میرے چہرے کی رونقیں۔۔۔

اور اب اُسکی نظر میں دلکش و سماں کیوں نہ ہوں۔۔۔

اس کو پسند ہیں زارون اجڑے ہوئے آنگن۔۔

تو اب میں اُس کی خاطر ویراں کیوں نہ ہوں۔۔



یارب العالمین پلیمیری مدد فرما اور سکون قلب عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آیت دعا مکمل کرتی ہے تو اسے نظر انداز کرتے ہوئے باہر جانے لگتی ہے تو اسے
عید بلاتا ہے اور کہتا ہے

میڈم آیت۔۔۔۔۔ تھوڑے گناہ کرتی تو تھوڑی شرمندگی ہوتی نا
کہ تم مجھ سے کم از کم اپنی بے حیا آنکھیں تو ملاپاتیں

عید کے بولنے پر آیت خاموش رہتی ہے اور اسے کوئی بھی جواب نہیں دیتی اس کے جواب نہ دینے پر عید بھڑکتا ہے اور کہتا ہے

سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

یہ سب کر کے تم مجھ سے اپنا رشتہ قائم کرلوں گی۔۔۔۔۔

کبھی ہو ہی نہیں سکتا میں تمہیں اتنی ہی اذیت ہی دوں گا کہ تم کو ختم کرنے پر

مجبور ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔

بالکل اتنی ہی اذیت دوں گا جس میں میں آج ہوں

عید مرزا کے کا غصہ ہونے پر آیت بہت ہی اطمینان اور سکون سے کہتی ہیں

میں کوشش کروں گی کہ آپ کے سامنے اف بھی نہ کروں۔۔۔۔۔

باقی جہاں پر بھی آپ کو لگے کہ میں غلطی پر ہوں تو وہاں مجھے سزا دے سکتے ہیں

میں کبھی منع نہیں کروں گی

آیت کی بات سن کر عدی قہقہہ لگاتا ہے اور اس سے کہتا ہے

تمہیں لگتا ہے ایک میں تمہاری اس تقریر پر خوش ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔

سہارا

سزا تو تمہیں نہیں مجھے مل رہی ہے۔۔۔

جو تم جیسی لڑکی میری زوجیت میں ہے۔۔۔۔۔

جاؤ جا کے چائے بنا کر لاؤ۔۔۔۔۔

یہ تو بنانا آتا ہے نہ تمہیں

آیت اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے چائے بنانے جاتی ہے اور عید اٹھ کر نہانے

جاتا ہے تاکہ تیار ہو کر وہ روحان کی اکیڈمی میں جاسکے

جب آیت چائے بنا کر لاتی ہے تو وہ فارمل سوٹ پہن کر تیار ہو کر صوفے کی
پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند کر بیٹھا ہوتا ہے
آیت عید کے لئے چائے بنا کر لاتی ہے تو وہ سمجھتی ہے کہ عادی دوبارہ سوچکا
ہے تو وہ اسے بلاتی ہیں

عادی چائے-----

عید کے نہ بولنے پر آیت دوبارہ کہتی ہے

عادی آپ کی چائے-----

جس پر عید چڑ کر کہتا ہے

رکھ دیں اس آب حیات کو پی لوں گا

اور میرا سرد باو

آیت پہلے تو حیران ہوتی ہے ہے لیکن اس کی ڈانٹ نہ سننے کے لیے اٹھ کر
اسکا سرد باتی ہے اس کا سرد باتے ہوئے پوچھتی ہے کہ

عادی آپ شروع ہی سے ایسے تھے --- یا پھر -----

عید اسکی بات کو راستے میں ہی لوک کر بولتا ہے

مجھے نہیں لگتا کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا رشتہ موجود ہے جس کی بنیاد پر تم مجھ سے کوئی بھی سوال پوچھو۔۔۔۔

تم وہ کرو جو تمہیں کہا ہ

آیت ایک دم اس کے سامنے آکر پوچھتی ہے
رشتہ --- عادی --- ابھی کل ہی تو نکاح کیا ہے ---
رات کو ہی تو تم نے رشتے کی شروعات کی ہے ---
اور اب مجھ سے ہمارے رشتے کا پوچھ رہے ہو

عید آیت کی آنکھوں میں ڈال کر بولتا ہے اور کہتا ہے

کیا کرو آیت بی بی۔۔۔ عیاشیوں کا جو عادی ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے ان خوبصورت لبوں کو جو چھونا تھا۔۔۔۔۔ کیا کرتا اور ہاں رات کے اندھیرے میں کبھی کبھی بستروں پر رکھیلیں بھی ہوتی ہیں۔۔۔ تم تو جانتی ہونا۔۔۔۔۔

عید کی بات سن کر آیت کو شدید غصہ آتا ہے اور وہ بولتی ہے
کچھ شرم کرو --- عادی

تمہاری بیوی ہوں میں۔۔۔۔۔ تمہاری عزت ہوں۔۔۔۔۔ ناکی رکھیل ہوں۔ تمہاری۔۔۔۔۔
اب آئندہ سے میرے پاس بھی آنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ رکھیل تو مستقل بستر
بدلتی ہے۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ پہلے نوافل کے بیڈ کی زینت بنی۔۔۔۔۔ پھر تمہاری
شاید کل کسی اور کے

اسکے الفاظ پورے کرنے سے پہلے ہی عادی اس دھکیلتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگاتا ہے اور آہستہ لہجے ماعاز میں غراتا ہے۔۔۔۔۔

جان نکال دوں گا تمہاری میں ----- آئندہ ایسی بکواس کیے و-----
کیا بولا قریب نہ آؤں تمہارے----- اب روک کے دکھاؤ مجھے--- یہ کہتے ہی عادی
اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکو لبوں کو جو آپس میں اس نے سختی سے پیوست
کیے ہوئے تھے ایک دوسرے سے آزاد کرواتا ہے اور آیت کی سانسوں میں اس
وقت تک سانسیں منتقل کرتا ہے جب تک آیت کے ہونٹ سے خون نہیں بہتا
اسے پیچھے صوفے پر گراتے ہوئے عادی کہتا ہے

جانتی ہو آیت مجھے تمہارے ان خوبصورت عنابی ہونٹوں سے کوئی خاص لگاؤ
نہیں-----

مجھے تمہارے یہ ہونٹ بہت بڑے اچھے لگتے تھے--- اس کیے اب انکو اچھے لگنے
کے قابل ہی نہیں چھوڑوں گا اس کے کہنے پر آیت عادی کو جواب دیتی ہے

سمجھیں آیت عید کی بات پر عید سے کہتی ہے ----

عیدِ جہاں تک میں جانتی ہو محبت کو محبت تو پاک جزبہ ہے نا
م*

محبت میں انا نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

محبت میں جھگڑا نہیں ہوتس۔۔۔۔۔

محبت اگر ہونے پہ آے تو محبت سجدہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

محبت میں حساب نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

محبت تو بے نیاز ہوتی ہے

محبت میں حزن نہیں ہوتا

محبت میں ملال نہیں ہوتا
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت توکل ہوتی ہے
محبت حبس نہیں ہوتی
محبت موسم نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت ابد ہوتی ہے
محبت شکایت نہیں ہوتی
محبت عادت نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت فطرت ہوتی ہے
محبت بدگمان نہیں ہوتی

محبت پریشان نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آے تو
محبت دھیان ہوتی ہے
محبت تنہا نہیں ہوتی
محبت شکستہ نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آے تو
محبت فتح ہوتی ہے
محبت نحیف نہیں ہوتی
محبت ناتواں نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آے تو
محبت طاقت ہوتی ہے
محبت غافل نہیں ہوتی

محبت کا ہل نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت جاوداں ہوتی ہے
محبت مردہ نہیں ہوتی
محبت افسردہ نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت شہید ہوتی ہے
محبت فنا نہیں ہوتی
محبت بقا نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت محبوب ہوتی ہے
محبت بحث نہیں ہوتی

محبت ضد نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت رضا بہ قضا ہوتی ہے
محبت تھکن نہیں ہوتی
محبت پرشمرده نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت حرارت جان ہوتی ہے
محبت فتنہ نہیں ہوتی
محبت فساد نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت آداب ہوتی ہے
محبت ہوس نہیں ہوتی

محبت عریاں نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت لباس ہوتی ہے
محبت رنجش نہیں ہوتی
محبت سازش نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت آخرش ہوتی ہے
محبت تکلیف نہیں ہوتی
محبت ازیت نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت راحت ہوتی ہے
محبت سزا نہیں ہوتی

محبت دغا نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت وفا ہوتی ہے
محبت آنسو نہیں ہوتی
محبت مسکان نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت شکر ہوتی ہے
محبت قابض نہیں ہوتی
محبت بد دعا نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت دعا ہوتی ہے
محبت جادو نہیں ہوتی

محبت شعبہ نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت معجزہ ہوتی ہے
محبت کذب نہیں ہوتی
محبت کرب نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت حق ہوتی ہے
محبت شکوہ نہیں ہوتی
محبت آہ نہیں ہوتی
محبت ہونے پہ آئے تو
محبت صبر ہوتی ہے
محبت حاصل نہیں ہوتی

محبت لا حاصل نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت قناعت ہوتی ہے

محبت گمراہ نہیں ہوتی

محبت بے راہ نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

محبت چراغ راہ ہوتی ہے

محبت میں نہیں ہوتی

محبت تم نہیں ہوتی

محبت ہونے پہ آئے تو

!!! محبت 'محبت' ہوتی ہے ---

اور ہاں محبت --- محبت ہوتی ہے وہ ہوس نہیں ہوتی ہے عید مرزا



کہاں ملو گی تُم۔؟

تمہیں ایک پھول دینا ہے

تُم سے اک عہد لینا ہے

تمہیں دل دھڑکن جان کہنا ہے

جو جدا کرنے کی ہیں سازشیں

انہیں بے جان کہنا ہے

ہاں تُم سے بہت کچھ کہنا ہے

بتاؤ

کیا محبت میں اک پھول بہت ہوگا

یا پھر تُم چاند مانگوگی

یا پھر میری جان مانگوگی

یا پھر ہمیشہ کا تُم ساتھ مانگوگی

یا پھر ہجر کا عذاب مانگوگی

بتاؤ

کہاں ملوگی تُم۔؟

تمہیں ایک پھول دینا ہے۔



تھوڑی دیر بعد عید روحان کی اکیڈمی کے لیے نکل جاتا ہے روحان کلاس روم میں
لیکچر دے رہا ہوتا ہے جب اس سے کوئی لڑکا سوال پوچھتا ہے
سر جی جو مرض کر لو دل بے قرار رہتا ہے ----- سکون نہیں آتا

تو روحان کہتا ہے

نماز قائم کرو

اور وہ لڑکا روحان کی بات سن کر جواب دیتا ہے

میں نماز پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی سکون نہیں آتا

روحان اس بندے کی بے دھیانی دیکھ کر غصے سے داڑھتا ہے

جب آپ کا دیہان میری بات پر ہے ہی نہیں-----

تو پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں-----

آپ نماز میں اپنا سارا دھیان نماز میں رکھتے ہیں----

روحان کی بات سن کر وہ لڑکا بولتا ہے

میں سمجھا نہیں میرا فوکس آپ کی بات پر ہی تھا-----

اس لڑکے کی بات سن کر دوسرے لڑکے بھی اس کی حمایت کرتے ہیں

یس سر اس نے اس طرح کوئی بھی بات نہیں کی جو آپ اسے اس طرح ڈانٹ رہے ہیں

روحان اب سنجیدہ ہو کر بولتا ہے

اوکے --- تو کون کون کہتا ہے کہ یہ صحیح ہے --- اور میں نے غلط بات کی ہے ---

وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں ---

اور میں کسی سے بھی وضاحت مانگ سکتا ہوں کہ اس نے ہاتھ کیوں کھڑا کیا ---

ایک لڑکی کے سوا تقریباً سب ہی ہاتھ کھڑے کرتے ہیں تب روحان لڑکے کو اور اس لڑکی کو ان کی نشستوں پر واضح ہونے کا کہتا ہے

وہ پہلے لڑکے سے کہتا ہے -

جی تو وہ کیسے صحیح ہوا۔۔۔۔۔

وہ لڑکا بولتا ہے

سر۔۔۔ آپ نے نماز پڑھنے کا بولا۔۔۔ تو اس نے بھی یہ ہی کہا کہ نماز پڑھنے
کے بعد بھی سکون نہیں۔۔۔ اپنی بات کو تو
اس نے بالکل صحیح کہا

اب روحان اس لڑکی کی طرف دیکھ کر بولتا ہے جس اکیلی لڑکی نے ہاتھ کھڑا نہیں کیا ہوا تھا

And you Miss.....

Why you not raise your hand.

Give explanation to class

وہ لڑکی روحان کی طرف دیکھتے ہوئے بولتی ہے

جی ----- تو انہوں نے ابھی لفظ پڑھنا نہیں بولا ---

بلکہ قائم کرنا بولا تھا۔ -----

جبکہ انہوں نے بولا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ---

پڑھنا اور قائم کرنا دونوں الفاظ میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے -----

نماز پڑھنے سے مراد ہے کہ 1 دن میں 5 نمازیں پڑھنا -----

اور کسی دن 4 یا 3 کبھی کبھار 1 یا 2 نمازوں کا مس ہو جانا۔۔۔۔۔
جبکہ نماز قائم کرنے سے مراد ہے کہ آپ ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔
یا بیمار ہوں۔۔۔۔۔ آپ ہر حال میں اپنے دل سے نماز کو ادا کریں۔۔۔۔۔ اسے
پڑھے نہیں

اب آپ لوگ پوچھیں گے۔۔۔۔۔ ادا کرنا اور پڑھنا۔۔۔۔۔
ایک ہی تو ہوتا ہے

تو نہیں
نماز پڑھنا۔۔۔۔۔ مطلب کہ جسمانی حرکت کرنا اور عربی کو پڑھتے جانا۔۔۔۔۔
اور ہر رکعت میں 2 سجدے جانا۔۔۔۔۔
دفعہ رکوع جانا۔۔۔۔۔ 1

اور لمبا قیام کرنا۔۔۔۔

اور ان باتوں پر دھیان رکھنا کہ ہمیں ابھی یہ تو پڑھنا ہے۔۔۔۔۔

یہ کام تو کرنا ہے۔۔۔۔

کپڑے تو بدلنے ہیں۔۔۔۔۔

کپڑے ابھی استری بھی کرنے ہیں۔۔۔۔۔

کالج کا کام تو لکھنا ہے۔۔۔۔

اسے یاد کرنا ہے۔۔۔۔

خلاصہ یہ کہ ہم زبان سے تو نماز پڑھتے ہیں۔۔۔۔

پردل و دماغ سے نہیں

جبکہ ادا کرنے سے مراد ہے آپ کا ہر عضو۔۔۔۔۔

ہر عمل -----

ہر حرکت -----

آپ کی آپ کے پروردگار سے وابستگی دیکھائے -----

بس یہ فرق ہے نماز ادا کرنا اور پڑھنے میں -----

اور نماز پڑھنے میں - اور قائم کرنے میں

اپنی بات ختم کر کے وہ سپاٹ لہجے میں پوچھتی ہے

Can I go now on my seat

تب روحان کہتا ہے -- جی



مجھے دوش دے

الزام دے

مگر اپنے ساتھ

اک شام دے

میں اسی میں

زیست سمیٹ لوں

ہر شام اسی میں دیکھ لوں

یہ کھیل میری حیات کا

یہ تماشہ میری ذات کا

مجھے ہے قبول میرے ہمسفر

مجھے اس کھیل میں مات دے

کوئی راگ ایسا چھیڑ آج

جو زندگی کا

احساس دے

کوئی روشنی کی نوید ہو

کوئی چراغ ہو

امید ہو

جسے دیکھ کر احساس ہو

جسے سن کے ہر اک

داد دے

میرے چارہ گر

تیری چاہ میں

میری چاہتیں ہوئیں گمشدہ

میرے ہمسفر

اس سفر میں

میرے پاؤں زخمی ہو گئے

یوں تو ہر خوشی

میرے پاس ہے

مگر دل میں کوئی

پیاس ہے

میں خوش تو ہوں

میرے رازداں

مگر مجھ میں کوئی

.... اداس ہے

مگر مجھ میں کوئی

..... اداس ہے



عید کے جانے کے بعد آیت کمرہ اور گھر صاف کرتی ہے اور پھولوں کو اٹھا کر بے
دردی سے نیچے گرا دیتی ہے ----- اور خود سے عہد کرتی ہے

عید مرزا چاہے تم جو مرضی کر لو ----- ہر 1 دن تمہیں حساب دینا ہی پڑے،،
کا

آیت کو بھوک محسوس ہوتی ہے تو وہ کچن میں جا کر اپنے لیے چائے بناتی ہے
لیکن جب وہ چائے پینے لگتی ہے تو اس سے چائے پی ہی نہیں جاتی اسکے ہونٹوں
سے دوبارہ خون بہنا شروع ہو جاتا ہے ----- اور وہ غصے سے چائے کا کپ اٹھا کر
نیچے پھینکتی ہے اور روتے ہوئے بولتی ہے

I hate you adeed mirza

Hate you so much

تب ہی دروازے پر دستک ہوتی ہے اور وہ دروازہ کھوکھلی ہے اور اسکے سامنے دو
شخص کڑھے ہوتے ہیں-----



!! کبھی تو مل پہلی ملاقات کی طرح
!! بگڑا ہی کیوں رہتا ہے حلات کی طرح
!!! وہ جو ایک شخص لگے مجھے جان سے بھی پیارا
!!! وہ وقت تو دیتا ہے لیکن خیرات کی طرح



یہ سچ ہے یہاں شور زیادہ نہیں ہوتا
گھر بار کے بازار میں پر کیا نہیں ہوتا

جبر دل بے مہر کا چرچا نہیں ہوتا
تاریکی شب میں کوئی چہرہ نہیں ہوتا

ہر جذبہ معصوم کی لگ جاتی ہے بولی
کہنے کو خریدار پرایا نہیں ہوتا

عورت کے خدا دو ہیں حقیقی و مجازی
پر اس کے لیے کوئی بھی اچھا نہیں ہوتا

شب بھر کا ترا جاگنا اچھا نہیں زہر آ
پھر دن کا کوئی کام بھی پورا نہیں ہوتا



روحان کی بات پر لڑکا شرمندگی سے بولتا ہے

نہیں آتی۔۔۔۔۔ اس طرح ترجمہ سے نماز نہیں آتی۔۔۔۔۔ سر جی۔۔

تب روحان بولتا ہے
اوکے۔۔۔ بیٹھیں

کلاس کی طرف متوجہ ہو کر بولتا ہے

جب آپ کو پتہ ہی نہیں کہ کیا اگلے سے کیا بات کر رہے ہیں -----

تو آپ کو کیا دلچسپی ہوگی مثال کے طور پر -----

وہ جو کہہ رہی تھی کہ انکو اسکا علم تھا وہ جانتی تھیں کہ کہاں کس لفظ کو کس طرح سمجھانا ہے وہ اپنا بیسٹ دے کر مطمئن تھی بالکل اسی طرح جب آپ کو نماز کا

ترجمہ آتا ہوگا۔۔۔۔

اس کا مطلب پتا ہوگا تو تب آپ کو بھی پتہ ہوگا۔۔۔۔۔

کہ آپ اپنے رب سے کیا بات کر رہے ہیں ---

کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

کیا مانگ رہے ہیں۔۔۔۔۔

امید ہے میری بات آپ لوگوں کو سمجھ آگئی ہوگی۔۔۔۔

تب ہی اس کی نظر دروازے میں کڑھے عید پر پڑتی ہے تو وہ کہتا ہے

عادی یار تو کب سے کھڑا ہے آجا اپنی نشست سنبھال لے
عید کو آتے دیکھ کر اس کے سنوڈنٹس اسے مبارکباد دیتے ہیں اور کہتے ہیں

سر بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔

اصولاً تو آپ کو چھٹی پر ہونا چاہئے تھا۔۔۔۔۔۔۔

مگر آپ نے ہماری بھی پرواہ کی۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ

عید صرف ہممم کرنے پر اکتفا کرتا ہے اور بولتا ہے۔

کلاس میں سے ایک لڑکی روحان کو مخاطب کرتے ہوئے بولتی ہے

سر ----

.....آج آپ نماز کا ترجمہ روز کا مفہوم بتا دیں ---

اور میرے ایک سوال کا جواب دے دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی

روحان لڑکی کی بات سن کر جواب دیتا ہے

جی ضرور کیوں نہیں

جس طرح ہم سب جانتے ہیں کہ جس کو نماز کا ترجمہ و تشریح نہیں آتی اس کا نماز میں زیادہ دل نہی لگتا اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہمیں نماز کے ترجمے کو سیکھیں سب سے پہلے ہم ثناء کا ذکر کرتے ہیں

ثناء

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ

اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں، تیری تعریف کرتے ہیں، تیرا نام بہت *
برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق
* نہیں

پھر

* تعوذ *

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

* میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا / مانگتی ہوں *

* تسمیہ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

* اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے *

* سورة الفاتحه *

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ

○ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ

تمام خوبیاں تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا*
○ ہے

○ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے

○ روزِ جزا کا مالک ہے

○ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

○ ہمیں سیدھا راستہ دکھا

○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا

*○ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے (اور نہ) ہی (گمراہوں کا

* سورة الاخلاص *

○ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

○ اللهُ الصَّمَدُ

○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

○ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

○ آپ فرما دیجئے : وہ اللہ ہے جو یکتا ہے *

○ اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے

○ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے

* ○ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے

* رکوع *

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

* پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا *

* قومه *

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

* اللہ تعالیٰ نے اس بندے کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی *

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ .

* اے ہمارے رب ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں *

* سجدہ *

سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْعَلِيِّ .

* پاک ہے میرا پروردگار جو بلند تر ہے *

*** تشہد ***

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

،ترمذی، الجامع الصّحیح، ابواب الدعوات، باب فی فضل لا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّهِ

تمام قوی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو*
اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام
ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
*حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

درحقیقت "التَّحْرِیَّاتُ" اس مکالمے کا اس بات کا ایک حصہ ہے
 ﷺ محمد محبوب کے اس اور العزت رب اللہ معراج دوران جو
 کے مابین کلام ہوا جو ان کے درمیان بات ہوئی

'جب حضرت محمد ﷺ اللہ رب العزت سے ملے تو آپ ﷺ نے
 اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ 'نہیں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کوئی اس ذات کو کیسے سلام کہے
 کہے جو بذات خود پیکر سلام ہے ؟
 خالق کا سلامتیوں ساری کیونکہ سکتے کر نہیں سلام اسے ہم
 وہ خود ہے۔۔۔

کیونکہ انہوں نے ہی زمین بنائی ہمیں بنایا

:- لہذا رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا

آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے "ہمیں" بھی اس جواب میں شامل کیا، اور اللہ کے صالح بندوں پر)

سن مکالمہ یہ مابین کے ﷺ حبیب کے اس اور عزوجل اللہ کر فرشتوں نے کہا

لَوْ سُرَوْ هُدْبَعَا دَمَحْمَنَّا دُهُشَاوُ ۖ هُلَّالَالَا ۖ هَلَّا لَانَ أَدُهُشَا

میں اور، نہیں معبود کوئی سوا کے اللہ کہ ہوں دیتا گواہی میں اسکے اور بندے کے اللہ ﷺ محمد حضرت کہ ہوں دیتا گواہی پیغمبر ہیں۔۔۔۔۔

التحیات سے آگے بڑھے تو درود ابراہیمی آتا ہے

*** درودِ ابراہیمی ***

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو، تین یا چار رکعت والی نماز کے قعدہ اخیرہ
:میں ہمیشہ درود ابراہیمی پڑھتے تھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ
حَمِيدٌ مُجِيدٌ.

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

اے اللہ! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل*
پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل
*پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے

اے اللہ! تو برکتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی *
 آل پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان
 کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے

دعائے ماثورہ

درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے

○ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ
 ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے *

رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے

اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) (اور دیگر سب

.... مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہوگا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور سب مسلمانوں کو پانچ وقت کی نماز پڑھنے کی سعادت

نصیب فرمائے آمین ثم آمین یا رب العالمین

-
-
-
-

اسکے علاوہ آپکا سوال بھی تھا ایک

وہ لڑکی اب جھجکتے ہوئے پوچھتی ہے
سر جی۔۔۔ جو آجکل کے ناکام عاشق ہیں ان پر روشنی ڈالیں

روحان اس لڑکی کی بات کو سن کر مسکراتا ہے اور اسے سراہتا ہے
، شاباش۔۔۔۔ آجکل کے عاشق پوری رات فون پر لمبی گفتگو کریں گے

پورا دن واٹس اپ، فیس بک پر چیٹنگ آن لے۔۔۔

دل والے امیجز سینڈ کیئے جارہے ہیں،۔۔۔۔۔

رومینٹک سٹیٹس لگائے جارہے ہیں۔۔۔

اور معاملات صرف یہاں تک محدود نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ باقاعدہ ملاقاتیں کی جارہی ہیں،

پارکس اور ریسٹورنٹ بھرے پڑے ہیں،۔۔۔،

ہاتھوں میں ہاتھ پکڑے جارہے ہیں،۔۔۔۔۔

نظروں سے نظریں ملائی جارہی ہیں،۔۔۔۔۔

تحفے تحائف دیئے جارہے ہیں

ایک دوسرے سے پیار کی قسمیں اور وعدے کیئے جارہے ہیں،۔۔۔

میں تمہارے بغیر نہیں جی سکتا،۔۔۔۔۔

میں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتی۔۔۔۔۔

تم سے میری سانسیں ہیں،۔۔۔۔۔

جس شخص کے لیے اپنے والدین کو ناراض کیا،-----
جس شخص کے ساتھ ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھائی---
آج وہ ایک لمحے میں مجھے چھوڑ گیا۔---

ایسے کیسز سے ہمارا معاشرہ بھرا پڑا لے-----
ہر دوسرے گھر میں روڈ کے عاشق بیٹھے ہیں-----،
میں فلاں سے محبت کرتا ہوں
میں فلاں سے پیار کرتی ہوں اور جب انکی محبت انکا عشق ناکام ہو جاتا ہے تو کچھ
،وقت تک دیوداس بنے گھومتے ہیں کہ فلاں نے مجھے دھوکہ دیا
،فلاں نے میرے ساتھ غلط کیا
،فلاں نے میری زندگی خراب کی
،فلاں نے میری عزت خراب کی

یہ سب مرد ایک جیسے ہوتے ہیں،۔۔۔
عورت میں کبھی وفا نہیں ملے گی،۔۔۔
یہ چند مخصوص جملے ہر ناکام عاشق کی زبان پر ہوتے ہیں۔۔۔۔
اتنا ہی نہیں ساتھ ہی ساتھ یہ لوگ نصیب کو بھی نہیں بخشے۔۔۔،
نصیب کو بھی کو سنا شروع کر دیتے ہیں،
اور بعض لوگ تو شرکیہ شاعری پر اتر آتے ہیں۔۔۔
سامنے والے کے سامنے خود کو مظلوم اور دکھی بنا کر رکھتے ہیں۔۔۔،

بندا پوچھے تمہیں کہا کس نے تمہا کہ اسکے اندر گھسو؟
کس نے کہا تمہا فون پر اتنی لمبی کچھیاں لگاؤ؟
کس نے کہا تمہا پیار کی قسمیں کھاؤ، وعدے کرو؟
کس نے کہا تمہا ملاقاتیں کرو

تم مسلسل اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی میں مصروف رہے،---

تم مسلسل اپنی من مانی میں مصروف رہے۔---

تم مسلسل بے حیائی و بے شرمی میں مصروف رہے۔---

تم مسلسل والدین کی نافرمانی میں مصروف رہے۔---

اور آج جب نتیجہ نکل کر سامنے آیا ہے تو خود کو مظلوم بنائے پیش کرتے ہو۔---

نصیب کو کوستے ہو۔---

تمام مردوں کو ایک جیسا کہتے ہو۔---

تمام عورتوں کو بیوفا کہتے ہو۔---

رونا بند کر دیں وہ لوگ اور تسلیم کریں یہ سب انکے اپنے غلط کاموں کا نتیجہ ہیں۔

کہ انکو سمجھانے کے لیے درجنوں آیات اتری۔

سینکڑوں احادیث آئی۔

لیکن وہ سب سے منہ پھیر کر بے شرمی اور بے حیائی کے پیکر بنے رہے۔---

اس نے اپنی حقیقی بیوی کی محبت کسی اور پر نہچھاور کر دی، --- ،
تم نے اپنے حقیقی شوہر کا پیار کسی اور کے ساتھ بانٹ دیا

اور ان سب کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خوبصورت زندگی تو دور خوبصورت زندگی کے تصور سے
بھی محروم ہو چکے ہوتے ہیں۔---

اتنی گہرائی سے بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ عقلمند شخص وہ ہے جو اپنی

عزت --- ا

پنی حیا ---

اپنی پاک دامن ---

اپنی محبت ---

اپنا پیار ---

اپنے نکاح والے ساتھی کے لیے بچا کر رکھے۔۔

یہ غیر محرم سے تعلق 100 فیصد دنیا و آخرت کی تباہی ہے۔۔،

اگر عاشق شادی میں کامیاب ہو بھی جاتے ہیں تو شادی کے بعد بے پناہ ،
مسائل کا سامنا اس بنا پر ہوتا ہے کہ شادی سے پہلے دونوں رابطے اور ملاقاتیں
کر چکے ہیں۔۔۔۔۔

وہ برکت ہی ختم ہو جاتی ہیں۔۔،

کورٹ میں جا کر دیکھیں تو 75 فیصد طلاق کے کیسز عشقیہ جوڑوں کے موجود ،
ہیں۔

شادی ہمیشہ ان لوگوں کی کامیاب ہوتی ہے جو حیا اور شرم والے ہوتے ہیں۔۔۔
"یہ غیر محرم سے عشق و تعلق انکو کہیں کا نہیں چھوڑتا"

عشق میں ناکامی کے بعد کہتے ہیں

"زندگی موت سے زیادہ اذیت دیتی"

میں حیران ہوں موت سے پہلے لوگ موت

کی اذیت کیا ہے ----- کیسے جان لیتے؟

پتا نہیں لوگ یہ بات کیوں بھول جاتے کہ ان کی

زندگی کی کتاب ان کی برداشت کی طاقت سے

زیادہ تلخ نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کو اس نے لکھا ہے جو ان سے ستر ماؤں سے

زیادہ پیار کرتا۔۔ وہ کبھی بھی اسکی برداشت سے پہلے ظلم نہیں کرتا



اسے کہنا

محبت میں کسی کو اپنی عادت ڈال کر یوں چھوڑ دینے پر

اچانک سے تعلق توڑ دینے پر

یہاں قانون قاضی اور عدالت کچھ نہیں کہتے مگر یہ قتل ہوتا ہے
اسے کہنا میرے قاتل

جدائی کی کدالوں سے جو تم نے قبر کھودی تھی
وہاں میں خاک کے نیچے ابھی تک سو نہی پایا
یہ ایسا داغ ہے جس کو ابھی تک دھو نہیں پایا
اسے کہنا

اگر وہ لوٹ کر واپس کبھی آئے
تو میری خاک کے زروں پہ یہ احسان کرنا
دوبارہ پھر کسی انسان کی ہنستی ہوئی دنیا کونہ ویران کرنا
اسے کہنا

وفا کے سر کو پتھر سے کبھی پھوڑا نہیں کرتے
محبت ڈال کر دل میں اسے توڑا نہیں کرتے

کسی کا ہاتھ تھا تو اسے چھوڑا نہیں کرتے



جب آیت دروازہ کھولتی ہے تو سامنے عید کا بھائی اور والد کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔
مطلب حدید اور احمد صاحب

آیت انہیں سلام کر کے۔۔ انہیں اندر آنے کا راستہ دیتی ہے۔۔
تو وہ آیت سے عید کے بارے میں پوچھتے ہیں

عادی بھائی کدھر ہے۔۔۔۔۔ بھابھی

حدید کے پوچھنے پر آیت بولتی ہے کہ

وہ صبح تیار ہو کر چلا گیا تھا۔۔۔ اور کہاں گیا ہے۔۔۔ یہ نہیں پتا

احمد صاحب یونیفارم میں سوٹڈ بوٹڈ حید کو دیکھتے ہوئے بولتے ہیں

حادی۔۔۔۔۔ جاؤ بھابھی کے لیے میڈیسن لے کر آؤ

آیت فوراً ہی جواب دیتی ہے

اسکی ضرورت نہیں ہے ماموں۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں

حید بولتا ہے

ضرورت ہے۔۔۔۔۔ بھابھی ڈونٹ وری سب ٹھیک ہو جائے گا

حیدر کے جانے کے بعد احمد صاحب آیت سے بولتے ہیں

بیٹا میں اسے سمجھانے کی کوشش کروں گا۔۔۔۔۔ کہ تم سے اپنا رویہ ٹھیک رکھے

آیت احمد صاحب کی بات پر اپنا جھکا ہوا سر اٹھاتی ہے اور بولتی ہے

نہیں ماموں جان ---- میں ٹھیک ہوں اور انکا رویہ بھی ٹھیک ہے

حیدر باہر سے آتے ہوئے بولتا ہے

جی بابا بھابھی ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں۔۔۔

کہ انکا رویہ ٹھیک ہے۔۔

بھابھی آپکا زخمی چہرہ۔۔۔

زخمی ہونٹ۔۔۔

وہ ٹوٹا ہوا کپ۔۔۔۔۔

آپکی بھگی ہوئی آنکھیں کیوں کہہ رہی ہیں کہ کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے

احمد صاحب حدید کو کہتے ہیں کہ وہ عید کو کال ملا کر اسے سمجھائے کہ آیت کے

ساتھ اپنا رویہ ٹھیک رکھے

جی بابا جانی۔۔۔۔۔

جب آیت دروازہ کھولتی ہے تو سامنے عید کا بھائی اور والد کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔
مطلب حدید اور احمد صاحب

آیت انہیں سلام کر کے۔۔ انہیں اندر آنے کا راستہ دیتی ہے۔۔
تو وہ آیت سے عید کے بارے میں پوچھتے ہیں
عادی کدھر ہے۔۔۔۔۔ بھابھی



.... کہنے والے کہتے ہیں
کس کی خاطر لکھتے ہو؟
.... کون ہے وہ ماہتاب سا چہرہ
.. جس کو چاند سے تشبیہ دے کر

....رات میں چاندنی بنتے ہو
...کون ہے وہ جس کی آنکھوں میں
ہر پل کھولے رہتے ہو.....؟
....کون ہے وہ جس کی باتوں میں
الجھے الجھے رہتے ہو؟
...کہنے والے تو کہتے ہیں
...ہوگی کوئی پری وِش تمہاری
...جس کو خوب سراہتے ہو
...اتنا اُس کو چاہتے ہو
چاہت ہے یا....؟
پاگل پن ہے...؟
..یا پھر یہ سب

.... بس اک فن ہے

.. اتنا کون بھلا کرتا ہے

کون کسی پہ یوں مرتا ہے ؟

.... کہنے والے کب یہ جانیں

.... نور ہے وہ بس نور ہے وہ

... کہنے والے یہ کیا جانیں

.... میرا تو غرور ہے وہ

... اُسکی خاطر لکھنے کو

.... حرف حرف جو بتتا ہوں

.... نکھرے سنورے جاتے ہیں

.... خود حیران ہوں یار میں خود پہ

.... یہ لفظ کہاں سے آتے ہیں

!!.....جو شاعر مجھے بناتے ہیں



آیت حدید کو کال ملاتے ہوئے دیکھ کر ملتجاء انداز میں بولتی ہے۔۔۔۔

پلیز ماموں جان۔۔۔

میں انکو سنبھال لوں گی۔۔۔۔

کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ پلیز

حدید آیت کی بات سن کر احمد صاحب کی طرف دیکھتا ہے جو اسے دیکھ کر شانے

اچکاتے ہیں

تب حدید بولتا ہے

بھا بھی --- وہ میرے بھائی ہیں اور آپ میری بہن ----- جیسے آپکی
مرضی -----

پر جب بھی آپکو میری ضرورت ہوئی تو بتائیے گا -----
اللہ آپکے حق میں بہتر کرے گا کیونکہ

ان اللہ مع الصابرین

ترجمہ :- بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

اللہ حافظ --- بھا بھی جان



زویا گزرتے دنوں کے ساتھ نارمل ہونے کے بجائے مزید ڈپریشن میں جا رہی تھی۔۔۔

اسے اپنے آپ سے کوفت ہونے لگی تھی۔۔۔
چند ہفتوں سے اسکی طبیعت میں بے چینی تھی۔۔۔ جی جیسے وہ خود ہی سمجھ نہیں پا رہی تھی

۔۔۔
اس دن کے بعد زویا روحان سے دور رہنے لگی تھی۔۔۔۔
جب کبھی بھی روحان سامنے آتا
تو وہ ادھر سے غائب ہو جاتی۔۔۔۔۔

کمرے میں تب آتی جب روحان سو جاتا تھا

ایک دن کافی رات کو زویا روحان کا انتظار کر رہی ہوتی ہے ---
جب اس سے روحان سخت لہجے اور غصے میں پوچھتا ہے

آج آپکو میری یاد کدھر سے آگئی-----



ویسے ہی خیال آگیا ہے
یاد دل میں ملال آگیا ہے
آنسو جو رکاوہ کشت جاں میں
بارش کی مثال آگیا ہے

غم کو نہ زیاں کہو کہ دل میں
اک صاحب حال آگیا ہے
جگنو ہی سہی فصیل شب میں
آئینہ خصال آگیا ہے
آدیکھ کہ میرے آنسوؤں میں
یہ کس کا جمال آگیا ہے
مدت ہوئی کچھ نہ دیکھنے کا
آنکھوں کو کمال آگیا ہے
میں کتنے حصار توڑ آئی
جینا تھا محال آگیا ہے



روحان کی حیدر سے لڑائی ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے روحان کافی غصے میں اپنے کمرے میں رات گئے داخل ہوتا ہے۔۔۔۔۔

پر وہاں پر زویا کو جاگتے دیکھ کر انتہا کی حیرت ہوتی ہے روحان بیزارگی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

اب تک کیوں جاگ رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔
میری یاد کدھر سے آگئی تھی

زویا روحان کو مخاطب کرتے ہوئے بولتی ہے

وہ مجھے آپ سے۔۔۔۔۔۔۔

روحان اسکی طرف دیکھتے ہوئے اس کے الفاظ دہراہتا ہے

جی۔۔۔ جی آپ کو مجھ سے۔۔۔۔۔

زویا گہرا سانس خارج کر کے ایک ہی سانس میں بولتی ہے ہے
مجھے آپ سے ضروری بات ہے اگر آپ کے پاس ٹائم ہے۔۔۔

روحان صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولتا ہے

ٹھیک ہے۔۔۔ آپ بولیں سن رہا ہوں میں۔۔۔۔۔

پر یاد سے بات ایسی کر لے گا جس کو میں برداشت کر سکوں۔۔۔۔۔

کوئی ایسی ویسی غلط بات نہ کر لے گا۔۔۔۔۔
کیوں کہ آپکی اور آپکے بھائی کی بات ایک ہی جگہ پر ختم ہوتی ہے زویا

زویا کو روحان سے ڈر بھی لگ رہا ہوتا ہے کہ پتہ نہیں وہ کس طرح کا ریکشن دے گا
پر وہ سب کچھ اوپر والے پر ڈال کر بولنے کی کوشش کرتی ہے

وہ۔۔۔۔۔ وہ

اب کی بار روہان بے چاگی سے بولتا ہے

کیا وہ۔۔۔ وہ لگائی ہوئی ہے یار۔۔ بولنا ہے تو بولیں
زویا بولتی ہے

مجھے ہسپتال جانا ہے -- میڈیسن لینی ہے

روحان زویا کی طرف پریشانی سے دیکھتے ہوئے بولتا ہے

کیوں ---

- خیریت ہے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ ----

اسے اس طرح پریشان دیکھ کر زویا سکون سے بولتی ہے
میں ٹھیک ہوں طبیعت ٹھیک ہے

روحان ایک نظر زویا پر اور دوسری نظر پیپر پر ڈالتا ہے
جیسے جیسے وہ پیپر پر لکھا ہوا پڑھتا ہے ویسے ویسے اس کے تنے ہوئے اعصاب
ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور وہ خوش ہوتے ہوئے زویا سے پوچھتا ہے

really zoya

I'm so. So so so so much happy.....

it's a good news for us

آپ نے تو میری ساری ٹینشن ہی دور کر دی ہے۔۔۔۔
آپ نے گھر والوں کو بتایا۔۔۔۔۔

وہ زویا کو بازو کے حصار میں لیتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے تو زویا نہ میں سر کو ہلاتی ہے تو روحان اسکی بازو کو پکڑتے ہوئے بولتا ہے ---

تو چلیں سب کو بتاتے ہیں اور ہاں۔۔۔۔۔

اس حالت میں کوئی بھی میڈیسن نہیں لینی چاہیے بس آپ کچھ ہسپتالی چیزیں
کھائیں۔۔۔۔۔

زویا اپنی بازو چھڑوا کر بولتی ہے

روحان --

روحان زویا کو پیار سے جواب دیتا ہے۔۔۔۔

جی روحان کی جان۔۔۔۔۔

ایک ہی سانس میں بول دیتی ہے۔۔۔

مجھے یہ بچہ نہیں چاہیے اس لیے لینی ہے مجھے میڈیسن۔۔

نہیں بننا ابھی اس عمر میں ماں مجھے۔۔۔

نہیں خیال رکھ سکتی ہوں

روحان کا تو دماغ گرم ہو جاتا ہے اور وہ چلاتے ہوئے بولتا ہے

are you got mad----- damn it

آپ اتنے سکون سے کہہ رہی ہیں جیسے-----
یہ چھوٹی سی چیز ہے جسے آپ ضائع کرنے کی بات کر رہی ہوں-----
آپ کو نہیں چاہئے پر--- مجھے میرا بچہ چاہیے--
ہر حال میں--- سنا آپ نے---

روحان اپنے آپ کو پر سکون کرنے کی کوشش کرتا ہے

جو بھی ہے یاد رکھیے گا خدا کی قسم اگر میرے بچے کو کچھ بھی ہوا-----
تو میں آپ کی جان لے لوں گا اور ہاں ضروری اطلاع دینا بھول گیا---
- آپ کے بھائی نے حکم صادر کیا ہے تو جلد ہی آپکو چھوڑ دوں گا-----

یاد رکھئے گا اگر میرے بچے کو کچھ ہوا تو آپ کی زندگی کو جہنم بنا دوں گا۔۔۔
مزید یہ کہ کل گھر اچھے صاف ہونا چاہیے آخر آپکے مجازی خدا خدا کی دوسری بیوی
آ رہی ہیں۔۔۔

دوسری بیوی کا نام سن کر زویا کو بہت غصہ آتا ہے
پر وہ اپنے درد اور غصے کو چھپاتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔

اوہ اللہ آپکو خوشیوں بھری زندگی نصیب کرے۔۔۔۔
آپ چاہے 1 کی بجائے 3 شادیاں کریں پر مجھے یہ بچہ نہیں چاہیے۔۔۔۔۔
جو آ رہیں ہے اس لے لینا اپنی اولاد۔۔۔
مجھے نہیں چاہیے نہ ہی نہیں کر سکتی ہو

روحان اس نازک سی لڑکی کی آنکھوں میں آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے

Not a bad idea...

But I want mine baby...

Understand mine wife

ارے مجھے ایک بچہ تھوڑے ہی چاہیے کم از کم 13 سے 14 تو ہوں

وہ معصوم سی لڑکی 13 سے 14 بچوں کی تعداد پر اپنا منہ کھول دیتی ہے۔

اور غصے سے بولتی ہے۔۔۔

--14۔ بہت کم ہیں کم از کم تو 200 سے 300 تک تو ہوں۔۔13

تب روحان اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھ کے بولتا ہے۔۔۔

اس لیے 50 تو تمہیں ہی پیدا کرنے ہوں گے نا جان

روحان کی بات سے تنگ آکر زویا بولتی ہے

روحان پر۔۔۔

روحان اب سرد مہری سے اسکی بات کاٹ دیتا ہے

No more discussion now zoya

آپکو پتہ ہے "انت الحیاء" کا مطلب....؟ کیا ہے زویا

زویا نا سمجھی سے روحان کو دیکھتی ہے

"اس کا مطلب ہے "تم زندگی ہو میری

زندگی پتہ ہے کسے کہتے ہیں.....؟

"سانس لینے کو"

..... نہیں

"زندہ رہنے کو"

..... نہیں

"تمہاری آواز کو"

"تمہاری دید کو"

"تمہیں کہتے ہیں زندگی"

تم ہو "انت الحیاء [LRI] ----"

میں تمہارے بنا کچھ نہیں ہوں زویا -----

اور آپکے وجود میں میرے بچہ پل رہا ہے تو پھر کیسے آپکو یہ اجازت دے دوں آپکو



جب سے عید اور آیت کی شادی ہوئی تھی آیت نے انجیکشن لگانے شروع کر لیے تھے -----

اس سے ایک دفعہ انسان کو سکون مل جاتا لیکن وہ رفتہ رفتہ انسان کے جسم کو کھوکھلا کر دیتا اور انسان اس سے مر بھی سکتا تھا



عید جب گھر آتا ہے تو دیکھتا ہے کہ ہر طرف چیزیں بکھری پڑی تھی۔۔

لاؤنج میں چیزیں ٹوٹیں ہوئی تھیں۔

وہ اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے تو کمرہ تو گویا جہنم کا سماں پیش کر رہا ہوتا ہے

کیا مصیبت ہے آیت۔۔۔۔

کیوں ادھر ماتم کا سماں بنایا ہوا ہے۔۔۔

جیسے کوئی اجر گیا ہو۔

آیت اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولتی ہے

آباد کون ہوا ہے۔۔۔

تم سے شادی کر کے تو میں اصل معنوں میں برباد ہوئی ہوں میں۔۔۔۔۔

جو تم سے کبھی محبت کی تھی۔۔۔۔

عید اپنے سر میں ہونے والی شدید قسم کی درد سے پریشان ہوتا ہے وہ آیت پر ایک نظر ڈال کر بولتا ہے

یہ تو نصیب کے کھیل ہیں۔۔۔۔۔

کس کی کہاں شادی ہوگی۔۔۔۔۔

کون کس کے نکاح میں ہوگا۔۔۔۔۔

محبت تو ہو جاتی ہے یہ فطری عمل ہے۔۔۔۔۔

ہم سب کسی نہ کسی کے ساتھ محبت کے رشتے میں منسلک ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

پر اسکا مطلب یہ نہیں کہ نصیب بھی اس کے ساتھ ہی ہو،۔۔۔۔۔

نصیب کے کھیل کبھی الٹے بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ آیت

جسکو جس سے محبت ہوتی ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ تم اس سے مر جاتی تم۔۔۔

میڈیکل کی استاد رہی ہونا اتنی پاگل تو نہیں تم۔۔۔۔۔

اگر کہیں مر مرا گئی تو مجھے اور میرے گھر والوں کو جواب دینا پڑے گا نا۔۔۔ ہماری عزت کا ہی خیال کر لیتی۔۔۔

آیت اسے غصے سے دیکھتی ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔۔

ارے بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔۔۔ اور تمہارے خاندان والے اور انکی عزت۔۔۔۔۔

عید غصے سے آیت کو بلاتے ہوئے اسے وارن کرتا ہے۔۔۔۔۔

آیت۔۔۔۔۔

آیت کو اس وقت صرف طلب ہوتی ہے جسکی وجہ سے
اسے بالکل بھی ہوش نہیں ہوتی کہ وہ کیا بول رہی ہے
عید کا صبر اب جواب دے جاتا ہے اور وہ آیت کو تھپڑ مارتا ہے

چٹاخ

کیا کہا۔۔۔۔
تھوکتی بھی نہیں ہو۔۔

اس کے ساتھ ہی وہ اس کو ایک اور تھپڑ مارتا ہے

چٹاخ

اور آیت اسکے تھپڑ کی تاب نالاتے ہوئے زمین پر گر جاتی ہے
آیت ہزینانی صورت میں چیختے ہوئے بولتی ہے

ہاں -- ہاں تھوکتی بھی نہیں ہوں ---

عید اسکی طرف بڑھتے ہوئے اپنا بیلٹ کھولتا ہے اور اسے زمین سے اٹھا کر صوفے
پر پھینکتا ہے

آیت اب عید کے ہاتھوں کی حرکت دیکھ کر بولتی ہے

عا۔ عادی یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔

عید اسے غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے غراتا ہے

کیوں اب ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔

آیت ڈرتے ہوئے بولتی ہے

عادی پلیز نہیں۔۔

پر عید کے ہاتھ جب اٹھتے ہیں تو اس پر آیت کی فلک شکاف چیخیں بھی اثر
نہیں کرتی

اور اسے تب وہ چھوڑتا ہے جب وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر اسکے
قدموں میں نہیں گر جاتی

وہ اسکے وجود کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے

سالی --- تھوکتی بھی نہیں ہے

عید اسے اپنی بانہوں میں بھرتا ہے اور اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اسکی پیشانی پر
لب رکھتے ہوئے کہتا ہے

بہت محبت کی تھی تم سے ---

پر جو تم نے کیا وہ بھی بہت غلط کیا -----

عائشہ اس پر طنزیہ مسکراتے ہوئے بولتی ہے

عید تمہیں اس حال میں بھی اس پر اپنا غصہ دکھانے کی پڑے تھی
عید عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔۔
کس حال میں۔۔

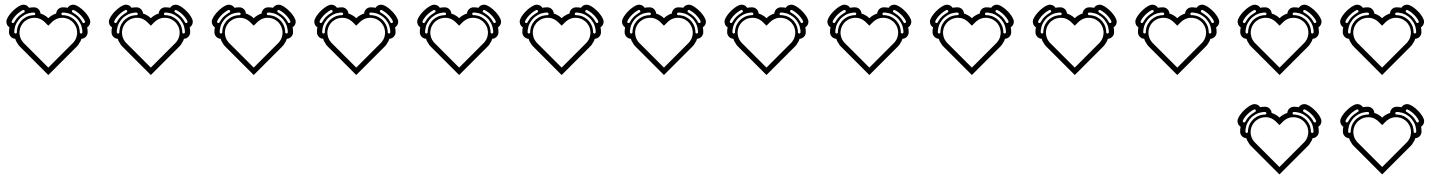
عائشہ۔ اسے بے یقینی سے دیکھتے ہوئے بولتی ہے

Damn it..... she is 1 month pregnant

عید بے یقینی سے عائشہ کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے

کیا۔۔۔۔ وہ ماں بننے والی ہے۔۔۔ مطلب عاشی میں پھر سے باپ بننے والا ہوں

عائشہ اسکی حالت کو سمجھتے ہوئے اسے سمجھاتی ہے
ہاں جی۔۔۔ آپ بابا بننے والے ہیں۔۔۔۔۔
عادی۔۔۔ تم سے گزارش ہے کہ اب اس پر ہاتھ نہ اٹھانا
بڑی مہربانی ہوگی تمہاری



یہ سچ ہے یہاں شور زیادہ نہیں ہوتا
گھر بار کے بازار میں پر کیا نہیں ہوتا

جبر دل بے مہر کا چرچا نہیں ہوتا

عید اور آیت چند دن بعد مرزا ہاؤس جاتے ہیں تو آیت دا جان کو مخاطب کرتے ہوئے بولتی ہے

دا جان وہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے

دا جان آیت کو بولنے کا اشارہ کرتے ہیں

میں نے اس وقت آپکا حکم مانا ----

اب آپ پلیز میری بات مان لیں ----

وہ دا جان سے التجا کرتی ہے

دا جان آیت کی بات پر اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولتے ہیں

بولو۔۔ سن رہا ہوں

آیت اپنا سارا ڈر ایک طرف رکھ کر دا جان سے بولتی ہے

مجھے عید سے طلاق چاہیے۔۔۔

مجھے اس کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔

جس پر دا جان کے تو پیروں تلے زمین ہی نکل جاتی ہے اور وہ غصے سے دھاڑتے ہیں

کیا بکواس کر رہی ہو لڑکی۔۔۔۔۔

آیت دا جان کے لہجے سے دُرتے ہوئے بولتی ہے

بکواس کرنے پر مجھے آپکے پوتے نے مجبور کیا ہے۔۔۔

دا جان آیت کی بات سن کر عید کی طرف دیکھتے ہوئے بولتے ہیں

اسکی غلطی کیا ہے۔۔۔۔

تب آیت جواب دیتی ہے

غلطی نہیں دا جان غلطیاں بولیں آپ۔۔۔۔۔

مجھے بس اس سے طلاق چاہیے۔۔۔۔

آیت کا ضدی انداز دیکھ کر دا جان بولتے ہیں

ہمارے خاندان میں آج تک طلاق نہیں ہوئی اور لڑکی ذات ہو تم۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ کہنے سے پہلے کچھ تو خیال کرتیں۔۔۔۔

آیت انکی بات سن کر اکتا کر بولتی ہے

اففف دا جان لڑکی ہوں۔۔۔ کوئی کھلونا نہیں ہوں۔۔۔۔۔

جس طرح دل کرے ہر کوئی استعمال کرے اور پھینک دے۔۔۔۔

یہ مجھے طلاق دیں ورنہ۔۔۔۔۔

آپ سب کے سامنے مجھ سے معافی مانگیں -----
اور وعدہ کریں آئندہ مجھ سے کوئی بھی غلط بات نہیں کریں گے -----

آیت کی بات پر دا جان کو تو گویا پتنگے ہی لگ جاتے ہیں

تمہارا دماغ خراب ہے -----
- وہ مرد ہو کے ہم۔ سب کے سامنے تم سے معافی مانگے -----

عید اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہے اور آیت کی طرف اپنے قدم بڑھاتے ہوئے بولتا ہے

ٹھیک ہے -----

میں عید مرزا ولد احمد مرزا اپنے پورے ہوش و حواس میں آیت مرزا ولد حسین مرزا سے اپنی تمام کی گئی کوتاہیوں --

اپنی غلطیوں ----

تم سے کی گئی زیادتیوں ----

تم پر کیے گئے جبر کی ----

اپنے ہر ظلم ----

ہر گناہ -

کی معافی مانگتا ہوں

میں تم سے معافی کا طلبگار ہوں

اور آیت عید مرزا سے درخواست گزار ہوں کہ پلیز وہ مجھے معاف کر دیں ----

عید بات کرتے کرتے اس کے انتہا کے قریب پہنچ جاتا اور اسے خبر ہی نہیں ہوتی

اب وہ بالکل ہی اپنی آواز کو آہستہ کر کے بولتا ہے

کیونکہ شاید اکیلی آیت مرزا تو رہ لے-----

پر آیت کے بنا نہ تو عید رہ سکتا ہے----

اور نہ ہی اسکی آنے والی نسل---

عید مرزا تمہیں طلاق نہیں دے سکتا-----

- کیونکہ عید مرزا اپنی آیت کے بنا ادھورا ہے----

وہ آیت سے بے انتہا پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔ وہ۔ وہ تمہارے بنا رہ ہی نہیں سکتا۔

تمہیں طلاق ہو ہی نہیں سکتی آیت-----

کیونکہ تمہاری کوکھ میں میرا بچہ ہے۔۔۔۔۔

اور تم تب مجھ سے میرے نام سے آزاد ہوگی۔۔۔۔۔

جب میں مر جاؤں گا۔۔

جب عید مرزا مرے گا تب تم آزاد ہوگی۔۔۔

-- وہ اتنی آہستہ آواز میں بات کرتا ہے کہ بمشکل ہی آیت سن پاتی ہے

I love you ayyat adeed mirza ..

I love you so much

آیت اسکے پیار کو نفرت سے جواب دیتی ہے اور بولتی ہے

I hate you adeed mirza

جس پر عید اسکی آنکھوں میں آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے بولتا ہے

I love you ayyat ..

I love you so much--

Please forgive me

Plz..

It's a humble request of your husband..

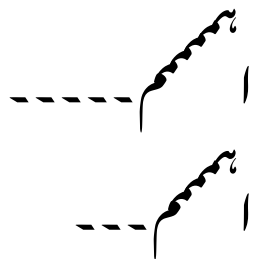
آیت عادی کے اظہار پر پگھل جاتی ہے اور بولتی ہے

I love you too adii

وہ کہتے ہی عید کے کشادہ سینے میں چھپ جاتی ہے

اور عید اسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیتا ہے

تب حید اپنی ڈیوٹی سے واپس آتا ہے سب کو حیرانی سے منہ کھولے دیکھا
تو وہ سب کی نظروں کے تعاقب کرتا ہے تو اسے آیت عید کے سینے میں چھپی
ہوئی نظر آتی ہے وہ مسکراتے ہوئے اونچی آواز میں بولتا ہے



بھائی بندہ دھیان ہی کر لیتا ہے۔۔۔۔۔
کہ گھر میں مجھ جیسے شدید قسم کے کنوارے بندے بھی رہتے ہیں۔۔۔

تب عید ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے آیت کو خود سے جدا کرتا ہے
جس پر دا جان آگے بڑھتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔
اور مجھ جیسے بزرگ رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

عید دا جان کی بات پر شیطانی ہنسی ہنستے ہوئے اپنی دادو کو بھی بات کے اندر
گھسیٹتے ہوئے بولتا ہے

ارے دا جان آپکے پاس تو ابھی ہماری ینگ سی دادو ماں ہیں ----
پر میرے پاس تو کوئی نہیں

تب دا جان اسے غصے سے بولتے ہیں

چل ہٹ بدمعاش

تو ان کی بات پر سب گھر والوں کا قہقہہ گونجتا ہے

حدید ---- آیت اور عید کو مخاطب کرتے ہوئے بولتا ہے

بھیا بھا بھی آپ دونوں کو پتا ہے کہ
زندگی میں سب کچھ کسی وجہ سے ہوتا ہے،-----
غلط ہوتا ہے تاکہ ہم صحیح کی قیمت جان سکیں----
لوگ بدلتے ہیں تاکہ انکی اصلی چہرے جان سکیں

اور
کبھی کبھی اچھی چیزیں کھو جاتی ہیں---
تاکہ ہمیں بہتر چیزیں مل سکیں--
ہمیشہ اللہ پر یقین رکھیں--
اور اس کے شکر گزار رہیں-----
اور بھا بھی اب آپ اسی گھر میں ہی رہیں گی---
بھیا کا جدھر دل کیا وہ وہیں رہ لے گے-----
کیوں ٹھیک کہا ہے نا بھائی-----

وہ عید کو کہنی مارتے ہوئے پوچھتا ہے جو اب بھی آیت کو دیکھنے میں مصروف تھا

ہا۔۔ ہاں وہ بے دھیانی سے بولتا ہے
پر بات سمجھ آنے پر وہ حید کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولتا ہے
چلو دفع ہو ادھر سے۔۔۔۔

تب ہی عید گھر والوں کو خوشخبری سناتا ہے اور سب گھر والے آیت کو مبارکباد دیتے ہیں اور اس آرام کرنے کا بولتے ہیں

جاؤ بچے تمہیں اس حال میں آرام کرنا چاہیے -----
جاؤ کمرے میں جا کر آرام کرو۔۔۔

عید کمرے میں جاتا ہے تو آیت کھڑکی کھولے باہر آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی

عید کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کمرے کو لاک کر کے آتا ہے
اور آیت کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے اسے کمرے سے پکڑ کر اسکی پشت کو اپنے
کشادہ سینے سے لگاتا ہوا کہتا ہے

بہت بہت شکریہ آیت۔۔۔۔۔

میری زندگی کو خوشیوں سے بھرنے کا۔۔۔

مجھے معاف کرنے کا۔۔۔

میں جانتا تھا کہ تم مجھے چاہتی ہو۔۔۔۔

میں پھر بھی تم پر شک کرتا رہا۔۔۔

تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔

پیار کرنے پر کوئی اعتراض ہے۔۔۔۔

یا پابندی ہے۔۔

آیت اسکی بڑھتی ہوئی وارفتگی کو محسوس کرتے ہوئے اپنے آنسوؤں کا گلہ گھونٹتے
ہوئے بولتی ہے

مجھے آپکی محبت کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔۔

اب بھی ڈر لگ رہا ہے کہ آپ بدل جائیں گے عادی۔۔۔۔

اور مجھ پر ہاتھ اٹھائیں گے۔۔۔۔۔۔۔

عید اسے چھوڑے بنا اسکی کمر سے اس کا چہرہ اپنی جانب کرتا ہے اور اسکی آنکھوں
سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چنتے ہوئے بولتا ہے

نہیں آیت کبھی بھی تمہارا عادی نہیں بدلے گا۔۔۔۔۔
کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔

اور اس محبت کی عادت میں خود ڈال دوں گا تمہیں۔۔۔۔۔

آیت اسے روکنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے

عادی

تب عید اسکی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹکراتے ہوئے بولتا ہے

عادی کی جان ہو۔ تم آیت

آیت بلا اختیار اس سے پوچھ بیٹھتی ہے
کب سے ----؟

تب عید مسکراتے ہوئے بولتا ہے

تب سے ---

جب سے تمہیں میں نے انعم کی شادی میں دیکھا تھا --

اس بات پر آیت کو دھچکا لگتا ہے اور وہ عید سے دو قدم دور ہٹتے ہوئے بولتی ہے

تو وہ مجھ پر ہاتھ اٹھانا اور

عادی بس۔۔۔ کوئی حد ہوتی ہے۔۔۔
عید اسے اور اسکی دھڑکنوں کو مزید پریشان کرتے ہوئے بولتا ہے

کس بات کی حد جانی۔۔

اور ساتھ ہی اسکی گردن پر جھکتا ہوا اپنا لنڈ چھوڑ دیتا ہے

عید کی اس حرکت پر آیت کی زبان تو حلق سے لگ جاتی ہے اور اس سے کچھ
بولنے ہی نہیں ہوتا

عید اپنا ہاتھ کو بڑھاتے ہوئے آیت کے پیٹ پر اپنے ہاتھ کو رکھتا ہے اور بولتا
ہے

میرا بیٹا پھر اپنے بابا پاس آیا ہے۔۔
پر اس بار نہیں چھوڑ کے جانا اپنے بابا کو۔۔۔۔
ورنہ آپکے بابا مر جائیں گے اس بار۔۔۔۔۔
اور آپکی دوری کو بالکل بھی برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔۔۔

یہ کہتے ہی عید کی آنکھوں میں سے دو ننھے آنسو آیت ہر گرتے ہیں
تو آیت کو حیرانی ہوتی ہے
عید آیت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس پر اپنا سر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے

تو بیگم۔۔۔ بتائیں کونسی حد

آیت اپنی پھولتی ہوئی سانس کو بحال کر کے بولتی ہے

یہ جو آپ حرکتیں کر رہیں ہیں انکی حد

عید اسکی پھولتی ہوئی سانسوں کو اپنی سانسوں میں منتقل کرتے ہوئے کمرے کی
لائٹ بند کر دیتا ہے اور اسکے کان کے قریب کہتا ہے

آپکے کہنے کا مطلب تھا پیار کی حد اور
پیار کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے۔۔۔۔۔ جانِ عید

روحان اپنے کہے کے مطابق گھر میں اپنے ساتھ ایک لڑکی کو لے کر آتا ہے جو روحان سے کم از کم 4 سے 5 سال بڑی لگ رہی تھی تو زویا سوالی نظروں سے روحان کو دیکھتی ہے

بیوی

آپ کو بتایا تھا نا میں نے دوسری شادی کر لی ہے ----

یہ میری دوسری بیوی ہے۔۔۔

یہ میری ماموں زاد ہیں۔۔۔۔

اگر آپ نے مزید سوال کرنے ہوئے تو پلیز----

مجھ سے میرے کمرے میں آکر لیجئے گا۔۔۔۔

پر آپ نے کپڑے ہٹانے کو نہیں بولا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھی اٹھوا دیتی ہوں۔۔۔۔۔

روحان زویا کو حیرانی سے دیکھتا ہے اور بولتا ہے

بیوی۔۔۔۔۔

وہ ہمارا ہے میرا اور آپ کا کمرہ۔۔۔۔۔

آپ کیوں چھوڑیں گی وہ کمرہ۔۔۔۔۔

زویا روحان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتی ہے

میں؟؟؟؟؟

میں کیوں کمر چھوڑوں گی۔۔

میرا ذاتی کمرہ ہے۔۔۔۔

جس کو تکلیف ہے وہ خود چھوڑے۔۔۔۔

روحان اسکی بڑھتی ہوئی بحث اور آنکھوں میں ناچتی ہوئی شرارت دیکھ کر بولتا ہے

بے سبب کیوں بحث کر رہی ہیں بیوی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ آپ کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔۔

روحان عمارا کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے

تم چائے لے کر لے کر آؤ

زویا روہانسی ہو کر بولتی ہے

آپ حیدر کو آنے دیں قسم سے میں اسے بتاؤں گی

زویا کہہ کر بھاگ کر سیڑھیاں چڑھنے لگتی ہے اور اس کا پاؤں سلپ ہوتا ہے

وہ گرتے گرتے بچ جاتی ہے -----

تو روحان اسے غصے سے پکڑ کر اپنی طرف کرتا ہے اور بولتا ہے ہے

پاگل ہیں کیا ----- ابھی گر جاتی تو -----

زویا اسے غصے سے دیکھ کر بولتی ہے

غصہ وہ بھی مجھ پر ----

Hate you rohan

تو روہان بولتا ہے

Love you too Meri Jan

چلیں

ابھی ہمیں چائے کی ضرورت ہے-----

اور آنے والے بے بی کی-----

نہ کہ آپ کے جلاد بھائی کی----

تھوڑی دیر بعد روحان اسے یہ ساری حقیقت بتاتا ہے تو زویا عمارہ سے بولتی ہے

ویلکم ٹو مائی ہوم مس----

میں صرف مزاق کر رہی تھی----

ویسے بھی اللہ نے شوہر کو چار شادیوں کی اجازت دی ہے-----

تو ہم کون ہوتی ہیں اعتراض کرنے والی----

مجھے کوئی مسئلہ نہیں خوش رہیں---

آیت لاؤنج میں بیٹھی مہرین سے باتیں کر رہی ہوتی ہے جب عید اور حید دونوں گھر میں داخل ہوتے ہیں۔۔

تو آیت اپنے وجود پر ساتھ ہی اپنے سر پر دوپٹہ پھیلاتی ہے اور عید کو مسکرا کر دیکھتی ہے۔۔

عید پہلے اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی اور اپنے آنے پر اس کی آنکھوں کی چمک اور ساتھ ہی اس کے عنابی ہونٹوں کو مسکراتے دیکھ کر مسکراتا ہے اور اس کے دن بھر کی تھکاوٹ پل بھر میں دور ہو جاتی ہے۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اپنی آنکھیں بند کر کے وہ صوفے سے ٹیک لگا لیتا ہے
تب حیدر آیت کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے اس کی گود میں سر رکھ لیتا ہے اور
بولتا ہے

کیسی ہیں بیوی قیون --

تب مہرین بولتی ہے

آتے ہی جھوٹ شروع انسپکٹر صاحب----- کچھ تو خدا کا خوف کریں

تو حیدر بولتا ہے ---

سچ بولو تو مسئلہ ----

جھوٹ بولوں تب غصہ ----

کرنا کیا ہے تم لوگوں نے

مہرین عید کو مخاطب کرتے ہوئے بولتی ہے

بھیا آپ نے بے بی کا نام سوچا ---

عید عید کے بولنے کے بجائے بولتا ہے

بھیا بھیا میں بتاؤں -----

پلیز ----

----- شمشاد حسین رکھنا ہے -----

اگر لڑکی ہوئی تو شگفتہ حسین

بیک وقت تینوں کے منہ سے نکلتا ہے

اس بات پر عید اپنی رعبدار آواز میں بولتا ہے

چل اوئے -----

یہ سوہنے نام اپنی اولاد کے رکھیں۔۔۔۔۔

اگر اللہ نے مجھے بیٹی دی۔۔۔۔

تو اس کا نام میں رکھوں گا۔۔۔۔۔

اور وہ ہوگا منشاء۔۔۔۔۔

اللہ نے لڑکا دیا تو۔۔۔۔۔

توت

تو

اس کا نام تم لوگ اپنی مرضی سے اپنی بھابھی کے ساتھ مل کر رکھ لینا ----

عید آیت کی آدھی پریشانی اسی بات سے حل کر دیتا ہے

کہ اسے بیٹی یا بیٹا ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں عید حید کو بولتا ہے

چل اٹھ جا تو بھابھی کے چچے

آیت آپ کمرے میں آئیں -----

مجھے پیکنگ کر دیں ---

آیت عید سے پوچھتی
آپ نے کہیں جانا ہے ----
آیت روہانسی ہو کر بولتی ہے

کب تک جانا ہے

تھوڑی دیر تک
کام زیادہ ہیں ----
بابا کے کام سے کچھ ماہ تک واپس آ جاؤں گا

آنکھوں میں آنسو لیے عید کو دیکھتی ہے اور بولتی ہے
یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ہیں کچھ ماہ تک -----

ایک ماہ رہ گیا۔۔۔۔۔
مجھے اس ماہ میں آپ کی اشد ضرورت ہے۔۔۔۔
آپ جانتے ہیں نہ پھر بھی۔۔۔۔۔

عید آیت کے آنسو دیکھ کر بولتا ہے

ٹھیک ہے آ جاؤں گا۔۔۔
پر ڈلیوری ایک دن بعد آؤں گا۔۔۔۔
پر اس سے پہلے نہیں آؤں گا

تو آیت بولتی ہے

ٹھیک ہے میں دا جان سے بات کرتی ہوں

عید اس کی حالت دیکھ کر اسے ہاتھ سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے خود اس کے
قدموں میں بیٹھ کر اپنے سر کو اس کی گود میں رکھتے ہوئے بولتا ہے

سچ بتاؤں آیت-----

تو اس بار میں بھی نہیں جانا چاہتا-----

پر مجبور می ہے-----

جانا ہے-----

سب سے زیادہ پیار عالیہ سے کرتا تھا-----

اب تم سے کرتا ہوں ----
اس وقت میں اپنے بیٹے کو نہیں بچا پایا ----
اور نہ ہی عالیہ کو ----
تمہیں پتا ہے آیت ----
اس دن میری عالیہ سے لڑائی ہو گئی تھی ----
جس کی وجہ سے اس کا بی پی بڑھ گیا ---- ممکن ج
وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ----
سب سمجھتے ہیں کہ ----
وہ کسی بیماری میں مبتلا تھی ----
جس کی وجہ سے اس کی ڈیٹھ ہو گئی ----
آیت میں جانتا ہوں اس میں میری غلطی تھی ----
میرے ہاتھوں سے قتل ----

میرے بیٹے کا دھیان رکھو گی۔۔۔
میں یہاں کسی سے بھی کوئی رابطہ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔
کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو حادی کو بولنا وہ تمہیں دے گا۔۔۔۔
چاہے جو بھی ہو۔۔۔۔
وہ سب کچھ تمہیں لا دے گا

یہ کہہ کر عید آیت کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑتا ہے۔۔۔
اپنے آنے والی نسل پر بوسہ دے کر کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔
عید حادی کو بولتا ہے کہ وہ آیت کا خیال رکھے۔۔
اسے لاؤنج میں لے آئے یا پھر اس کے پاس چلے جاؤ۔۔

جب حدید آیت کے کمرے میں جاتا ہے اور اس سے بولتا ہے --

بھا بھی آئے نالاؤنج میں چلیں----

آیت کہتی ہے

حادی تم جاؤ میرا موڈ نہیں---

حدید ضد کرتے ہوئے بولتا ہے

- بھا بھی آجائے نا-----

شمشاد اور شگفتہ کو بھی تو کمپنی دینی ہے۔۔۔۔

حدید کی بے جا ضد پر آیت حدید کے ساتھ چل پڑتی ہے تو راستے میں مہرین کو بھی بلا لیتا ہے اور تینوں لاونج میں بیٹھے ہوتے ہیں تب ہی عید بولتا ہے

بھا بھی۔۔۔۔

بھیا سے آپ کی شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔

اب آپ کے پاس ایک پیارا سا بے بی آنے والا ہے۔۔۔۔

تو آپ تو اپنے دیور پر ترس کھائیں اور اس کی شادی کروا دیں۔۔۔۔

مہرین حدید کی اس بات پر بولتی ہے

تمہیں کون رشتہ دے گا حدید۔۔۔۔

جبکہ آیت سنجیدگی سے حادی سے پوچھتی ہے
تمہیں کوئی پسند ہے تو بتاؤ۔۔۔

ورنہ میں ماما سے بات کرتی ہوں۔۔۔

حدید بولتا ہے۔۔۔۔۔

جی بھا بھی لڑکی تو بغل میں ہی ہے

آیت ہنستے ہوئے کہتی ہے

چلو ٹھیک ہے ماما سے بات کرتی ہوں پھر۔۔۔۔

زویا اور روحان سو رہے ہوتے ہیں تو ایک دم سے زویا کو اپنے پیٹ میں درد ہوتی
ہے اور وہ روحان کو جگاتی ہے

روحان پلیز پلیز پلیز اٹھ جائیں پلیز اٹھیں۔۔۔۔
میری طبیعت بہت زیادہ خراب ہو رہی ہے۔۔۔

روحان اٹھتے ہی اسے ہاسپٹل لے کر جاتا ہے

اور حیدر جو ناٹ ڈیوٹی پر ہو سپیٹل ہوتا ہے اسے کہتا ہے کہ وہ سارے انتظامات دیکھیں

ہسپتال میں آپریشن تمھیڑ کے باہر روحان چکر کاٹ رہا ہوتا ہے ہے تاکہ ڈاکٹر آئے اور اسے زویا کی اطلاع دی جائے -----

جیسے ہی ڈاکٹر باہر آتا ہے تو وہ اسے سے ایک بیٹی کا باپ بننے کی مبارک باد دیتا ہے اور وہ خوشی سے جھوم اٹھتا ہے اور وہ کہتا ہے

کیا میں بیوی اور بچے سے مل سکتا ہوں -----

تو ڈاکٹر کہتا ہے بالکل پر ابھی وہ بے ہوش ہو جیسے وہ ہوش میں آئیں گی --
تو انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔

تب آپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔۔
ہیں البتہ آپکی بیٹی کا معدہ واش کیا جا رہا۔۔۔
جیسے ہی فری ہوتے ہیں۔۔۔
تو اسے باہر لے آئیں گی روحان اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہے

ادھر آیت کی حالت بری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔
اس کے ہاتھ پاؤں پورے طریقے سے سوج چکے تھے۔۔۔۔
اللہ پاک کے فضل سے آیت کے ہاں ایک چاند سا بیٹا ہوا تھا پر عید کی کوئی خبر
نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔۔
نہ ہی اس کا پتہ چل رہا تھا۔۔۔

آیت نے عید سے بات کی تو حدید اسے کہتا ہے

بھابی بھیا جب بھی جاتے ہیں تو وہ موبائل فون کبھی بھی ساتھ لے کے نہیں جاتے۔۔

کچھ بھی نہیں کال اٹھاتے نہ بات کرتے ہیں۔۔۔
آیت روتے ہوئے اسکا گریبان پکڑ کر منت کرتی ہے

مجھے عادی لا دو عادی۔۔۔

وہ۔۔ وہ

ٹھیک نہیں ہیں عادی

پلیز۔۔۔

ان کا پتہ کرو تم --- وہ --- وہ ٹھیک نہیں ہیں ----
آیت اسے اپنے دل کی بتا ہی نہیں پاتی

وہ ٹھیک ہوں گے بھابھی -----
آپ نے کیوں گھر کو سر پر اٹھایا ہوا ہے ---
آپ کو اپنے بیٹے کی طرف دھیان ہی نہیں ----
وہ بھوک سے روتا رہتا ہے ----
پر آپ کو بھابھی جب اپنی فکر نہیں تو اپنی اولاد کی کیسے ہوگی
انشاء اللہ وہ ٹھیک ہوں گے

اسے کیا پتہ کہ عید کے لیے آیت کی پریشانی یوں ہی نہیں بلکہ وہ اس دنیا میں جا
چکا ہے جہاں سے کوئی انسان آج تک واپس نہیں آیا

چلیں تو جناب اب ہم بات کر لیتے ہیں عید کی کہ اسے کیا ہوا

تو ہم نفل کو کیسے بھول سکتے ہیں۔۔۔

اور

مہرین کے سامنے اسکا پیار اسکی کزن کو سونپ دیا گیا

تو یہ دونوں کیسے خاموش رہتے

پس منظر۔۔۔۔۔

عید سنسان سڑک پر بہت تیز گاڑی چلا رہا تھا پر اچانک سے عید کی آنکھوں کے

سامنے اندھیرا ہو جاتا ہے تو وہ بریک کو دبانے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔

پر وہ نہیں دبتی۔۔۔۔ آخر کار وہ تھک ہار کر بریک کو دبانے کی کوشش ترک کر دیتا ہے اور اسکی گاڑی کھائی میں گر جاتی ہے۔۔۔۔

جہاں سے لوگ اس گاڑی کو بعد میں جلا دیتے ہیں

آیت کی طبیعت کی خرابی سن کر اور عید کا گھر موجود نہ ہونا روحان کو بھی پریشان کر رہا تھا

اس لیے وہ زویا کو ساتھ چلنے کا کہتا ہے

زویا۔۔۔ مرزا ہاؤس جانا ہے۔۔۔ تم ساتھ چلو گی۔۔۔

زویا اپنی طبیعت میں بوجھل پن محسوس کرتی ہے اور بولتی ہے

نہیں حان۔۔ آپ ایسا کریں کہ عمارہ کو لے جائیں ساتھ۔۔۔۔۔

میں پھر کبھی چلی جاؤں گی

اور حیدر کو بھی ساتھ لے کے جائے گا

روحان اسکی بات کو۔ سمجھتے ہوئے بولتا ہے

اوکے --- میری شہزادیوں۔ اللہ حافظ۔۔ وہ چھوٹی سی پری کو پیار کرتا ہوا بولتا ہے

زویا روحان کو اپنی گول مول سی بیٹی ایشہ کے ساتھ مسکرا۔ مسکرا کر بات کرتے ہوئے دیکھ کے مسکراتی ہے تو روحان کی نظر زویا پر پڑتی ہے

بیوی --- جان آپکا ہے حان ---

سکون سے دیکھ لیں مجھے ---

زویا آج بھی شروعات کے دن کی طرح روحان سے دور رہتی تھی اسکی قربت زویا کی سانسیں بے ترتیب کرنے کو کافی تھی

روحان

روحان فوراً ہی زویا سے معافی مانگتا ہے

او کے سوری

زویا مسکراتے ہوئے روحان کو بولتی ہے

اب جائیں آپ اور آیت کو میری طرف سے معذرت کر لیجئے گا

روحان بھی سعادت مندی سے جواب دیتا ہوا اسکی پیشانی پر لب رکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل جاتا ہے

ٹھیک ہے جناب جی

زویا پیچھے کھڑی مسکرا رہی ہوتی ہے
جب اسکے مسکرانے کا مشغلہ

اریشہ کے رونے کی آواز سے ٹوٹتا ہے تو زویا اسکی بھوک کا احساس کرتے ہوئے
اسے اپنے آنچل میں چھپاتی ہے

حیدر اور روحان دونوں فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوتے ہیں۔۔۔

روحان گاڑی گھر کے سامنے روکتے ہوئے بولتا ہے

تم گھر جاؤ عمارہ۔۔۔۔۔

جب جانا ہوا تو میں دربارہ آؤں گا۔۔۔۔۔

ابھی تم بیوی کو بھیجو۔۔۔۔۔

منٹ بعد زویا اپنی گود میں ایشہ کو لے کر آتی ہے اور گاڑی میں بیٹھتے ہوئے 5 سوال کرتی ہے

اسلام علیکم -- خیریت آپ دونوں پریشان لگ رہے ہیں

روحان زویا کو بالکل سیدھے سیدھے الفاظ میں بولتا ہے

بیوی غور سے سنیں اب آپ-----

ابھی ہم پولیس سٹیشن جا رہیں ہیں جہاں آپ سب وہ بتائیں گی جو بھی آپ کو
آیت کے بارے میں پتہ ہے

اور زرا خود کو تیار رکھیے گا آپ

کوئی مسئلہ ---

کوئی سوال ---

زویا روحان کی عید کے بارے میں دیوانگی کے بارے میں اچھے سے جانتی ہوتی ہے
تب ہی بولتی ہے

نو۔۔۔

روحان چہرے پر سنجیدگی کیے بولتا ہے

اوکے۔۔۔۔

دین وی ہیو ٹو موو۔۔۔۔

حیدر زویا سے اریشہ کو لیتے ہوئے بولتا ہے

ماموں کی پرنسز میرے پاس آئے۔۔۔

روحان حیدر کو بولتا ہے

اوہ آئے بڑے ماموں-----

پرنس کے ساتھ کھیلنے کی بجائے اپنا دماغ استعمال کرو-----

عید مر سکتا ہے پر آیت کے ساتھ-----

نہیں-----

میرا عادی ایسا نہیں ہے-----

حیدر روحان کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے

تو کیا وڈیو جھوٹی ہے-----

تو روحان بولتا ہے

او کے ----

پر آپکے دیکھنے والی نہیں ہے ---

سو نہیں ہے بیوی --

زویا اسکی بات کو سمجھتے ہوئے چپ کر جاتی ہے اور بولتی ہے

او کے ----

جب گاڑی رکتی ہے تو حیدر زویا کو نیچے اترنے کے لیے اسے کہتا ہے

زویا --- باہر آ جائیں

زویا۔۔

زویا۔۔

زویا اسکے زور سے بولنے پر یکدم ڈر سی جاتی ہے اور بولتی ہے

جھجھکی

اسکی غائب دماغی پر حیدر کمر تب چڑھتی ہے اور وہ بولتا ہے

دھیان کدھر ہے۔۔۔

گھر ہی رہ جاتی پھر۔۔

اگر غائب دماغی رکھنی تھی تو۔۔

زویا شرمندہ ہوتے ہوئے بولتی ہے

سوری

روحان حیدر کو گھورتے ہوئے زویا سے مخاطب ہوتا ہے

روحان چلتے چلتے زویا سے پوچھتا ہے

بیوی۔۔

کبھی آپ کو لگا کہ عید کا رویہ آیت کے ساتھ اچھا نہ رہا ہو

روحان کے سوال زویا بولتی ہے

ہاں --- 2-3- ماہ تو عادی بھیا نے کافی حد تک ظلم کیا تھا

تو روحان سر کو جٹکتے ہوئے بولتا ہے

اسکے علاوہ۔۔ زویا

زویا ایک لفظی جواب دیتی ہے

نہیں

روحان حدید کے آفس کا دروازے کھولتے ہوئے بولتا ہے

او کے

کمرے میں داخل ہو کے روحان کو سلام کرتا ہے اور ساتھ ہو سوال کرتا ہے

اسلام علیکم -----

وڈیو دیکھی -----

حدید ویڈیو کا پوچھتا ہے

کونسی وڈیو -----

روحان کی بجائے حیدر بولتا ہے

جو گروپ میں شیئر کی گئی ہے

حدید ایک لفظی جواب دیتا ہے
نہیں

روحان حدید کو بولتا ہے

دیکھ اور بتا کیا وہ سچ ہے۔۔۔
پر میں نہیں مانتا۔۔

حدید ویڈیو دیکھ کر شرمندگی سے بولتا ہے

کسی حد تک

روحان حدید سے پوچھتا ہے

مطلب

دا جان اسی لیے بھابھی کی شادی کروائی تھی

حید کی بات سن کر زویا بولتی ہے

جھوٹ۔۔۔

زویا سب کی نظریں خود پر مرکوز پا کر بولتی ہے

اگر ایسا ہوتا تو آیت کبھی نہیں مانتی۔۔۔۔۔

کوئی اور ہے۔۔ جس نے آیت کے ساتھ غلط کیا ہے۔۔

وہ عادی بھیا نہیں ہیں

حیدر زویا سے پوچھتا ہے

آپ کیسے یقین سے کہہ سکتی ہیں بھابھی

حیدر کے فون پر کال آتی ہے تو وہ فون سننے کے لیے اریشہ زویا کو پکڑاتے ہوئے
باہر جاتا ہے

تو آیت روتی ہوئی اریشہ کو حیدر سے لیتے ہوئے بولتی ہے

آیت صرف آپکی بھابھی ہی نہیں میری ٹیچر بھی رہی ہیں۔۔۔۔
اور اچھی دوست بھی۔۔۔

ان کے ساتھ کسی نوافل نامی بندے نے غلط کیا تھا

جب بھی نوافل نام لیا جاتا۔۔۔
تو ان کے چہرے پر ناگواری چھا جاتی۔۔۔
اور وہ اس نام سے شدید نفرت کرتی تھیں۔۔۔۔
زویا اپنی بات کو مکمل کر کے نظریں ایشہ پر جماتی ہے
حدید بولتا ہے

بہمہم۔۔۔ یہ نام والی بات ٹھیک ہے۔۔۔۔
میں بھی پہلے ارشمان کا نوافل نام رکھنا چاہتا تھا۔۔
پر انہوں نے سختی سے منع کر دیا۔۔۔
چلو پھر۔ بھابھی سے پوچھ لیتے ہیں
انکی بات سن کر زویا بولتی ہے

نہیں آپ لوگ رہنے دیں۔۔۔۔۔
ان سے پوچھیں نہیں۔۔۔۔۔
انکے کمرے میں ڈائری موجود ہے۔۔۔۔۔
وہ ڈائری لکھتی ہیں۔۔۔۔۔
ہم وہاں سے جانکاری لے سکتے ہیں
حدید اکتا کر بولتے ہوئے سر اپنی کرسی سے لگا لیتا ہے اور بولتا ہے
ایسی باتیں کون لکھتا ہے بھابھی۔۔۔۔۔
تو زویا یقین سے بولتی ہے
آیت لکھتی ہیں۔۔۔ چھوٹی سے چھوٹی بات

روحان بولتا ہے

او کے دیکھ لیتے ہیں

حیدر بولتا ہے

مسئلہ یہ ہے کہ عادی کدھر ہے۔۔

وہ نہیں مل رہا۔۔۔۔

حیدر جب کمرے میں آتا ہے تو اس کے رنگ اڑے ہوئے ہوتے ہیں۔۔

حیدر ڈرتے ہوئے بولتا ہے

وہ حادی۔۔۔۔۔۔ علاقے میں ایک کار کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور وہ کار عید کی ہی ہے

حدید پریشانی سے اٹھتے ہوئے بولتا ہے۔۔۔۔
کیا بول رہے ہو۔۔۔۔ حدید

پوچھو مت۔۔۔۔ چلو
شناخت کرو۔۔۔۔

حدید بھاگتے ہوئے اپنی جیپ نکالتا ہے اور حدید کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچتا ہے
تو وہاں سچ میں عید کی گاڑی ہوتی ہے جو جل رہی تھی

وہاں حدید اپنے آپ کو انتہا کا بے بس سمجھتا ہے
حدید ساری کاروائی پوری کروا کے ڈیڈ باڈی کو مرزا ہاؤس کے کے جاتا ہے

تو مرزا ہاؤس پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے۔۔
روحان زویا کے ساتھ ساتھ عمارہ کو بھی ساتھ لے جاتا ہے
جب آیت عمارہ کو دیکھتی ہے تو وہ حدید کے پیچھے چھپ جاتی اور اسکی بازو کو
پکڑتے ہوئے بولتی ہے

عادی چلا گیا حادی۔۔۔

یہ پھر مجھے برباد کر دیں گے۔۔۔
اب مجھے بچانے کے لیے کوئی نہیں ہے
اسے گھر سے باہر نکالو
یہ مجھے پھر اپنے بھائی کے پاس کے جائے گی

پلیز

اب آیت زویا کہ طرف مڑتے ہوئے بولتی ہے

پلیز زویا اسے باہر نکالو

پلیز

مجھے عادی لا دیں بھائی۔۔۔

وہ تو آپ سب کی بات مانتے ہیں نا مجھے عادی لا دیں

حدید آیت کو سمجھاتے ہوئے بولتا ہے

_____ ایک منٹ بھابھی۔۔۔۔۔

عمارہ آپکو کیا کہہ سکتی ہے وہ تو آپکو جانتی ہی نہیں۔۔۔

روحان عمارہ کو جانتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولتا ہے

_____ تم جانتی ہو اسے۔۔۔

عمارہ جس کا شاید نہیں یقیناً ہی خون سفید ہو چکا ہوتا ہے بولتی ہے

_____ نہیں۔۔۔۔۔

لیٹتہ روتے ہوئے نیچے بیٹھتی ہے اور۔ حید سے بولتی ہے۔

_____ حادی مجھے جانتی ہے یہ۔۔

_____ اب جان بوجھ کر مجھے پہچان نہیں رہی ہے۔۔۔۔۔

_____برباد کر دیا اس نے مجھے-----

حید اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے سرد لہجے میں بولتا ہے

_____بھابھی جو بھی ہے ابھی چپ کر جائیں تماشہ مت بنائیں-----

آیت اپنی بت پر قائم رہتے ہوئے بولتی ہے

حادی میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔

خالہ زاد ہے میری۔۔۔۔

_____پہلے اسے بولوں جائے ادھر سے۔۔۔

حدید اب روحان کے سامنے خود کو شرمندہ محسوس کرتا ہے

بھا بھی خاموش-----

اب مزید ایک لفظ نہیں-----

بھا بھی آپکو اس میت کی قسم ہے-----

میں آپکے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں---

_____ پلیز چپ کر جائیں اور اب آپکی آواز نہ آئے اب-----

حدید کی اس قدر بے یقینی دیکھ کر آیت بالکل خاموش ہو جاتی ہے-----

جنازہ اٹھاتے وقت بھی وہ خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھی رہتی ہے--

پر جب مردانہ میں عید کا چہرہ دکھایا جاتا ہے تو تب مرزا ہاؤس کے مردوں کا صبر جواب دے جاتا ہے۔۔

حید ایک انسپیکٹر جس کے تحت پورہ ضلع تھا۔۔۔
جو اسکی دہشت سے کانپتا تھا۔۔۔

آج وہ اپنے بھائی کے جانے پر نڈھال سا تھا۔۔۔

روحان کا صبر جواب دیا تو وہ حید کو گلے لگانے آگے بڑھا جیسے ہی حید کی نظر روحان پر پڑی تو وہ اس کی بانہوں میں انتہا کا رویے اتنا کہ پورے مردانے میں صرف حید اور روحان کی آواز تھی۔۔۔۔

عید کا نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد

حید مرزا اپنے باپ۔۔

اپنے بھائی۔۔

اپنے دوست۔۔۔

وجود اسکے عادی کو کھا گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ ارشمان کی پیدائش کو عید کی موت کا زمہ دار سمجھتی تھی۔۔۔۔۔

جب آیت کی عدت ختم ہونے کو چند دن رہتے ہیں تو حید ارشمان کے رونے کی

آواز سن کر آیت کے کمرے کی طرف اپنے پاؤں بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔

آیت کو کمرے میں ناپا کر وہ پریشان نظروں سے ارد گرد دیکھتا ہے تو اسے کمرے سے

پانی گرنے کی آواز آتی ہے۔۔۔۔۔

تو وہ بڑھ کر روتے ہوئے ارشمان کو اٹھاتا ہے۔۔۔

ارشمان کو اٹھاتے ہوئے تکیے کے نیچے سے ڈائری گرتی ہے۔۔۔۔۔

وہ ارشمان کو اٹھاتے ہوئے ساتھ ہی ڈائری اٹھاتا ہے اور ساتھ ہی ارشمان سے

بات کرتا ہے

چلیں بیو جی۔۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ چلیں-----
آج ہم آپکی ماما کی کلاس لگوائیں گے اوکے
ابھی ہم سیکریٹ سڈی چلتے ہیں ----
وہاں میں آپکو اچھے اچھے ویڈیو دکھاؤں گا۔۔۔۔

ابھی وہ کمرے سے باہر نکلتا ہی ہے جب حادی کو اسکی والدہ ماجدہ روک لیتی ہیں
اور اسکے موڈ کو بہتر کرنے کے لیے جان بوجھ کر اردو کے بجائے پنجابی بولتی ہیں

حادی ہتھ وچ کی پھڑپھڑا اے۔۔۔۔

جن کی بات سمجھتے ہوئے حید بھی انہی کے انداز میں جواب دیتا ہے

اماں میں تے ساندُ جیڈا اپنا پتر چکيا اے ----
وہ حادی کے سر پر بہت لگاتے ہوئے بولتی ہیں

وے ڈفرا ----
ساری نکمی اولاد میرے ہی متھے لگنی سی ----
اے کیڑی کتاب پڑھی اے --

حدید اب دوبارہ اپنی مسکراہٹ کو سمیٹتے ہوئے بولتا ہے
مما جی ----
پرسنل ڈائری ہے کسی کی ----
اچھا --

سنیں ماما سے لے جائیں ساتھ --

مجھے نہ ایک کام ہے۔۔۔۔۔

حدید ارشمان کے چہرے کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولتا ہے

اچھا۔۔۔

حدید اپنے کمرے میں جا کر اپنی یونیفارم کی شرٹ اتارتا ہے اور اے سی آن کرتا ہے۔۔۔۔۔

کمرے کے دروازے کو لاک کر کے وہ اپنی سٹڈی کی طرف بڑھتا ہے۔۔۔۔۔
سٹڈی میں جیسے جیسے وہ ڈائری کے اوراق الٹاتا ہے ویسے ہی اسکے چہرے پر
سنجیدگی کی جگہ غصہ آ جاتا ہے اور وہ ڈائری کو اٹھ کر اپنے لاکر میں رکھتے ہوئے بولتا
ہے

عمارہ لفظ پر تو گویا حید کو آگ لگ جاتی ہے

میں نے گڑیا کا پوچھا۔۔۔۔۔

اس عورت کا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر عمارہ کے لیے اسکی نفرت دیکھ کر پریشان ہوتا ہے

کیا ہو گیا ہے حادی۔۔۔۔۔

روحان اور زویا اریشہ کو لے کر سہتال گئے ہیں۔۔۔۔۔

اریشہ کے نام پر حیدر پریشانی سے پوچھتا ہے

کیوں خیریت-----

کیا ہوا اسے-----

کوئی چوٹ تو نہیں لگی-----

پتا نہیں روحان کو کیا پڑی تھی-----

ابھی زویا خود چھوٹی ہیں-----

وہ اریشہ کو کیسے ہینڈل کریں گی

حیدر اسکی باتیں سن کر مسکراتا ہے اور بولتا ہے

ریلیکس یار-----

اسکا چیک اپ کروانا تھا---

کچھ نہیں ہوا اسے---

اب زرا سا حدید پر سکون ہو کر بولتا ہے

مطلب تم دونوں گھر ہو-----

حدید سرسری سا اسے بتاتا ہے

ہاں انھوں نے جانا تھا اس لیے گھر ہوں-----

حدید صوفے سے ٹیک لگاتا ہوا بولتا ہے

-----دھیان سے حیدر-----

اپنا دھیان رکھنا-----

کیونکہ دوسروں کی عزت کو برباد کرنا ان دونوں بہن بھائی کا کام ہے-----

حیدر کو حیدر کی بات پر غصے سے بولتا ہے

کیا بکواس ہے حیدر-----

چالے---

حیدر غصے سے بولتا ہے

زیر بھی نہ پیوں اسکے ہاتھ کا-----

گھر کے اندر داخل ہوتے زویا اور۔ روحان مشترکہ سلام کرتے ہیں

اسلام علیکم بھائی۔۔۔۔۔

حدید کھڑے ہو کر زویا کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ گڑیا۔۔۔۔۔

زویا ایشہ حدید کو دیتے ہوئے بولتی ہے

ٹھیک ہو آپ سنائیں۔۔۔۔

آن ڈیوٹی کسے اریسٹ کرنے آئے ہیں آپ۔۔۔
حدید گول مول سی اریشہ کے گالوں کو چومتے ہوئے بولتا ہے

الحمد للہ۔۔۔۔۔

آپکی سوتن کو۔۔۔

زویا حدید کی بات کو مزاق میں ٹالتی ہے اور بولتی ہے

بابا بابا بابا۔۔

چائے پی آپ نے۔۔۔۔۔

حدید اپنی چھوٹی سی گریڈ پلس بھابھی سے ڈھکے چھپے الفاظ میں چائے کی فرمائش کرتا ہے

آپ تھی کوئی جو میں چائے پیتا۔۔۔۔
آپ آگئی ہیں پلا دیں۔۔۔۔

زویا کے جاتے ہی روحان حادی سے پوچھتا ہے

یار کیا بات کر رہے تم دونوں آپس میں۔۔۔۔
کافی گرم تھا حیدر جب کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

حدیث سنجیگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولتا ہے

روحان۔۔۔ وہ مجھے عمارہ کے بارے کچھ بتانا تھا۔۔۔۔

روحان اسکے چہرے پر عمارہ کے نام سے بدلتے تاثرات بخوبی نوٹ کرتا ہے

بولو ----

جیسے جیسے حدید بولتا ہے ویسے ویسے روحان کو لگتا ہے کہ اسکے کانوں میں سیسہ

انڈیلہ جا رہا ہو۔۔۔

روحان ابھی تک شک میں تھا۔

جب حدید دوبارہ روحان کو مخاطب کرتا ہے

تم اسے بلا کے پوچھو۔۔۔۔۔

تاکہ تمہیں پتہ چلے کہ میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

روحان اونچی آواز میں بولتا ہے

-----عمارہ

-----عمارہ

اتنی دیر میں زویا چائے لے کے آتی ہے۔۔۔۔

زویا حدید سے اریشہ کو لیتے ہوئے بولتی ہے

کیا کہنا ہے مجھے بتائیں۔۔۔۔۔۔

روحان اب خود جا کر عمارہ کو اسکی بازو سے پکڑ کر لاتا ہے

عمارہ چلو۔۔

آیت کو جانتی ہو۔۔

وہ حید کی طرف ندامت سے دیکھتے ہوئے بولتی ہے

نہیں۔۔۔

روحان اتنی زور سے دھاڑتا ہے کہ حیدر جو دوسرے کمرے میں آرام کی غرض سے جاتا ہے وہ بھی روحان کی آواز سن کر واپس آ جاتا ہے

سچ بولو۔۔۔

عمارہ اپنے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے بولتی ہے

جیسی۔۔۔۔۔ جی جانتی ہوں

روحان اب کی بار اسے افسوس کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔۔

کیسے۔۔۔۔۔

عمارہ کو پتہ چل جاتا ہے کہ اب اسکی خیر نہیں اگر اس نے جھوٹ بولا تو

خالہ زاد ہے۔۔۔۔۔

بس اس کے منہ سے یہ سننے کی دیر ہوتی ہے اور روحان اسے بازو سے اپنے
سامنے کرتے ہوئے بولتا ہے

جاؤ عمارہ میں نے تمہیں طلاق دی-----

عمارہ روحان کی بات سن کر اس کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے بولتی ہے

روحان نہ کریں ایسا پلیز---

روحان

روحان آنکھیں بند کر کے بولتا ہے

میں نے تمہیں طلاق دی۔۔۔۔

میں نے تمہیں طلاق دی۔۔۔۔

جانتی ہو کیوں تمہیں بلا کر پوچھاتا کہ تم کل کو یہ نہ کہہ سکو کہ میں نے تم سے
پوچھا تک نہیں۔۔۔

کیونکہ تم دونوں بین بھائی کا کوئی اعتبار نہیں ہے

حدید روحان سے پوچھتا ہے

عدت کدھر گزاریں گی۔۔۔۔۔

روحان اپنا سر ہاتھوں میں گراتے ہوئے بولتا ہے

کوئی عدت نہیں اسکی ----

لے جاؤ اسے میری نظروں سے دور-----

حدید لیڈی انسپیکٹر کو فون کر کے بلاتا ہے اور اسے آرڈر دیتا ہے

اریسٹ کرو اور میرے آنے تک باہر بیٹھو-----

حدید اس کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے بولتا ہے

لگاؤ ہو گیا تھا اس سے کیا-----

روحان نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولتا ہے

آپ انھیں اپنی دسترس میں لے لیں۔۔۔۔

حدید اسے گھورتے ہوئے بولا

گڑیا۔۔۔۔۔

تب ہی روحان بولتا ہے

دیکھ حادی۔۔۔۔۔

آیت جوان ہے۔۔۔۔۔

خوبصورت ہے۔۔۔۔

کل کو تو شادی کرے گا۔۔۔۔۔

تیری اپنی بیوی ہوگی۔۔۔۔۔

بچے ہوں گے۔۔۔۔۔

انہیں ٹائم دے گا یا ارشمان کو۔۔۔۔۔

روحان تھوڑے توقف بعد بولتا ہے

چلو مان لیتے ہیں کہ تو اپنی اولاد جتنا ہی ارشمان کو پیار دے گا۔۔۔۔۔

آیت کا کیا ہوگا۔۔۔۔۔

تجھے یقین ہے کہ تیری بیوی اسے سکون سے رہنے دے گی۔۔۔۔۔

اس پر حکمرانی نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

آیت اچھی ہے۔۔۔۔۔

اسے اپنا کے تو دیکھ۔۔۔۔۔

اگر وہ نوفل جیسے بندے کے ہتھے چڑھ گئی پھر۔۔۔۔۔

دونوں نے بیک وقت پوچھا

کیوں-----

حید اب خود کو نارمل کرتے ہوئے بولا

اب ساری باتیں تجھے بتاؤں---

اتنی دیر میں حیدر آتا ہے اور اسے رنگ دیتے ہوئے بولتا ہے

یہ لے---

ایم سوری بد تمیزی کے لیے--

مجھے نہیں معلوم تھا۔۔۔

حدید اس سے انگھوٹھی لے کے اپنی جیب میں رکھتا اور بولتا ہے

کوئی گل نہیں۔۔۔۔۔

میری ہونے والی بہو کو ہی لے آؤ۔۔۔۔۔

روحان اسے دیکھتے ہوئے شکوہ آنکھوں سے اسے دیکھتا ہے

کیا۔۔

حدید بولتا ہے

حادی -----

حید اپنے بستر سے منہ نکالتے ہوئے بولتا ہے

جی -----

اب وہ مکمل طور پر حادی کی طرف متوجہ ہو کر بولتی ہیں

مجھے بات کرنی تھی -----

حید ہنوز بستر سے منہ نکالے موبائل میں مصروف نظر آتا ہے

ہممم بولیں -----
اب وہ تنگ ہو کر کہتی ہیں

اسے تو بند کرنا -----

حادی سعادت مندی دکھاتے ہوئے فون سائیڈ پر رکھ کر بستر سے باہر نکل کر اپنی
ماں کے سامنے بیٹھتا ہے

یہ لیں -----

اب بولیں ---

حید نوٹ کرتا ہے کہ وہ پریشان ہیں جب وہ بولنا شروع کرتی ہیں تو حادی انکے الفاظ
کو غور سے دیکھتا ہے

وہ میں نے تمہارے بابا نے اور دا جان نے فیصلہ کیا ہے کہ آیت کو تمہارے
ساتھ منصوب کر دیا جائے۔-----

حادی کے لیے تو یہ بھی شوک سے کم بات نہیں ہوتی کہ ہر طرف اسے اور آیت کو ایک کرنے کے منصوبے چل رہے ہی

کینیڈا

حیدر کا ریکشن دیکھ کر وہ اسے سمجھانے کے لیے مزید بولتی ہیں

دیکھ بیٹا۔۔۔۔۔

ہم۔ چاہتے ہیں کہ اس گھر کی عزت اسی گھر میں رہے۔۔۔

ارشمان ہمارے عادی کی آخری نشانی ہے۔۔۔۔

ہم اسے نہیں کھونا چاہتے۔۔۔۔۔

میں تیرے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں منع نہ کریں۔۔۔
احادی انکے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے بولتا ہے۔

ماں یہ کیا کر رہی ہیں۔۔۔
مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا آیت کی رضا مندی ہونی چاہیے۔۔۔
اس سے بات کی آپ لوگوں نے۔۔۔

تب وہ ہر سکن اور مشکور نظروں سے حادی کو دیکھتے ہوئے بولتی ہیں

دا جان نے پہلے تم۔۔۔ سے بات کرنے کو بولا تھا۔۔۔

حادی اب اٹھ کر اپنی یونیفارم نکالتے ہوئے بولتا ہے

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ پر یاد سے آیت کی رضامندی ہونی چاہیے

اللہ تمہیں خوش رکھے بیٹا۔۔۔

کھانا بھجوا دیں

اچھا

جب دا جان آیت سے بات کرتے ہیں تو آیت غصے سے بولتی ہے

دا جان خد کا خوف کریں میری عدت ختم ہوئے چند دن ہوئے ہیں۔۔۔

آپکو میرے نکاح کی پڑی ہے

وہ بھی حادی کے ساتھ۔۔۔۔۔

بھائیوں جیسا ہے وہ میرے لیے۔۔۔

دا جان اسے جواب دیتے ہوئے مزید بولتے ہیں

بھائی ہے تو نہیں۔۔۔

کل کو اگر تم کسی اور کو پسند کر کو تو۔۔۔

آیت انکی بات کو کاٹتے ہوئے بولتی ہے

بس۔۔۔۔۔

میرے کردار پر ایک لفظ نہیں بولیے گا۔۔۔۔۔
اپکا منہ بند کرنے کے لیے کر لوں گی نکاح۔۔۔
پر نکاح کے موقع پر حق مہر میری مرضی کا ہو گا۔۔۔۔۔

آیت سے اسکی رضامندی لے کر دا جان حادی کو بتاتے ہیں کہ کل دونوں کا نکاح
ہے تو تیار رہنا

حادی گھر سے نکلتے ہی پولیس سٹیشن سے دو اہلکاروں کو بلاتا ہے اور بولتا ہے

پہلی بات جسے اریسٹ کر رہے ہیں اسکی خاطر میں کوئی کمی نہیں آئی چاہیے۔۔۔
دوسری بات اسے سکون کا ایک بھی سانس نہیں ملنا چاہیے۔۔۔۔۔
تیسری وہ سپیشل مجرم ہے تو سزا بھی سپیشل ہوگی۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔

اب جاؤ اس روم نمبر میں وہ اس وقت کچھ لڑکیوں ساتھ موجود ہے۔۔۔۔۔
گرفتار کر کے لاؤ جو بھی اندر ہو۔۔۔۔۔

اتنی دیر وہ روحان کو کال کرتا ہے جسے پک کرتے ہی روحان سلام کرتا ہے

اسلام علیکم۔۔۔۔۔

حادی اسے جواب دیتا ہے اور گاڑی کے بونٹ پر چڑھ کے بیٹھ جاتا ہے

و علیکم سلام۔۔۔۔۔

کام تمہا تجھ سے۔۔۔۔۔

روحان مصروف انداز میں بولتا ہے

بولو-----

حادی کہتا ہے

پہلے تم عید بھیا کے باراتی تھے-----

اب میرے بنو گے کیا-----

روحان خوشی سے چمکتے ہوئے بولتا ہے

کیوں نہیں یار-----

وقت بتا دے۔۔۔

میں آ جاؤں گا۔۔۔

حیدر مختصر بولتا ہے
کل

روحان حادی کو تنگ کرنے کے لیے دوبارہ پوچھتا ہے

ٹائم بھی بتا دے یا۔۔۔۔۔

حادی اسے شرم دلانے والے انداز میں گویا ہوتا ہے

اپنی بیٹی کی منگنی والے دن بھی ٹائم کا پوچھ رہے ہو

روحان سے اپنی خوشی سنبھالی نہیں جاتی تو وہ بے قابو ہو کر بولتا ہے
تم تو سرپرائز پر سرپرائز دے رہے ہو-----

حادی کے لب مسکراتے ہیں
ہاں نا۔ ایشہ کے کپڑے میں شام کا۔ بجھوا دوں گا
روحان خوشی سے چمکتے ہوئے بولتا ہے

چل ٹھیک ہے رب رکھا-----

اتنی دیر میں اسے دور سے نوفل بے یوشی کی حالت میں پولیس اہلکاروں کے ساتھ
آتا ہوا دیکھتا ہے تو بولتا ہے

چل بچے تیری نیندیں اب سے ویسے ہی حرام ہیں-----

آیت مرزا ولد حسین مرزا آپکو حید مرزا ولد احمد مرزا بحق مہر پچاس لاکھ روپے کیا آپکو
اپنے نکاح میں قبول ہے

آیت سر کو جھکائے ہوئے بولتی ہے

نہیں۔۔۔۔

مجھے حق مہر میں تبدیلی چاہیے۔۔۔۔

حادی آیت کے کان میں سرگوشی نما پوچھتا ہے

کیا یہ کم ہے آیت۔۔۔۔۔

پر آیت اپنی آواز کو بلند رکھے ہوئے بولتی ہے

ہاں بہت ----

تو حادی بولتا ہے

ٹھیک ہے لکھوائیں ----

آیت اپنے مخصوص لہجے میں بولتی ہے

مجھے حق مہر میں انکی جان چاہیے ---

دا جان کی تو گویا ایک بار انکی جان نکلتی ہے

آیت داجان کی طرف دیکھتے ہوئے بولتی ہے

اگر مجھے یہ طلاق دیں تو مجھے حق مہر میں انکی جان چاہیے۔۔۔
اگر دے سکتے ہیں تو ٹھیک ہے کروائیں نکاح۔۔۔

حدید نکاح خواں کو نکاح کروانے کا اشارہ کرتا ہے

آیت مرزا ولد حسین مرزا آپکو حدید مرزا ولد احمد مرزا بحق مہر جان آپکو آپکے نکاح میں
قبول ہے
قبول ہے

کیا آپ کو قبول ہے

قبول ہے

کیا آپ کو قبول ہے

بلکل یہی الفاظ نکاح خواں حدید سے پوچھتا ہے

نکاح ہونے کے بعد حدید آیت آیت کو اپنے برابر کھڑا کر کے اسکی کمر میں اپنا ہاتھ

حائل کرتا اسے اپنے کندھے کے ساتھ اسکا کندھا لگاتا ہے

آیت حدید کی جسارتوں کو دیکھتی ہے کہ وہ کس طرح اس کے ساتھ بیہو کر رہا ہے

حدید سب کو مخاطب کرتے ہوئے بولتا ہے

اسلام علیکم-----

امید ہے کہ آپ سب لوگ خیریت سے ہوں گے----

میں آپکا شکرگزار ہوں کہ آپ لوگ اپنا قیمتی وقت نکال کر میرے نکاح کی تقریب میں آئے ہیں۔۔۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آیت مرزا اب آیت حدید ہو چکی ہیں۔۔۔
انکے جملہ حقوق میرے پاس ہیں۔۔۔۔

یہ میری شریک حیات ہیں۔۔۔۔

اور انکا بیٹا ارشمان عدید اب سے میرا وارث میرا بیٹا ارشمان حدید کے نام سے جانا
اور پہچانا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

تو میں آپ سب لوگوں کی موجودگی میں اپنے بیٹے کی منگنی اپنے جگری یار روحان مرزا
کی بیٹی اریشہ روحان سے کرتا ہوں۔۔۔۔

اور آج سے پورے 18 سال بعد اسی جگہ پر آپ سب کی موجودگی میں ان دونوں کا
نکاح عمل میں لایا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

خوش رہیں اور خوشیاں بانٹتے رہیں۔۔۔

اور اپنے دا جان سے مشورہ تک لینا تو دور کی بات ان سے پوچھنا بھی گوارہ نہ کیا
جبکہ جانتے ہو کہ۔ ہمارے سب فیصلے دا جان کرتے ہیں

حید ارشمان کو اپنی گود میں بھٹاتے ہوئے بولتا ہے

بابا یہ غلطی آپ لوگوں کی ہے۔۔۔

جب ہم بچوں کے فیصلے نہیں کر سکتے تو انہیں پیدا کرنے کا حق بھی نہیں ہوتا
ہمیں۔۔۔۔

ارشمان میرا بیٹا ہے اور اسکے مستقبل کے فیصلے کا حق میرا اور آیت کا ہے۔۔۔

نہ کہ دا جان کا۔۔۔۔۔

حادی تم

میرے خیال میں بابا جانی ٹائم بہت ہو گیا ہے رخصتی کروائیں۔۔۔۔۔
 کیونکہ مجھے اپنی بیوی بچوں کے ساتھ وقت گزارنا ہے
 سب کی خشمگیں نگاہوں میں آیت کی حدید کے ساتھ رخصتی ہوتی ہے اور اسے
 حدید کے کمرے میں بٹھا دیا جاتا ہے

□□□□□□□□□□□□□□□□

قسمت ہمیں کیا کھیل دکھاتی ہے۔۔۔
 جسے آیت نے ہمیشہ دل سے بھائی مانا تھا۔۔۔۔۔
 وہ اسکا مزاجی خدا بن گیا تھا۔۔۔۔۔
 وہ بھی پتا نہیں اب آیت کے ساتھ عید جیسا جاہلانہ رویہ اختیار کرے گا یا پھر
 اسے سچے دل سے قبول کرے گا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

نوفل اور عمارہ کا کیا حید نے؟؟؟

کیا مار دیا۔۔۔۔؟؟؟

یا پھر عمارہ کو طوائف شادی بنا دیا۔۔۔؟؟؟؟

!!!! روحان کی چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے زویا ماں بن گئی۔۔۔؟

کیا اسکی نفرت ختم ہوئی روحان سے۔۔۔۔؟؟؟؟؟

کیا زویا روحان کو اسکے حقوق دے پائے گی۔۔۔۔؟؟؟؟؟

یہ سب سوالات سب کے زہن میں گردش کر رہے تھے بالکل اسی طرح جس طرح
میرے دماغ میں گردش کر رہے تھے۔۔۔

، پھولوں سے سجا بستر

، کمرے میں ہر طرف سرخ روشنی

کمرے میں سجاوٹ دیکھ کر آیت بیت زیادہ حیران ہوئی تھی۔

وہ سمجھی تھی کہ کمرے بالکل سادہ ہو گا۔۔

کیونکہ وہ پہلے اسکے بھائی عید کی بیوی رہ چکی ہے۔

مگر یہاں تو سب اسکے برعکس تھا۔۔۔

پورے کمرے میں سرخ اور سفید غبارے رکھے گئے تھے۔

سفید بستر پر سرخ پھول بچھے ہوئے تھے

سرخ کالین پر سفید پھولوں سے ایک راستہ ب [LRI] نایا گیا تھا

بیڈ کے ایک طرف بے بی کارٹ موجود تھا جس میں سرخ و سفید بستر تھا۔۔۔۔۔۔۔

آیت یہ سب دیکھ کر ڈر جاتی ہے کیونکہ جب اسکا عید کے ساتھ نکاح ہوا تھا تب

بھی سب دیکنے میں ٹھیک تھا۔۔۔۔۔۔۔

حدید آیت کی طرف دیکھنے کے اور اسکے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے کی بجائے وہ ڈریسنگ روم میں جا کر اپنے کپڑے چیلنج کر کے آتا ہے اور آکر آیت کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے۔۔

.....آیت پہلے ہاتھ کو اور پھر حدید کو دیکھتی ہے؟۔۔

حدید کے دیکھنے پر وہ حدید کا بڑھا ہوا مضبوط اور فولادی ہاتھ تھام لیتی ہے

وہ اپنے بھاری لہنگے کو سنبھالتی ہوئی وہ اپنے ہمسفر کے ساتھ راستہ طے کرتی ہے۔۔۔۔۔

حدید اسے ڈریسر کے سامنے لا کر کھڑا کرتا ہے۔۔۔۔۔

اسکے ڈوپٹے سے پنیں نکالتا۔۔۔۔۔

اسے دوپٹے سے بے نیاز کرتا ہے۔۔۔۔۔

اسکا کبھی آنکھوں کی پلکوں کا جھالر گرنا اور اٹھنا حدید کو مشکل پیش کر رہا تھا۔۔۔

حدید اب آہستہ سے اسکی جیولری اتار کر اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھتا ہے۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اسکے بالوں کو قید سے آزاد کرتا ہے تو چند چھوٹے بالوں کی آوارہ لٹیں

اسکے چہرے کا طواف کرنے لگیں۔۔۔

حدید اسکی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے اسکے ریشمی زلفوں میں اپنے منہ کو چھپایا اور

اب وہ جیب میں سے ایک گولڈ کی چین نکال کر اسکے گلے میں پہنا رہا تھا جس کے

درمیان میں حدید کا لفظ جگمگا رہا تھا۔۔

اسے چین پہنانے کے بعد وہ اسکی گردن پر اپنے لب رکھنے لگا اور یہاں پر آیت کا

صبر جواب دے گیا اور اسکی آنکھوں میں سے بہہ نکلا۔۔۔۔۔

..... اور دو خاندانوں سے

آیت یہ دنیا کا سب سے پاکیزہ اور بہترین رشتہ ہے۔۔۔۔

اور آجکی رات میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ کہیں بھی آپکو اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

آپکی ہر ضرورت کا خیال رکھوں گا۔۔۔۔

..... کبھی کسی بھی قسم کی کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گا

.... بس آپ میرے ارشمان اور کاشان کو بہت زیادہ پیار دیجیئے گا

آیت جھجکتے ہوئے بولتی ہے

کاشان۔۔

اسکے چہرے پر آتے جاتے رنگوں سے محفوظ ہوتے ہوئے وہ اسکی گردن پر اپنی انگلیاں چلاتا ہے۔۔۔۔۔

چاہے آیت پہلے شادی شدہ رہ چکی ہو پر وہ شادی کی پہلی رات سے ہی عید سے مار کھائی تھی تو اس پر اسے حدید کا پیار الگ سی فیلنگ لا رہا تھا۔۔

ہاں کا شان۔۔۔۔۔

ارشمان حدید کو چھوٹے بھائی کی بھی تو ضرورت ہوگی نہ اور وہ ہمارا کا شان حدید ہو گا۔۔۔۔۔

آپ دیں گی نہ مجھے کا شان۔۔۔
آیت اسے دیکھتے ہوئی بولتی ہے

جیسا آپ چاہیں گے میں ویسا کروں گی پر آپ وعدہ کریں کہ مجھے ماریں گے
نہیں۔۔۔۔

مجھے تکلیف نہیں دے گیں۔۔

حید اس کے چہرے پر آنسو دیکھ کر تڑپ ہی تو جاتا ہے
اور قریب ہو کر اپنے لبوں سے وہ اس کے آنسو چنتا ہے اور بولتا ہے

میں کیوں اپنی باربی ڈول کو ماروں گا۔۔۔۔

تکلیف بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

حیدر اب اسے سفید پھولوں پر چلاتے ہوئے ایک کمرے میں لے کے جاتا ہے جو دیکھنے میں ڈریسنگ روم لگتا ہے۔۔۔

حیدر آیت کے لیے کپڑے نکال کر اسے دیتا ہے کہ وہ چیلنج کر لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسکے چیلنج کرنے تک حیدر وضو کرتا ہے اور ڈریسنگ روم سے نکلتی ہوئی آیت کو بھی
وضو کرنے کا کہتا ہے اور خود اتنی دیر میں وہ ارشمان پر کچھ پڑھ کر پھونک مارتا

--ہے--

آیت وضو کرنے کے بعد دوپٹے کا حجاب بنا کر آتی ہے۔۔۔۔۔
 حیدر آگے بڑھ کر اسکی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بولتا ہے۔۔

میری زندگی میں خوش آمدید۔۔۔۔۔

آئیں نماز پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ کہہ کر وہ کمرے کی ایک طرف جاتا ہے اور ایک دیوار کو زرا سا زور لگا کر اسے اپنی جگہ سے ہٹاتا ہے تو آیت دیکھتی ہے کہ دیوار کے پیچھے ایک الگ جگہ تھی۔۔۔۔۔

سفید کمرہ جہاں کوئی شے۔۔۔۔۔

کوئی تصویر۔۔۔۔۔

نہیں تھی بس وہاں پر سرخ کالین بچھی ہوئی تھی

آئیں۔۔۔۔۔

یہ میری سیکریٹ سٹڈی ہے جہاں آکر میں اپنا وقت صرف اپنے رب کے ساتھ

گزارتا تھا۔۔۔۔۔

آیت میں چاہوں گا کہ آپ نماز کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔۔۔۔۔

جو آپ سب سے چھپاتی آئیں ہیں۔۔۔۔

آیت اسکے سینے سے لگی بولتی ہے

بھلا درد بھی بتایا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

میں کیسے وہ درد بتاؤں جو میں نے گزرے چند ماہ میں محسوس کیا ہے؟-----

کیسے وہ اذیت بیانکروں جو میں نے سہی ہے۔۔۔۔۔

حادی

یو نو دیٹ جسے چاہیں وہ نہ ملے تو صبر آجاتا ہے،---

لیکن محبت پا کر کھونا بہت درد دیتا ہے۔۔۔۔۔

تم میرے شوہر ہو پر حیدر عادی ادھر فٹ ہو گیا ہے۔۔۔

میں نے محبت پا کر کھو دی۔۔۔۔

محبت کا یقین دلا کر اس شخص نے مجھے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

وہ وعدے جو اس نے ساتھ نبھانے کے لیے تھے سب توڑ دیے۔ وہ میرے دکھ

سکھ کا ساتھی تھا لیکن مجھے دکھ میں دیکھ کر اس نے کنارہ کر لیا۔۔۔۔۔

مجھ سے ایسے انجان بنا، جیسے کبھی جانتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

کیا یہی محبت ہے؟ --

حدید آیت کو اپنے اندر بھینچتے ہوئے بولتا ہے

نہیں یہ محبت نہیں کشش تھی۔۔۔۔۔

جو وقت کے ساتھ ساتھ معدوم ہو گئی۔۔۔۔۔

محبت تو تاحیات رہتی ہے۔۔۔۔۔

آیت اسکی سینے میں چھپتے ہوئے بولتی ہے

پتا ہے خود سے کب نفرت ہوتی ہے۔۔۔
جسے ہم حد سے زیادہ محبت کرتے ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ تمہیں ٹھکرا کر چلا جائے تب اپنا وجود بوجھ لگنے لگتا ہے۔۔۔۔
آئینہ دیکھو تو دنیا کا بد صورت چہرہ اپنا لگتا ہے۔۔۔،
جب ہنسنا چاہو تو اپنی ہنسی کی آواز بے سُری سنائی دے۔۔۔۔،
وہ لمحہ ایسا ہوتا ہے کہ خود کو اذیت ناک موت دینے کا دل کرتا ہے۔۔۔۔
"انسان سوچتا ہے کہ میرے وجود کو کوئی خاک کے سپرد کر دے
حید اٹھ کر اس پر جھکتے ہوئے بولتا ہے۔۔۔
اللہ نہ کرے آیت۔۔۔
آپ کو ابھی بہت زیادہ جینا ہے۔۔۔

آیت کبھی بھی یہ مت سوچیے گا کہ میں نے گھر والوں کی مرضی میں آکر ---
یا پھر ---

آپ پر ترس کھا کر آپسے شادی کی ہے ---
نہ --- نہیں؟

میں نے اپنی مرضی سے آپ سے شادی کی ہے آیت ---
آپ کو اپنی ذاتی مرضی سے اپنی زندگی میں داخل کیا ہے ---

آیت بے ساختہ اس سے پوچھ بیٹھتی ہے

وجہ _____

حیدر آنکھوں میں چمک لیے آیت پر جھکتے ہوئے بولتا ہے او جو وہ الفاظ بولتا ہے
ساتھ عمل بھی کر کے دکھاتا ہے۔۔

وجہ ہے آپکی خوبصورتی۔۔۔۔

وجہ ہے آپکی آنکھیں۔۔۔۔۔

وجہ ہی۔ آپکے گال۔۔۔۔۔

وجہ ہیں آپکے یہ عنابی ہونٹ۔۔۔

وجہ آپکی ہر ادا ہے۔۔۔

کچھ تو بولیں نہ آیت

آیت ہچکچاتے ہوئے بولتی ہے

ارشمان کا نام سن کر حدید کو کرنٹ لگتا ہے اور وہ بولتا ہے

وٹ --- ارشمان

آیت بولنے کے ساتھ اشارہ بھی کرتی ہے

مجھے لگتا ہے کہ وہ جاگ گیا ہے ---

حدید اسے آزاد کرتے ہوئے بولتا ہے

اسے ادھر ہی کے آئیں ---

آیت --- ارشمان کو --- حید کر پکڑا کر خود آیت آنے لگتی ہے تو حادی اس سے پوچھتا ہے

آپ کدھر جا رہی ہیں ---

وہ سادہ سے الفاظ میں بولتی ہے

اسکا فیڈر لینے ---

حادی آئی برو اٹھاتے ہوئے بولتا ہے

کیوں-----

آیت---

جب اللہ پاک نے 2 سال کی تو مہلت دی ہے تو اسے فیڈر کی عادت نہ ڈالیں۔۔۔
اسے خود فیڈ کروائیں۔۔۔

آیت ارشمان کو پکڑتے ہوئے بولتی ہے

میں-----

حادی اسے آیت کی گود میں راتا دیکھ کر بولتا ہے

آپکے لیے چائے لاتا ہوں اور اپنے لیے بھی۔۔۔

کیونکہ شہزادے صاحب اب تو دیر تک رنگ میں بھنگ ڈالیں گے

آیت اپنی قمیض کے پلو سے کھیل رہے ارش کو صحیح کر کے لٹاتی ہے
نہیں۔۔۔ اسکی نیند بہت گہری ہے۔ ابھی سو جائے گا۔۔۔

حدید چمکتے ہوئے بولتا ہے

واہ بھئی واہ۔۔۔

مطلب بابا کی مدد کرے گا شہزادہ۔۔۔

آیت نا سمجھی میں جی بولتی ہے

جی۔۔۔

حادی از شمان کے سر پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولتا ہے

جی اسے فری کر کے آپ روم میں آجائیں۔۔۔
اوکے

آیت ارشمان کو بے بی کارٹ میں لیٹا کر خود حید کے پہلو میں بیٹھتی ہے جسے حید
اپنے پہلو میں لیٹاتا ہے۔ اور بولتا ہے

آیت ہاتھ دو اپنا۔۔۔۔۔
آیت اس سے پوچھتی ہے

کیوں۔۔۔

حید چہرے پر اور لہجے میں پیار سموے اس سے بولتا

دونا۔۔

حادی آیت کے ہاتھ بڑھاتے ہی اس پر جھک کر اسکی کلائیوں کو زور سے پکڑتا ہے جس کی وجہ سے آیت کی ساری چوڑیاں ٹوٹ کر بیڈ پر گرتی ہیں اور آیت کے منہ سے چیخ نکلتی ہے

۔۔۔

حادی آیت سے معذرت کرتے ہوئے بولتا ہے

سوری۔۔۔ چلو اب فریش ہو جاؤ۔۔

اور یہ چوڑیاں مت اٹھانا

آیت اسے دیکھتے ہوئے بولتی ہے

پر یہ کیوں توڑی ہیں ---

دیکھو مجھے لگی بھی ہے ----

حادی اسکی کلائیوں کو چومتے ہوئے بولتا ہے ----

میری وجہ سے تمہیں چوٹ لگی ---

ایم سو سوری ----

پر سمجھا کرو نا بیگم جی --

اب صبح صبح اگر کوئی کمرے میں آئے اور سب کچھ سیٹ دیکھے تو اسے شک تو ہونا

ہی ہے ----

آیت اس سے اپنا ہاتھ چدواتے ہوئے بولتی ہے

کدھر میں بہت تھک گئی ہوں --

میں نہیں جا رہی کہیں ---

حادی شوخ لہجے میں بولتے ہوئے اسے اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے چلتا ہے

ارے

آپکی تھکن اتارتا ہوں ---

آیت اسے روکنے کی کوشش کرتی ہے

-----ح

....شش

مانا چھوٹا ہوں پر-----
ایک موقع دے کے تو دیکھیں آپ

آیت چھوٹے کے لفظ پر مسکراتی ہے

بابا بابا بابا --- مطلب حد ہی نہیں ہو گئی-----

حادی اسے لے کر بالکنی میں پڑے صوفے پر بیٹھتا ہے اور پورے چاند کی طرف دونوں دیکھتے ہیں۔۔

حدید کی بڑھتی جسارتیں دیکھتے ہوئے آیت اسکے سینے پر اپنا سر ٹیکتے ہوئے اپنی آنکھیں موند جاتی ہے۔۔۔۔

حدید آیت کی بازو پر بے تحاشہ نشان دیکھ کر اس سے پوچھتا ہے

آیت یہ سب۔۔۔۔

آیت اب بھی ہنوز اپنی آنکھیں بند رکھے اسے جواب دیتی ہے

میرے سابقہ شوہر کی طرف سے دیے گئے تحفے ہیں۔۔۔۔

جن کی وجہ سے میں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی تم سے ---
مجھے لگتا تھا کہ تم بھی ایسے ہی کرو گے -----
پہلے نوافل نے استعمال کیا مجھے پھینک دیا۔-----
پھر تمہارے بھائی نے بھی بہت ازیتیں دی ہیں-----
مجھے لگا تم بھی مجھے چھوڑ دو گے اس لیے حق مہر میں تمہاری جان لکھوالی-----

حادی اسکی بات سنتے ہوئے شاک ہو جاتا ہے اور بولتا ہے

ایم سو سوری-----

بٹ آئی پرومس کہ تمہارے سارے دکھ درد خود میں سمیت لوں گا-----

کوئی دکھ نہیں دوں گا-----

اندھیرا۔۔۔۔۔

حادی آیت کے نرم و ملائم وجود کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولتا ہے

آپ صرف میری محبت کو محسوس کریں نا پلیز۔۔۔۔۔

آپکو کچھ نہیں ہونے دوں گا

حادی کے یقین دلانے پر بھی آیت کا رونا بند نہیں ہوتا تو وہ موبائل کی لائٹ

اون کرتا ہے اور بولتا ہے

آیت کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

انہیں جوانی کا جوش چڑھتا ہے تو انکی محبوبہ کا پیٹ بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

مگر یہ اُن کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہوتی،۔۔۔۔۔

کاریگر بندے ہوتے ہیں بس میڈیکل سٹور سے مطلوبہ دوائی لی اور محبوبہ تک پہنچا دی،-----

بس دو چار اُلٹیاں ہی تو آنی تھیں اور اس کے بعد انکا مسئلہ حل-----

اب اتنی سی بات پر بھلا وہ کیوں پریشان ہوں-----

گانے گاتے گھر میں داخل ہوئے تو اماں نے کہا بیٹا بہن کو ہسپتال لے جا، طبیعت بڑی خراب ہے اُس کی-----

کیا ہوا ہے اسکو-----

اس نے ماں سے پوچھا

،، ماں نے صحن میں پڑی آدھ موئی بیٹی کی طرف دیکھا اور بولی

پتہ نہیں۔۔۔۔

صبح سے بس اُلٹیاں کیے جا رہی ہے۔۔۔

جانتی ہو آیت زنا ایک ادھار ہے جس کی ادائیگی ہمارے گھر سے ہوگی۔۔۔۔۔

! تمہیں برا لگے معافی چاہتا ہوں لیکن ایک حقیقت جس سے کوئی مکر نہیں سکتا

محبت کرو لیکن اگر کسی کی زندگی آباد نہیں کر سکتے تو برباد بھی مت کرو!۔۔۔۔۔

کیونکہ آج جو زندگی تم برباد کر رہے ہو حقیقت میں اپنی بہن بیٹی کی زندگی برباد کر رہے ہو!!---

میں ان سب سے دور تھا اور آج بھی ہوں۔۔۔
بھائی کو چھوٹی سی غلط فہمی ہوئی تھی اور انہ نے مجھے بیلٹ سے بہت مارا تھا۔
آیت۔۔۔۔

آج بھی یاد ہے مجھے۔۔۔
یہ دیکھو بازو میرے۔۔۔

آیت کیا مجھے میرا حق لینے کی اجازت دوگی۔۔۔۔۔
اگر نہیں تو بھی بتا دو۔۔۔۔۔
با خدا میں دوبارہ کبھی نہیں کہوں گا۔۔۔

آیت۔۔۔

آیت۔۔۔

کیا ہو گیا ہے۔۔۔

او کے نہیں کر رہا کچھ۔۔۔۔۔

آیت کو بولتا نہ دیکھ کر وہ اٹھنے لگتا ہے تو آیت اسکا بازو تھامتی ہے تو حادی بولتا ہے

ہو کیا گیا ہے نہ پاس آنے دے رہی ہو فی دور جانے دے رہی ہو مطلب۔۔۔

آیت دوبارہ اس کے سینے پر سر ٹکاتی ہے اور بولتی ہے

آپ میرے شوہر ہیں۔ حادی۔۔۔۔

آپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔

آپ کی نظر میں میری اجازت اہمیت رکھتی ہے۔۔۔۔

آیت کی اس بات پر حید تڑپ جاتا ہے اور بولتا ہے

آیت آپ بیوی ہیں میری-----

کوئی کال گرل نہیں ہیں جسے کے پیسے ادا کیے اور-----

مجھے واقع جب بھی ضرورت ہوگی تو آپکے ہی پاس آؤں گا

آپ سے ہی اپنا حق وصول کروں گا-----

چاہے ایک بار یا سو بار--

پر میری پیاری سی آیت کی بھی تو رضامندی ہونی چاہیے نا---

آیت حادی کی بازو تھامتے ہوئے بولتی ہے

آیت کبھی بھی تمہارے سامنے نہ نہیں کرے گی حادی۔۔۔
پر ہماری رخصتی تو جلدی ہوئی تھی نا۔۔۔۔
تو تم دو گھنٹے کدھر تھے۔۔۔

حدید اسکی کمر کے گرد با، و رکھتے ہوئے بولتا ہے

وہ بس کسی کام سے گیا تھا۔۔
تمہیں انفارمیشن ملی کہ نفل مر گیا ہے آج۔۔۔۔

آیت حادی کے سینے سے اٹھتی ہے اور کھینچ کر اسے بھی اٹھاتی ہے

دیکھ حادی سچ بتا کیا کر کے آیا ان بیغیرتوں کے ساتھ۔۔۔
تجھے میری قسم۔۔۔

حیدر واپس لیٹتے ہوئے بولتا ہے اور آیت کو اپنے اوپر گراتے ہوئے بولتا ہے

عمارہ جیل میں ہے۔۔۔

جبکہ نوافل پولیس مقابلے میں مارا گیا۔۔۔

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/novelbank